الفضل

ہفت روزہ

انٹرنیشنل

مدیر أعلیٰ نصیر أحمد قمر

جلد ۳ جمعۃ المبارک ۲۲ر نومبر ۱۹۹۶ء شمارہ ۴۷

قائد اعظم کے پاکستان کی طرف واپس جائیں اور آئین میں عدل کو وہ عظمت دیں جو قرآن نے دی ہے تو پاکستان دنیا کا عظیم ترین ملک بن سکتا ہے

لندن (پریس ڈیسک): پاکستان میں حکومت کی موجودہ تبدیلی کے بارہ میں تبصرہ کرتے ہوئے سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ حکومت کی تبدیلی سے ملک کے اندر کوئی فرق نہیں پڑے گا۔ اگر ملک میں مارشل لاء بھی آجائے تب بھی فرق نہیں پڑ سکتا جب تک کہ بنیادی نقائص کو دور نہ کیا جائے۔ مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ (M.T.A.) پر ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ سب سے بڑا نقص قوم میں بنیادی اصولوں سے انحراف کی وجہ سے پیدا ہوا ہے اور انہی نقائص کو بعد میں آئین پاکستان میں شامل کر دیا گیا جو ظلم ہے۔

قائد اعظم نے پاکستان بناتے ہوئے اعلان کیا تھا کہ آج کے بعد یہ ملک پاکستانیوں کا ملک ہے۔ اس میں نہ کوئی مسلمان ہے، نہ ہندو، نہ سکھ، نہ عیسائی۔ کوئی بھی تفریق اس ملک میں پاکستانی کی مرکزی حیثیت پر اثر انداز نہیں ہو سکتی۔ ہر شخص اپنے مذہب اور عقیدہ کے مطابق مسجد، مندر، گوردوارہ یا گرجا جانے کے لئے آزاد ہے مگر سب کے سب پاکستانی شہری ہونے کی حیثیت سے برابر ہیں۔ حضور نے قائد اعظم مرحوم کے اس اعلان کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا کہ قائد اعظم نے پاکستان کا جو تصور دیا تھا وہ یہ تھا اور اس میں مولوی کی حکومت کا کوئی تصور موجود نہیں۔

حضور نے فرمایا کہ اس وقت صورت حال یہ تھی کہ مولوی سارے کے سارے کانگرس کے ساتھ تھے اور قائد اعظم اکیلے تھے۔ عوام الناس نے مولویوں کو رد کر دیا اور قائد اعظم کا ساتھ دیا یہاں تک کہ عطاء اللہ شاہ بخاری نے یہ بیان دیا کہ "میں نے قائد اعظم کے بوٹوں پر اپنی داڑھی رگڑی اور کہا کہ احمدیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دے دو تو ہم سب تمہارے ساتھ ہیں مگر اس ظالم کا دل نہ پسیجا"۔

حضور نے فرمایا کہ قائد اعظم ایک با اصول آدمی تھے جسے انہوں نے کسی قیمت پر نہ چھوڑا۔ مولویوں نے اس کے جواب میں ان کو گالیاں دیں۔ پاکستان کو پلیدستان کہا۔ قائد اعظم کو کافر اعظم کے لقب سے یاد کیا۔ ان پر نہایت غلیظ الزامات لگائے گئے مگر انہوں نے مولویوں کی ذرہ بھر بھی پرواہ نہ کی۔ اب حکومت نے پاکستان کو مولویوں کے ہاتھ میں ہائی جیک کرا دیا ہے۔ یہ وہ بنیادی غلطی ہے جس کی سزا ساری قوم بھگت رہی ہے۔

حضور نے فرمایا کہ پہلے بھی حکومتیں تبدیل ہوئیں ۔ نئے چہرے آگے آئے، صدر بدلے گئے، نام تبدیل ہوئے مگر ملک کے اندر کوئی تبدیلی نہ دیکھی گئی۔ پاکستان کے حالات بد سے بدتر ہوتے گئے۔ عصمتیں لٹتی گئیں، جان و مال و عزت نیز ملکیتوں کا احترام جاتا رہا۔ دشمنیاں پھیلتی چلی گئیں، کلاشنکوف کلچر جاری ہو گیا، بچوں تک کو اغوا کر کے پیسے لوٹنا مشغلہ بن گیا اور اگر بھاری رقوم نہ ملیں تو بچوں کو بے دردی سے ذبح کر دیا گیا۔ یہ سب کچھ دیکھتے ہوئے بھی قوم کی آنکھیں نہیں کھل رہیں۔ مولوی اختلاف کرائے جا رہا ہے۔ مولوی جن کو اخلاقی قدروں کا نگران بنایا گیا تھا انہیں ملک میں یہ غیر اسلامی حرکات نظر نہیں آ رہیں۔ اور وہ یہی کہتے ہیں کہ اگر ملک کے اندر احمدیوں کے ساتھ انصاف ہوا، اگر انہیں دیگر پاکستانیوں جیسے حقوق ملے تو ہم ملک میں فساد برپا کر دیں گے۔ یہ ان کا دین ہے اور یہ ان کا ختم نبوت کا تصور ہے۔

باقی اگلے صفحہ پر

تحریک جدید کے نئے مالی سال کا اعلان

۹ کروڑ ۲۲ لاکھ روپے کے وعدے کے مقابل پر ۹ کروڑ ۶۰ لاکھ روپے کی وصولی

(خلاصہ خطبہ جمعہ، ۸ر نومبر ۱۹۹۶ء)

لندن (۸ر نومبر): سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج مسجد فضل لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔

حضور انور نے تشہد، تعوذ اور سورہ فاتحہ کے بعد آیات قرآنی "من ذا الذی یقرض اللہ قرضاً حسناً ...... (سورہ الحدید: ۱۲، ۱۳) کی تلاوت کی اور فرمایا کہ یہ آیات آج کے خطبہ کی تمہید ہیں کیونکہ آج تحریک جدید کے نئے مالی سال کا اعلان کرنا ہے۔ حضور نے فرمایا کہ یہ آیت ایک نئے انداز میں مالی قربانی کا فلسفہ پیش کرتی ہے۔ حضور نے اس آیت کے مضامین کو وضاحت سے بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ قرضے کا بڑھا کر دینا اس کی جزاء نہیں ہے بلکہ اجر کریم پھر بھی باقی ہے جس کا آیت میں ذکر ہے۔ حضور نے فرمایا کہ سوال یہ ہے کہ خدا کو قرضہ حسنہ کی کیا ضرورت ہے جبکہ وہ خود سب کچھ عطا کرنے والا ہے۔ اس بات کو سمجھنے کے لئے قرآن مجید کے ان احکام پر غور کرنا چاہئے جو سود کی مناہی سے تعلق رکھتے ہیں اور ہرگز کسی شخص کو اجازت نہیں کہ وہ کسی سے روپیہ لے کر اسے بڑھا کر واپس دے۔ حضور نے فرمایا کہ وہ خدا جس نے ایک غلط قرض سے روکا تھا اس نے اپنے ذمہ قرض وصول کرنا لے لیا کہ ہمیں کیوں قرض نہیں دیتے ہم جتنا تم دو گے اسے بڑھا کر واپس کریں گے۔ حضور نے فرمایا کہ خدا جو لیتا ہے تو دیا بھی تو اسی نے تھا اور وہ دیکھیں کیسی عزت نفس کو قائم کرتے ہوئے لیتا ہے کہ قرض کے طور پر دو۔

باقی اگلے صفحہ پر

مختصرات

سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبات اور ارشادات میں بارہا اس امر کا ذکر فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے خداداد انعام الٰہی ۔ ایم۔ٹی۔اے ۔ تبلیغی لحاظ سے بہت ہی مفید ثابت ہو رہا ہے اور اس کے شیریں ثمرات مل رہے ہیں۔ اس کی ایک تازہ مثال گزشتہ دنوں ملاحظہ میں آئی۔ دو خواتین جو ایک احمدی خاتون کی زیر تبلیغ تھیں مسجد فضل لندن تشریف لائیں۔ انہوں نے بتایا کہ جب پہلی بار انہوں نے ایم۔ٹی۔اے دیکھا تو اسی وقت محسوس کر لیا کہ یہ اسلام کی حقیقی تصویر پیش کرتا ہے۔ یہ ابتدائی تاثر دن بدن گہرا ہوتا گیا۔ احمدیت میں دلچسپی بڑھتی گئی اور اس روز چند سوالات کی وضاحت سننے کے بعد اسی وقت دونوں خواتین نے بیعت کر کے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں شمولیت اختیار کر لی۔ اللہ تعالیٰ کے بے پایاں شکر کے ساتھ بار بار وہ یہ ذکر کرتی تھیں کہ انہیں احمدیت یعنی حقیقی اسلام کی دولت ایم۔ٹی۔اے کے ذریعہ نصیب ہوئی۔ داعی الی اللہ خاتون نے بھی ایم۔ٹی۔اے کے لئے نقد تحفہ دیا اور نو احمدی خواتین نے بھی۔ اللہ تعالیٰ ایم۔ٹی۔اے کے فیض کو ہر آن بڑھاتا چلا جائے۔ آمین

ہفتہ ۲ نومبر ۱۹۹۶ء

آج لندن میں ناصرات الاحمدیہ برطانیہ کا سالانہ اجتماع منعقد ہوا، حضور انور نے اس اجتماع میں احمدی بچیوں کے سوالات کے جوابات عطا فرمائے۔ اس مصروفیت کی وجہ سے اطفال و ناصرات کی کلاس منعقد نہیں ہوئی۔

اتوار ۳ نومبر ۱۹۹۶ء

آج انگریزی بولنے والے احباب کے ساتھ مجلس سوال و جواب منعقد ہوئی جس میں حضور انور نے مہمانوں کے درج ذیل سوالات کے جوابات عطا فرمائے:

★ ان دنوں اخلاقیات کا بہت تذکرہ سننے میں آ رہا ہے۔ ہم احمدی مسلمان اس سلسلہ میں کیسے مثبت کردار ادا کر سکتے ہیں؟

★ اسلامی تعلیم کے مطابق اللہ بہت رحم کرنے والا ہے۔ کیا ایسے لوگ بھی ہو سکتے ہیں جو اپنی غلط کاریوں کی وجہ سے اس کے عذاب کے مستحق ہوں اور ان کو معاف نہ کیا جائے؟

★ اسلامی تعلیم میں خدا تعالیٰ کی اطاعت ایک اہم عقیدہ ہے۔ میرا سوال یہ ہے کہ جنت میں جانے کی خواہش اور تمنا اور دوسری طرف جہنم اور قیامت کا ڈر اور خوف ایک مسلمان کی زندگی میں کیا کردار ادا کر سکتے ہیں؟

★ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خطبہ حجۃ الوداع کے حوالہ سے یہ سوال کہ غلاموں سے حسن سلوک کی بہت تاکید ہے۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ اگر ایسا نہ کر سکو تو ان کو بیچ دو۔ اس کی کیا وضاحت ہے؟

★ قرآن مجید کی آیت کریمہ **لا اکراہ فی الدین** کے بارہ میں سوال کہ پاکستان میں جماعت احمدیہ پر جو مظالم اور مذہبی تشدد کیا جا رہا ہے کیا اس آیت کی روشنی میں اس کا کوئی جواز نظر آتا ہے؟

★ افغانستان کے ایک وزیر نے ایک بیان میں کہا ہے کہ اسلام کسی تبدیلی کو پسند نہیں کرتا۔ آپ کا اس پر کیا تبصرہ ہے؟

★ یہودیت اور عیسائیت کے مقابل پر احمدیت یعنی حقیقی اسلام میں کیا نمایاں بات پائی جاتی ہے؟

★ اگر نبی کے آنے کا امکان موجود ہے تو سوال یہ ہے کہ جب کوئی شخص نبوت کا دعویٰ کرے گا تو ہمارا اس کے متعلق کیا ردعمل ہوگا؟ ہمارے عمومی ماحول میں تو یہ بات بڑی عجیب خیال کی جاتی ہے!

★ مسلمانوں کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے معراج کے بارے میں کیا عقیدہ ہے۔ وہ اسے روحانی خیال کرتے ہیں یا مادی؟

★ حضرت آدم اور حوا کی تخلیق کے بارہ میں آپ کا کیا خیال ہے؟ کیا یہ ایک مادی واقعہ تھا یا روحانی قصہ؟

★ معتزلین کے عقائد کے سلسلہ میں یہ سوال کہ اسلام کا RATIONALITY کے بارہ میں کیا نظریہ ہے؟

سوموار، منگل ۴ و ۵ نومبر ۱۹۹۶ء

ان دونوں دنوں میں حسب معمول ترجمہ قرآن مجید کی کلاسیں منعقد ہوئیں۔ ان کلاسوں کے نمبر علی الترتیب ۱۵۷ اور ۱۵۸ تھے۔ پہلی کلاس میں حضور انور نے سورہ مریم سے آغاز کیا اور آیت ۱۶ تک پڑھایا۔ دوسری کلاس میں آیت نمبر ۱۷ سے آیت ۳۴ تک ترجمہ اور تفسیری نکات بیان فرمائے۔

باقی اگلے صفحہ پر

بقیہ صفحہ اول

پاکستان دنیا کا عظیم ترین ملک بن سکتا ہے

حضور نے مولویوں کے طرز عمل پر کڑی نکتہ چینی کرتے ہوئے فرمایا کہ پوری قوم اس معاملہ میں بے حس ہو چکی ہے۔ مولوی قوم کے ساتھ Parasite کی طرح چمٹے ہوئے ہیں۔ پیر تسمہ پابن کر ان کی ٹانگیں قوم کی گردن کے ساتھ لٹکی ہوئی ہیں اور وہ قوم کے لئے پھانسی کا پھندا ثابت ہو رہی ہیں مگر قوم کے لیڈروں کو یہ سب کچھ نظر نہیں آ رہا

حضور نے فرمایا کہ قائداعظم پاکستان کے سچے وفادار تھے۔ انہوں نے قوم کے ساتھ کوئی بے وفائی نہیں کی اس لئے قوم کو بھی ان کے ساتھ بے وفائی کا حق نہ تھا مگر قوم نے ان کے ساتھ بے وفائی کر کے، ان کے اعلیٰ اصولوں کو توڑ کر ہمارے ملک کو قائداعظم کے دشمنوں کے سپرد کر دیا۔ اور وہ دشمن جو دین کے بھی اول نمبر کے دشمن ہیں کیونکہ دینی اقدار کے دشمن ہیں۔ اس لئے سب سے پہلے تو قائداعظم کے تصور کے مطابق پاکستان کو ڈھالنا ہے اور یہ اعلان کرنا ہے کہ جہاں تک حکومت کا تعلق ہے اسے کسی پاکستانی شہری کے مذہب، عقیدہ یا فرقہ سے کوئی سروکار نہیں۔ ہر وہ شخص جو پاکستانی شہریت کا حامل ہے بحیثیت پاکستانی اس کے شہری حقوق دوسرے پاکستانیوں کی طرح برابر کے ہیں۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ دوسرا بنیادی نقص جس کی اصلاح لازمی ہے وہ یہ ہے کہ کسی کو یہ معلوم نہیں کہ اسلامی حکومت کیسی ہونی چاہئے۔ مولوی یہ اعلان کر رہے ہیں کہ پاکستان میں شریعت کے مطابق حکومت ہوگی۔ لیکن سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کس شریعت کی پیروی کی جائے گی۔ چودہ سو سال سے علماء نے شریعت کا حلیہ بگاڑ رکھا ہے۔ ہر عالم نے اپنی جدا شریعت بنا رکھی ہے۔ ایک بھی نقطہ شریعت کا ایسا نہیں جس پہ سارے علماء متفق ہوں۔ اب ظاہر ہے کہ ایک فرقے کی شریعت تو سارے ملک پر لاگو ہو نہیں سکتی۔ اس لئے مولوی شیعہ، سنی، وہابی، بریلوی وغیرہ تمام مسالک کے اکٹھے بیٹھ کر ایک شریعت بنا کر تو ہمیں دکھائیں۔ جب تک ایسا نہیں کرتے ان کا نعرہ کہ ہم شریعت کے مطابق حکومت کریں گے پاگلوں والا نعرہ ہے۔ حضور نے فرمایا کہ نبیوں کو کب حکومتیں ملی ہیں تو انہوں نے اصلاح شروع کی۔ حضور نے خصوصیت سے مودودی ازم کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ ان کا یہ کہنا کہ حکومت مل جائے تو پھر ہم لوگوں کی اصلاح زبردستی کر لیں گے، قرآنی تعلیم کے سراسر منافی ہے۔ حالانکہ اگر تاریخ پر نظر دوڑائی جائے تو تمام انبیاء نے لوگوں کی اصلاح کا کام جاری رکھا اور وہ حکومت کے ملنے کے انتظار میں بیٹھے نہیں رہے۔ پھر بہت سارے انبیاء ایسے بھی ہیں جن کو حکومتیں ملی ہی نہیں اسلئے ان لوگوں کا یہ کہنا کہ اگر حکومت ملے گی تو اصلاح کریں گے سنت انبیاء کے صریح خلاف ہے۔

حضور نے فرمایا کہ جس قوم کا یہ تصور ہو کہ حکومت کے بغیر اصلاح ممکن نہیں ہے انہوں نے تمام انبیاء کو باطل کر دیا۔ حضور نے فرمایا کہ قرآن تو حکم دیتا ہے کہ جب تمہارے پاس حکومت آ جائے تو تم "تحکموا بالعدل" یعنی عدل وانصاف کے ساتھ حکومت کرو۔ یہ نہیں فرمایا کہ ,تحکموا بالشریعہ،، کہ شریعت کے ساتھ حکومت کرو۔

آپ نے فرمایا کہ دوسرا سب سے بڑا بنیادی نقص وہ اسلامی حکومت کا تصور ہے جس کی اصلاح کرنی ہے اور یہ اعلان کرنا ہے کہ ہم پاکستان کے آئین میں عدل کو وہ مقام اور عزت دیں گے جو قرآن نے دی ہے اور عدل کے تقاضے پورے کرتے ہوئے حکومت کریں گے۔ آپ نے فرمایا کہ دین کے احکام میں تلوار کا استعمال یا زبردستی چل ہی نہیں سکتی۔ تلوار کے زور سے نمازیں نہیں پڑھائی جاسکتیں اور نہ ہی کوئی اور دینی فریضہ سرانجام دیا جاسکتا ہے اس لئے جن لوگوں کے ہاتھوں میں آج حکومت کی کنجی ہے ان کو چاہئے کہ اول قائداعظم کے پاکستان کی طرف واپس جائیں اور کہیں کہ ہم اس عظیم قائد سے وفا کریں گے اور وہ اعلان ہمارے لئے مشعل راہ ہے کہ آج کے بعد جہاں تک حکومت کا تعلق ہے نہ کوئی مسلمان ہے، نہ ہندو اور نہ سکھ۔ ایک پاکستانی شہریت ہے۔ کوئی قانون جو پاکستان کی شہریت کے درمیان دراڑ پیدا کرے گا ہم اسے رد کر دیں گے۔ یہ قانون بنائیں کہ اگر کسی نے الیکشن میں کھڑا ہونا ہے تو وہ اس بات پر دستخط کرے گا کہ میں کسی ایسی قانون سازی میں حصہ نہیں لوں گا نہ اس کا سوچ سکتا ہوں جس میں پاکستانی قوم مذہبی، صوبائی یا دوسرے کسی بھی نظریاتی پہلو سے پھاڑی جاسکے۔

دوسرا یہ عزم کریں کہ ہم آئین میں عدل کو وہ عظمت دیں گے جو قرآن نے دی ہے اور عدل کے خلاف کوئی دستور کوئی حیثیت نہیں رکھتا۔

اگر یہ دونوں چیزیں ہو جائیں تو سمجھو کہ حکومت نے ایسا عظیم انقلاب بپا کر دیا ہے کہ رہتی دنیا تک پاکستانی اس کے اس عظیم احسان کو نہ بھولیں گے۔ ان دونوں باتوں کو پاکستان کے آئین میں شامل کر دیں اور پھر اس کی بے حرمتی نہ ہونے دیں۔ اور مولویوں کو دوبارہ مساجد میں دھکیلیں اور انہیں بتا دیں کہ اگر گلیوں میں نکلنا ہے تو معاشرہ کی اصلاح کے لئے نکلو نہ کہ امت کو تفرقہ میں ڈال کر نفرتیں پیدا کرنے کے لئے۔ اور اگر کوئی شخص عدل کے خلاف مطالبے کرتا ہے تو اسے آئین کی بے حرمتی کی سزا ملنی چاہئے۔ یہ دونوں اصول بنا کر پھر انتخاب کرائیں تو آئندہ آنے والی صبح، گزری ہوئی رات سے کہیں بہتر ہو سکتی ہے اور پاکستان دنیا کا عظیم ترین ملک بن سکتا ہے۔

بقیہ: خلاصہ خطبہ جمعہ

حضور نے فرمایا کہ ابھی جماعتوں میں ایک طبقہ ایسا ہے جس میں زیادہ دینے کی استطاعت موجود ہے اور ابھی اس پہلو سے بہت گنجائش ہے۔ اگرچہ اللہ کے فضل سے جماعت کی مالی قربانی ہر سال پہلے سے بڑھ رہی ہے۔ حضور نے بتایا کہ اس دنیا میں بھی اللہ تعالیٰ بڑھا چڑھا کر واپس دیتا ہے۔ یہ عظیم بزرگوں کی قربانیاں ہیں جو آج رنگ لا رہی ہیں۔ حضور نے فرمایا اس کے علاوہ اجر کریم ہے جس کا ذکر اگلی آیت میں ہے۔

حضور نے فرمایا کہ تحریک جدید کی برکتوں سے جو کچھ دنیا کو فیض پہنچ رہا ہے یہ وہ پھل ہیں جو اس دنیا کا قصہ ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ قیامت کے دن جو اس سے بہت بڑی نعمتیں ملیں گی تو یہ اجر کریم ہے جس کا ذکر خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ مالی قربانیاں ایسی چیز نہیں جو مادی طور پر مقصود ہو۔ اگر کوئی اس دنیا میں مزید لینے کی نیت سے دے گا تو اس دنیا میں تو اسے مل جائے گا مگر اجر کریم اور فوز عظیم سے وہ محروم رہے گا۔

حقیقت ہے یہ استعارہ نہیں ہے
وہ خود مر گیا اس کو مارا نہیں ہے

یہ سب اس کے اپنے کئے کی سزا ہے
قصور اس میں ہرگز ہمارا نہیں ہے

وہ قہار، غفار بھی ہے عزیزو
پکارو اسے گر پکارا نہیں ہے

دکھایا ہے ہیبت کے ساتھ اس نے چہرہ
سوا اس کے اب کوئی چارہ نہیں ہے

کرو عرض حال اس سے تنہائیوں میں
وہ سب کا ہے، تنہا ہمارا نہیں ہے

وہی بے سہاروں کا ہے اک سہارا
سوا اس کے کوئی سہارا نہیں ہے

یہ سارا قصور آپ کی آنکھ کا ہے
اگر اب بھی حق آشکارا نہیں ہے

جسے آپ حد نظر کہہ رہے ہیں
فریب نظر ہے کنارہ نہیں ہے

نہیں بولتے ہم نہیں مسکراتے
اگر آپ کو یہ گوارا نہیں ہے

یہ سب سرزمیں "سر" کے اجداد کی ہے
یہ ٹکڑا زمیں کا ہمارا نہیں ہے

نہ اتنا حکومت پہ اترائیے گا
حکومت کسی کا اجارہ نہیں ہے

میں اپنے خدا کی ثنا کر رہا ہوں
یہ اشک ثنا ہے ستارہ نہیں ہے

وہ سجدہ نہیں اور ہی کوئی شے ہے
جسے آنسوؤں نے سنوارا نہیں ہے

اشاروں ہی میں گفتگو کیجئے گا
اگر بات کرنے کا چارہ نہیں ہے

ہمیں ہر کسی سے محبت ہے مضطر
کسی سے بھی نفرت خدارا نہیں ہے

(چوہدری محمد علی)

بقیہ:- مختصرات

بدھ ،، جمعرات ۶ و ۷ نومبر ۱۹۹۶ء

ان دو دنوں میں ہومیو پیتھی طریقہ علاج کی دو کلاسیں (نمبر ۱۸۶ و ۱۸۷) منعقد ہوئیں جن میں کینسر کے بارہ میں لیکچر کا سلسلہ جاری رہا جس کے دوران حضور انور بہت سے امور کی وضاحت فرماتے رہے۔

جمعة المبارک ۸ نومبر ۱۹۹۶ء

آج اردو دان احباب کے ساتھ سوال و جواب کی مجلس میں حضور انور نے درج ذیل سوالات کے جواب عطا فرمائے:

★ سوتے وقت انسان کا سر کس طرف ہونا چاہئے۔ کیا اسلامی تعلیم میں اس بارہ میں کوئی راہنمائی موجود ہے؟

★ جس وقت کسی شخص کو مصنوعی تنفس کے ذریعہ زندہ رکھا جا رہا ہوتا ہے تو اس وقت اس کی روح کہاں ہوتی ہے؟

★ روح کے لئے انگریزی زبان میں SPIRIT اور SOUL کے دو الفاظ بولے جاتے ہیں۔ کیا یہ دونوں ایک ہی چیز کے دو نام ہیں یا ان میں کوئی فرق ہے؟

★ اکثر غیر احمدی مسلمانوں میں یہ عقیدہ پایا جاتا ہے کہ قرآن مجید کی بعض آیات منسوخ ہیں۔ میرا سوال یہ ہے کہ اس کی حقیقت کیا ہے اور انہوں نے کس آیت سے اس بات کا استدلال کیا ہے؟

★ پاکستان میں جو حالیہ سیاسی تبدیلی ہوئی ہے کیا اس سے کسی بہتری اور اصلاح احوال کی توقع رکھی جا سکتی ہے؟

(ع۔م۔ر)

حضور ایدہ اللہ نے اس موقعہ پر تحریک جدید کے دفتر اول کے ۶۳ویں سال، دفتر دوم کے ۵۳ویں سال، دفتر سوم کے ۳۳ویں سال اور دفتر چہارم کے ۱۲ویں سال کا اعلان فرمایا۔

حضور نے فرمایا کہ ایک وقت تھا جب وعدہ جات سے ادائیگیاں پیچھے رہ جاتی تھیں۔ اب خدا کے فضل سے جماعت وعدہ جات سے ہمیشہ آگے بڑھا کر دیتی ہے۔ کل عالم میں ایسی طوعی قربانی کرنے والی جماعت کی کوئی مثال نہیں ملتی۔ یہ الٰہی سلسلہ میں انبیاء کی جماعتوں کے سوا نہ کسی کو توفیق ہے نہ ہو سکتی ہے۔ یہ زندہ جماعت ہے قربانی کرنے والی جماعت ہے۔

حضور نے فرمایا کہ گزشتہ سال کی وصولی ۹ کروڑ ۶۰ لاکھ روپے ہوئی ہے۔ حضور نے مجاہدین تحریک جدید کی تعداد میں اضافہ کا ذکر بھی فرمایا اور اس سلسلہ میں خصوصیت سے امریکہ کا ذکر فرمایا جہاں مجاہدین کی تعداد میں ابھی اضافہ ہوا ہے اور فی کس قربانی کا معیار بھی بڑھا ہے۔ مجموعی لحاظ سے وصولی کے لحاظ سے جرمنی نے ابھی تک کسی کو آگے نہیں بڑھنے دیا۔ یہ بڑی ٹھوس اور محکم قربانی کر رہے ہیں۔ امریکہ نمبر دو پر ہے، تیسرے نمبر پر پاکستان اور برطانیہ چوتھے نمبر پر اور کینیڈا پانچویں نمبر پر ہے۔

حضور نے فرمایا کہ روح کی قربانی کے یقینی فیصلے تو ان اعداد و شمار سے نہیں ہو سکتے کیونکہ ملکوں کے حالات مختلف ہیں۔ اخلاص تو اللہ نے دیکھنا ہے پس سبحان من یرانی پر نظر رکھا کریں۔ حضور نے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ اس طرح جماعت کو پاک محبت کے مقابلہ کی دوڑ میں آگے سے آگے لیتا جائے۔

تصحیح گزشتہ شمارہ میں سیدنا حضرت خلیفة المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطبہ جمعہ فرمودہ یکم نومبر کا خلاصہ الفضل کے ان صفحات میں پیش کیا گیا تھا مگر غلطی سے اوپر ۷ نومبر کی تاریخ لکھی گئی ہے۔ قارئین سے درخواست ہے کہ تاریخ کی درستی فرمالیں۔ ادارہ اس غلطی کے لئے معذرت خواہ ہے۔

(تیسری قسط)

جو عالمی جہاد تمام دنیا میں دعوت الی اللہ کے ذریعہ سے جاری ہے اس کی یہ روح ہے اور یہ اس کا فلسفہ ہے جسے ہمیں ہمیشہ سمجھنا چاہئے کہ ہم اپنی بقا کے لئے نہیں بلکہ دنیا کی بقا کے لئے لڑ رہے ہیں

اختتامی خطاب بر موقع جلسہ سالانہ قادیان ارشاد فرمودہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز، بتاریخ ۲۸ دسمبر ۱۹۹۴ء مطابق ۲۸ فتح ۱۳۷۳ ہجری شمسی

بذریعہ ایم۔ ٹی۔ اے۔ بمقام محمود ہال مسجد فضل لندن (برطانیہ)

ہمیں جو بھی رفعت ملی ہے، جس پستی سے ہم اٹھائے گئے ہیں حقیقت میں اسلام نے ہمیں اٹھایا ہے لیکن وہ اسلام جو زندہ اسلام ہے، جو حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا اسلام ہے اور اسی اسلام کو دنیا میں جاری کرنے ہی کا نام احمدیت کی تبلیغ ہے اس کے سوا اور کچھ نہیں۔ لیکن جو بدنصیب زمانہ آج آنا تھا وہ آچکا ہے اور بہت تکلیف دہ حالات ہیں عالم اسلام پر لیکن یہ کوئی تعجب انگیز بات نہیں، کوئی اچانک ہونے والا حادثہ نہیں ہے بلکہ ہمیشہ سے تقدیر الٰہی کی کتابوں میں لکھا ہوا تھا۔

عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يُوْشِكُ اَنْ يَّاْتِيَ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ لَا يَبْقٰى مِنَ الْاِسْلَامِ اِلَّا اسْمُهٗ وَلَا يَبْقٰى مِنَ الْقُرْاٰنِ اِلَّا رَسْمُهٗ مَسَاجِدُهُمْ عَامِرَةٌ وَهِيَ خَرَابٌ مِنَ الْهُدٰى عُلَمَاۤءُهُمْ شَرٌّ مَنْ تَحْتَ اَدِيْمِ السَّمَاۤءِ مِنْ عِنْدِهِمْ تَخْرُجُ الْفِتْنَةُ وَفِيْهِمْ تَعُوْدُ۔

(مشکوٰۃ کتاب العلم، الفصل الثالث)

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قریب ہے کہ ایسا زمانہ آئے یعنی کوئی شک نہیں اس بات میں کہ ایسا زمانہ آئے، لوگوں پر ایسا زمانہ آئے، لا یبقٰی من الاسلام الا اسمہ، کہ اسلام کا محض نام رہ جائے گا۔ پس نام تو بہت کثرت سے موجود ہے، ولا یبقٰی من القرآن الا رسمہ، اور قرآن محض لکھنے کی خاطر رہ جائے گا۔ لیکن دلوں میں جاری ہونے کے لئے نہیں، جو لوگوں کی طبیعتوں میں، ان کی فطرتوں میں ایک نئی جلاء بخشے ان کے اندر انقلابی تبدیلیاں پیدا کرے اس کی بجائے صفحات پر، کتابوں پر لکھنے کے لئے رہ جائے گا۔ مساجدھم عامرۃ، سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا مراد ہے۔ کیا اسلام کا نام رہ جائے گا سے مراد یہ ہے کہ مسلمان نہیں ہونگے اور صرف اسلام ہوگا یعنی تاریخی طور پر اسلام کا نام لیا جائے گا۔ ایک یہ بھی مطلب ہوا کرتا ہے کہ وہ صرف نام رہ جائے گا مراد ہے کہ ماننے والا کوئی نہیں رہے گا اور صرف نام ہوگا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم جو افصح العرب بعد کتاب اللہ تھے یعنی تمام عربوں میں خدا کے کلام کے بعد سب سے زیادہ فصیح الکلام۔ دیکھیں کس طرح آپ نے ایک جملے میں اس غلط تصور کو باطل فرما دیا اس کا قلع قمع کر دیا، مساجدھم عامرۃ، یہ مراد نہیں ہے کہ مسلمان نہیں ہونگے اس زمانے میں۔ مسجدیں بھی بڑی ہونگی اور ان مسجدوں کو بھرنے والے بھی بہت ہونگے۔ پس اسلام کا نام رہ جائے گا سے مراد کچھ اور ہے اور وہ کیا مراد ہے، مساجدھم عامرۃ وھی خراب من الھدیٰ، مگر بدنصیبی ہوگی کہ بھری ہوئی مسجدیں بھی خدا کی نظر میں ویران ہونگی گویا ان میں کوئی عبادت کرنے والا نہیں آیا۔ پس سب سے دردناک ویرانی یہ ویرانی ہوا کرتی ہے۔ انسانوں کی کمی سے بھی ویرانی ہوتی ہے مگر ایک عبادت کرنے والا بھی جو سچا ہو وہ مسجدوں کو آباد کر دیا کرتا ہے۔

خانہ کعبہ کو دیکھو کس نے آباد کیا تھا۔ حضرت ابراہیم اور حضرت اسماعیل علیہما الصلوٰۃ والسلام نے آباد کیا تھا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم جب تک تشریف نہ لائے ویسی آبادی پھر خانہ کعبہ کو نصیب نہ ہوئی۔ دو آدمی تھے اور کیا رونق تھی۔ کیا ذکر تھا، دن رات خدا کے پیار کی نگاہیں پڑتی تھیں اور اپنے ازلی کلام میں اس نقشے کو ایک جگہ نہیں بار بار بیان فرمایا ہے۔ وہ وقت یاد کرو جب کہ میرا بندہ ابراہیم اور اس کا بیٹا ایک انجینئر اور ایک مزدور یہ دونوں مل کر اپنے ہاتھ سے خانہ کعبہ کی تعمیر نو کر رہے تھے اور انہی سے وہ آباد تھا اور انہی کے دم قدم سے پھر آبادی ظاہری طور پر بھی بڑھنے لگی۔ مگر وہ جوان دونوں کے وجود سے آبادی تھی جب تک وہ رہے ویسی آبادی پھر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے تشریف لانے تک پھر نصیب نہ ہوئی۔ تو یہ وہ مضمون ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم بیان فرما رہے ہیں کہ جب میں کہتا ہوں کہ صرف نام رہ جائے گا تو یہ نہ سمجھنا کہ مسلمانوں کی تعداد مٹ جائے گی۔ تعداد تو اتنی ہوگی کہ بکثرت مساجد کو تم بھرا ہوا دیکھو گے لیکن خدا کی نظر وہاں اپنے عبادت کرنے والے تلاش کرے گی اور اسے نہیں ملیں گے۔ خراب من الھدیٰ، ہر طرف ویرانہ ہوگا، کوئی بھی سچا عبادت کرنے والا دکھائی نہیں دے گا۔

ایسے موقعہ پر حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی توجہ ایک اور امر کی طرف مبذول ہو جاتی ہے کہ جب میں یہ کہوں گا کہ مساجد آباد ہیں تو ظاہر بات ہے کہ ائمہ بھی ہونگے، علماء بھی ہونگے، ان کے مذہبی رہنما ایسے ہونگے جن کی طرف نگاہ جا سکتی ہے کہ شاید وہ ہمیں زندہ کر لیں شاید ان کے دم قدم سے دوبارہ آبادی نصیب ہو۔ مگر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم اس واہمے کا جواب یوں دیتے ہیں، علمائھم شر من تحت ادیم السماء، ان کے علماء آسمان کے نیچے بدترین مخلوق ہونگے۔ آسمان کے چمڑے کے نیچے ان سے بدتر مخلوق نہیں ہوگی۔ کیونکہ مسجدوں کو ویران کرنے کی ذمہ داری خود ان کی ہوگی۔ انہی کی وجہ سے دین کی رونق جاتی رہے گی۔ یہ انہی کی وجہ سے ہوگا کہ دین کا مغز ختم ہو گیا صرف ایک چھلکا باقی ہے۔ یہ مراد ہے نام سے کہ نام باقی رہ جائے گا اور باقی کچھ نہیں رہے گا۔

یہ وہ دور ہے جس کے متعلق پھر ہمیں متنبہ فرمایا کہ یہ محض ایک خاموش بے تعلقی کا دور نہیں ہے، بڑے فتنوں کا دور ہے۔ اس سمندر میں تموج بھی ہوگا اور بہت تموج ہوگا لیکن صحیح ایسا تموج نہیں جو زندگی بخش ہو بلکہ ہلاکت خیز تموج ہوگا۔ ایسے علماء ہونگے جو آسمان کے نیچے بدترین مخلوق، من عندھم تخرج الفتنۃ و فیھم تعود، بار بار ان سے فتنے نکلیں گے اور بار بار وہ امت محمدیہ کے لئے مزید دکھوں اور مصیبتوں کا موجب بنتے رہیں گے۔ اور فتنے نکلیں گے اور بار بار وہ امت محمدیہ کے لئے مزید دکھوں اور مصیبتوں کا موجب بنتے رہیں گے اور فتنے نکلیں گے اور پھوٹیں گے اور دنیا میں خرابی پیدا کریں گے اور پھر انہی کی طرف واپس لوٹ آئیں گے۔ وہ اپنے پیدا کردہ فتنوں کو پھر ہضم بھی کر لیا کریں گے۔ وہ الفاظ واپس لینے کا جو مضمون ہے ایک یہ بھی نقشہ اس انداز بیان میں شامل ہے۔ چنانچہ آپ دیکھیں کتنا بڑا جوش دکھایا تھا ملاں نے کہ ناممکن ہے کہ ہم عورت کی سرداری کو قبول کر لیں اور کتنا شور ڈالا تھا کہ یہ تو ہو ہی نہیں سکتا، یہ اسلام کی تعلیم کے خلاف ہے، صلح کی باتیں کرتے ہو تو اور امور پر کرو اسلام کی واضح تعلیم پر ہم تم کو نظر انداز کر کے، ہم تم سے صلح کر لیں یہ ہو ہی نہیں سکتا۔ اب اسی عورت کی غلامی میں وہ بڑے بڑے عہدے قبول کئے ہوئے دنیا میں چکر لگاتے اور تقریریں کرتے اور انگلستان بھی تشریف لائے ہوئے تھے۔ فتنے ان سے پھوٹے، انہی میں واپس لوٹ گئے، انہی فتنوں کا خود شکار ہو گئے۔

پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی ہر بات گہرائی میں اتر کے دیکھیں، ہر پہلو کے ساتھ تمام تر پوری ہوئی ہے اور پوری ہو رہی ہے۔ یہ موت کی خبر تو نہیں کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا دین تو ایک دائمی زندہ رہنے والا دین اور زندہ کرنے والا دین ہے۔ اس میں ایک دور آخرین کی بھی خبر دی گئی ہے۔ آخرین کی بھی خبر دی گئی ہے اور آخرت میں ظاہر ہونے والے آخرین کی بھی خبر دی گئی ہے جنہوں نے از سر نو اسلام کو پھر اس اعلیٰ و ارفع مقام تک پہنچا کر دکھانا ہے جہاں سے یہ رحمت بن کر ہم پر نازل ہوا تھا۔ یہ کام ہم نے کرنا ہے۔ اسی کا نام دعوت الی اللہ ہے لیکن اس راہ میں بہت روکیں ہونگی۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اسی پہلو سے انہی باتوں کو مدنظر رکھتے ہوئے، ان فتنوں کو پیش نظر رکھتے ہوئے جماعت کو بار بار مختلف الفاظ میں دعوت الی اللہ کی اہمیت سے آگاہ فرماتے ہیں۔ ہر پہلو سے جس طرح بھی آپ نے سمجھا کہ کوئی سمجھ سکے آپ نے وہ طریق اختیار کیا سمجھانے کا۔ اس ڈھب سے کوئی سمجھے بس مدعا یہی ہے۔ اس مصرع میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جو بات بیان فرمائی ہے ساری زندگی آپ کی ہر کوشش کا یہ آئینہ دار ہے۔ فرماتے ہیں:

"پس عمر بڑھانے کا اس سے بہتر کوئی نسخہ نہیں ہے"۔

اب بعض لوگ ہر وقت خواہش رکھتے ہیں کہ عمر لمبی ہو تو وہ نسخہ بھی دعوت الی اللہ ہی بتایا ہے۔ فرمایا:

"پس عمر بڑھانے کا اس سے بہتر کوئی نسخہ نہیں ہے کہ انسان خلوص اور وفاداری کے ساتھ اعلائے کلمۃ الاسلام میں مصروف ہو جاوے اور خدمت دین میں لگ جاوے اور آج کل یہ نسخہ بہت ہی کارگر ہے"۔

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۵۶۳)

جیسا کہ اس آج اور اس کل میں کارگر تھا جس آج اور کل کی حضرت مسیح موعود علیہ السلام بات فرما رہے ہیں، میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ آج کی آج میں اور آج کے کل میں بھی یہ نسخہ اسی طرح کارگر ثابت ہوگا۔ اجل مسمّٰی تو کوئی ٹال نہیں سکتا مگر اکثر انسان اپنی نادانیوں اور اپنی ذات پر ظلم کے نتیجے میں اجل مسمّٰی سے پہلے ہی مر جاتے ہیں۔ پس اپنی اس آخری عمر کی میعاد تک پہنچنا ہوگا جو خدا کے ہاں امکاناً آپ کے اندر موجود ہے، لکھی ہوئی ہے کہ یہاں تک تم پہنچ سکتے ہو اس سے آگے جانے کی اجازت نہیں ہوگی۔ اس حد تک پہنچنا ہے تو یہ وہ نسخہ ہے جسے استعمال کر کے دیکھو۔ قادیان میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابہ میں ایسے ہی نسخے جاری ہوا کرتے تھے۔

ہمارے عبدالرحمانؓ صاحب مہر سنگھ کا ذکر میں نے کئی دفعہ کیا ہے۔ ماشاء اللہ عجیب انداز کے انسان تھے۔ اور چونکہ وہ قادیان کے ماحول میں سکھوں میں سے آئے تھے اس لئے اگر اس موقع پر یہ بار بار دہرائی جانے والی بات کا پھر بھی تذکرہ ہو تو عجیب نہیں ہے اور میرا خیال ہے کہ قادیان کے سننے والوں کو پسند آئے گا۔ انہوں نے عمر بڑھانے کے لئے نہیں، مال بڑھانے کے لئے بھی یہی نسخہ استعمال کیا اور وہ کہا کرتے تھے کہ مجھے جب بھی کبھی مالی پریشانی ہو تو میں تبلیغ کے لئے نکل جاتا تھا اور مختلف گاؤں میں پہنچ کر سارا دن تبلیغ پہ لگایا، واپس آیا تو ساری مالی پریشانیاں ختم۔ تو عمر میں برکت، جان میں برکت، مال میں برکت اور اولاد میں برکت اور پھر روحانی اولاد میں تو ایسی برکت کہ قیامت تک یہ سلسلہ جاری و ساری رہے اور آنے والی نسلیں تم پر درود بھیجتی رہیں۔ یہ وہ نسخہ ہے جس کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمارے سامنے عمر کے تعلق سے بیان فرمایا پھر آپ فرماتے ہیں:

"ہمیں ایسے آدمیوں کی ضرورت ہے جو نہ صرف زبانی بلکہ عملی طور سے کچھ کر کے دکھانے والے ہوں"۔

کر دکھانا ایک اور محاورہ ہے اور کر کے دکھانا ایک اور بات ہے۔ کر دکھانے سے تو مراد ہے کہ کوئی کارنامہ کیا جو نتیجہ خیز ہو گیا لیکن جیسا آج کل رجحان ہے میں نے غور کیا لفظ "کے" پر کہ کیا معنے رکھتا ہے۔ آج کل رجحان ہے کہ تبلیغ کرتے ہیں اور مجھے رپورٹ بھیجتے ہیں اور چاہتے ہیں جیسا کہ طبعی طور پر محبت کا تقاضا ہے کہ میری نظر میں بھی آئیں، میری دعائیں بھی لیں کہ دیکھو ہم نے تبلیغ کی، یہ دکھانا ہے۔ مگر اگر تبلیغ نتیجہ خیز نہ ہو تو محض دکھانا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ زبانی بلکہ عملی طور پر ایسے ہوں کہ کچھ کر کے پھر دکھلاویں۔ بتائیں ضرور مجھے، مجھے خوشی ہوگی کہ تبلیغ کر رہے ہیں مگر ایسی تبلیغ کریں جس کو پھل لگ چکے ہوں، جس کو پیش کرنے سے ان کو تو لطف آنا ہی ہے مجھے بھی لطف آئے دیکھ کر۔ ورنہ خالی رپورٹیں جو لمبی لمبی کام کی رپورٹیں ہوتی ہیں ایک وقت ایسا تھا کہ ان کی تعداد زیادہ ہوا کرتی تھی اب تو خدا کے فضل سے کر کے دکھانے والوں کی تعداد

بڑھ رہی ہے۔ مگر بعض دفعہ دس دس صفحوں کی رپورٹیں پڑھو کہیں کوئی بیعت کا ذکر نہیں ملتا تھا، کوششوں کا ذکر ملتا تھا۔ تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جو چھوٹے چھوٹے لفظ استعمال فرمائے ہیں۔ ایک ایک حرف میں، ایک جان ایک قیمت ہے، ایک دائمی زندگی ہے، معانی ایسے ہیں جن کو اگر آپ لفظوں پر غور نہیں کریں گے، نظر انداز کر دیں گے تو معانی ہاتھ سے جاتے رہیں گے۔

یہی وجہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جو میری تحریروں کو تین دفعہ پڑھنا ضروری نہ سمجھے، یہ ناممکن ہے کہ ہر انسان تمام کتابوں کو تین دفعہ پڑھ لے کیونکہ دنیا کے تقاضے ایسے ہیں کہ یہ ہو نہیں سکتا زبانوں میں ترجمہ بھی نہیں ہوا ہوا لیکن یہاں ایک رجحان کی طرف میں سمجھتا ہوں اشارہ ہے، جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کسی تحریر کو سامنے دیکھتا ہے اور خیال کر لے کہ میں نے تو پڑھی ہوئی ہے اب کیا پڑھنے کی ضرورت ہے وہ نادان ہے۔ اس کو پتہ نہیں کہ بسا اوقات بڑے بڑے علماء بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریروں کو ایک دفعہ، دو دفعہ، تین دفعہ بڑھ کر بلکہ چوتھی اور پانچویں دفعہ پڑھ کر بھی نئے مضامین حاصل کرتے ہیں۔ کیونکہ جیسا کہ حق ہے لفظوں پر، حروف پر، ان کے استعمال پر، ان کی ترتیب پر غور کر کے جب آپ پڑھیں تو وقت بھی زیادہ لگتا ہے اور ہر پڑھنے میں ایک نئی چیز حاصل ہوتی ہے۔ پس حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

"علمیت کا زبانی دعویٰ کسی کام کا نہیں ایسے ہوں کہ نخوت اور تکبر سے بکلی پاک ہوں"۔

یہ وہ دکھانے والا مضمون ہی ہے جو غلط رنگ میں بعض دفعہ پیش ہوتا ہے۔ اس کے متعلق فرمارہے ہیں کہ یہ کہنا کہ میں بڑا عالم ہوں میں نے اس طرح پچھاڑ دیا یہ نخوت کی باتیں ہیں۔ محض علمی برتری حاصل کر لینا اور کسی دشمن کو زیر کر دینا کچھ بھی حقیقت نہیں رکھتا۔ راہ مولیٰ میں اگر تمہیں جہاد کرنا ہے تو عجز کے ہتھیاروں سے لیس ہو کر یہ جہاد کرو۔ عاجز بندے بن کر نکلو۔

"ایسے ہوں کہ نخوت اور تکبر سے بکلی پاک ہوں اور ہماری صحبت میں رہ کر یا کم از کم ہماری کتابوں کا کثرت سے مطالعہ کرنے سے ان کی علمیت کامل درجہ تک پہنچی ہوئی ہو"۔

اب علمیت کا دعویٰ کر لینا یہ بھی ایک الگ مضمون ہے۔ بعض دفعہ اس میں نخوت پائی جاتی ہے۔ اور اگر نخوت پائی جاتی ہے تو پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریروں کو نسبتاً تخفیف سے بھی دیکھے گا۔ ماننے کے باوجود یہ سمجھے گا کہ یہ تحریر تو گزر چکی ہے نظر سے، اس میں اور مجھے کیا ملے گا۔ لیکن حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو خزانے لٹائے ہیں ان میں ایسے بھی ہیں جنہیں زمینیں کھود کر بھی نکالنا پڑتا ہے۔ محض کوئی سطح زمین پر پھیلے ہوئے جواہر نہیں ہیں بلکہ محنت بھی درکار ہوتی ہے۔ پس یہ وہ مضمون ہے جو مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پیش فرمارہے ہیں۔ اس طرح دعوت الی اللہ کرو کہ علم پر نازاں ہوتے ہوئے نہیں اور تکبر کے ساتھ نہیں، کامل عاجزی کے ساتھ۔ اور کچھ سیکھنا ہے تو مجھ سے سیکھو۔ کیوں؟ اس لئے کہ آپ الامام المہدی ہیں۔ یہاں بھی کسی ذاتی نخوت کا سوال نہیں ہے۔ وہ امام ہیں جنہیں خدا نے سکھایا ہے، جن پر آسمان سے ہدایت اتری ہے۔ پس اسی سے سچا علم ملتا ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے سچا علم سکھایا ہو۔ اور ہندوستان کی حالت یوں بیان فرماتے ہیں:

"تمام ہندوستان ہمارے دعاوی سے ایسا بے خبر پڑا ہے کہ گویا کسی کو خبر ہی نہیں"۔

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ ۶۸۲)

یہ بات غور طلب ہے کہ باوجود اس کے کہ اس زمانے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا نام ہر طرف پھیلا تھا ہندوستان میں بڑے زور سے مسیح موعود علیہ السلام کے پیغام کی گونج پھیل رہی تھی اور جس طرح غاروں سے ٹکرا کر بازگشت کی صدا آتی ہے اس طرح دور دور سے مسیح موعود علیہ السلام تک یعنی قادیان تک بھی آپ کی شہرت کی خبریں واپس لوٹتی تھیں لیکن یہ ایک خاص انداز ہے سوچ کا کہ اگر اسی شہرت کے عمومی تصور سے کوئی انسان راضی ہو جائے تو حقیقت میں اس نے بات کا گہرا مطالعہ نہیں کیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سطحی باتوں سے راضی ہونے والے نہیں تھے۔ جہاں خدا کے شکر کا ذکر کرتے ہیں، اس کی حمد کے گیت گاتے ہیں وہاں کہتے ہیں دیکھ لو یہ کیسا رجوع جہاں ہوا۔ ایک مرجع خواص یہی قادیاں ہوا۔

وہ میرا وجود جس کی کسی کو خبر نہیں تھی اب خاص و عام اس کو جانتے ہیں۔ یہ جاننا اور ہے اور احمدیت کی حقیقت کو سمجھنا، مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وجود کو سمجھنا یہ اور جاننا ہے۔ پس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس عام شہرت کا ذکر کرتے ہیں تو اظہار تشکر کے طور پر کرتے ہیں۔ اپنے رب کی حمد کے گیت گاتے ہیں کہ مجھ گمنام، بے نوا، بے کس کو تو نے کہاں سے اٹھایا اور کہاں پہنچا دیا۔ کس طرح دور دور میرے نام کے تذکرے پھیل گئے۔ لیکن جب دعوت الی اللہ کے مضمون پر غور کرتے ہیں تو آپ کو یہ دکھائی دیتا ہے کہ ہندوستان کا بھاری علاقہ ویران پڑا ہے۔ ان کو پتہ ہی نہیں یہ کیا سن رہے ہیں اور کس کی آواز ان تک پہنچ رہی ہے۔ اس پہلو سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرمارہے ہیں کہ:

"تمام ہندوستان ہمارے دعاوی سے ایسا بے خبر پڑا ہے کہ گویا کسی کو خبر ہی نہیں"

دعاوی سے بے خبر ہونا اور بات ہے اور ان کی حقیقت سے بے خبر ہونا اور بات ہے اور نام سے بے خبر ہونا اور بات ہے۔ پس کوئی تضاد نہیں ہے۔ آج بھی ہندوستان کی اکثریت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعاوی سے کلیۃً بے خبر ہے اور اکثریت جب میں کہتا ہوں تو بڑی بھاری اکثریت کہنا چاہئے۔ ہزار ہا میل کے علاقے ہیں جہاں اگر نام پہنچا ہے تو اتنے سرسری انداز میں پہنچا ہے کہ سنا تو توجہ بھی نہیں کی کہ یہ کیا نام تھا جو کانوں پہ پڑا ہے۔ اخبارات میں تذکرے آئے، ریڈیو، ٹیلی ویژن پر بھی یہ نام پھیلتا ہے، ذکر آتے ہیں لیکن پڑھنے والے اجنبی نظر سے پڑھتے ہیں اور گزر جاتے ہیں۔ اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے بالکل صحیح تجزیہ فرمایا ہے کہ ہندوستان میں بڑے بڑے وسیع علاقے ہیں جو ہمارے نام کی حقیقت کو نہیں سمجھتے ہمارے دعاوی سے بے خبر ہیں اور اس پہلو سے ویران پڑے ہیں۔ پھر فرماتے ہیں:

"اگر کچھ ایسے لائق اور قابل آدمی سلسلہ کی خدمات کے واسطے نکل جاویں جو فقط لوگوں کو اس سلسلہ کی خبر پہنچاویں تو بھی بہت بڑے فائدہ کی توقع کی جا سکتی ہے"۔

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ ۶۸۲)

پس ہندوستان میں دعوت الی اللہ کے کام کو اس نوعیت سے جاری کرنا چاہئے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عبارتوں کو پڑھنے سے انسان کے سامنے ظاہر ہوتی ہے۔ اور ابھی بہت محنت کی ضرورت ہے۔ بہت جگہ یہ کام پھیلانے کی ضرورت ہے۔ ہمارے حضرت سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب وہ حیدر آباد دکن میں ایک ایسے بزرگ تھے جو باوجود اس کے کہ صحابی نہیں تھے مگر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت مصلح موعود کی نظر میں ان کا مقام صحابہ سے کم نہیں تھا۔ وہ کون سی ادا تھی خاص۔ بہت سی ادائیں تھیں لیکن وہ ایک ادا کون سی تھی جس نے حضرت مصلح موعودؓ کا دل موہ لیا تھا وہ ان کا دعوت الی اللہ کا انداز تھا۔ وہ ہمیشہ اپنی دولت کو اشاعت اسلام کے لئے وقف رکھتے تھے، اپنی کوششوں کو وقف رکھتے تھے۔ اور ایک ان کا انداز یہ تھا کہ آئے دن اشتہارات شائع کرتے رہتے تھے اور کثرت سے انہوں نے اشتہار شائع کر کے عام سادہ لفظوں میں یہ پیغام دیا ہوا ہے کہ وہ مہدی جس کا تم انتظار کر رہے تھے، وہ مسیح جس کے آنے کے وعدے دئے گئے تھے وہ اللہ کے حکم سے آ چکے ہیں۔

اور اسی اشتہار کو بار بار پڑھ کر، سن کر، بہت سی سعید طبیعتوں میں توجہ پیدا ہوئی مگر ان تک بھی آواز پہنچنے کے باوجود دعاوی نہیں پہنچ سکے پورے معنوں میں۔ یعنی ایسے معنے میں کہ ان پر انہوں نے غور کیا ہو اور پھر احمدیت کی طرف ایسی سنجیدہ دلچسپی پیدا ہو جائے کہ پھر اللہ کے فضل کے ساتھ ان کو بالآخر احمدی ہونے کی توفیق ملے۔ اور یہی وہ کام کر کے دکھانے والی بات ہے جو آغاز میں مسیح موعود علیہ السلام نے بیان فرمائی ہے۔ اس وقت ایسے کام کی ضرورت ہے جو کیا جا چکا ہو اور پھر دکھایا جائے۔ نتیجہ خیز ہو اور خدا کے فضل کے ساتھ وہ مثمر ثمرات حسنہ ہو، اچھے پھل ظاہر کرنے والا ہو۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ایک صحابی حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانیؓ کی روایت ہے کہ:

"حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی فطرت میں تبلیغ اسلام کا جوش اس قدر تھا کہ آپ فرمایا کرتے تھے بعض اوقات مجھے خطرہ ہوتا ہے کہ اس جوش سے میرا دماغ نہ پھٹ جائے"۔ (حیات النبی صفحہ ۱۵۰)

اتنا زور تھا طبیعت میں اس طرف کہ نیندیں اڑ جاتی تھیں۔ پس راتیں ایسی نہیں جاگتے تھے کہ بار بار نیند سے سر ڈھلکتا ہو اور آنکھیں بند ہو رہی ہوں۔ وہ ولولہ اور جوش اس زور کا تھا، اس طاقت کا تھا کہ وہ نیندیں اڑا دیا کرتا ہے اور ایسا آدمی اگر بستر پر لیٹ کر سونے کی کوشش بھی کرے تو سویا نہیں جاتا۔ اور یہ وہ نقشہ ہے جب جوش اتنا ہو کہ سر پھٹتا ہوا معلوم ہو اس وقت نیند کسے نصیب ہوتی ہے۔ اللہ اپنے خاص فضل سے تھکاوٹ کو دور فرماتا تھا۔ کوئی ایسے ذرائع پیدا فرماتا ہو گا کہ جس کے ذریعے سے آپ کی صحت جیسی بھی تھی وہ اس شاہراہ اسلام کی ترقی کی راہ میں اپنے حقوق، اپنے فرائض ادا کرتی رہی۔ مگر دیکھنے سے تو یوں معلوم ہوتا ہے کہ جس کا یہ حال ہو اسے نیند کہاں سے نصیب ہوئی ہوگی۔ حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانیؓ ہی بیان کرتے ہیں کہ:

"۱۵ فروری ۱۹۰۱ء کا واقعہ ہے کہ ہمارے مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان کے طلباء کا کرکٹ میچ تھا"۔

کرکٹ آج کل بھی بڑا ہردلعزیز ہے۔ اس زمانے میں بھی ہوا کرتا تھا اور بڑے شوق سے احمدیہ مدرسے میں بھی بچے کرکٹ کھیلنے جایا کرتے تھے، کرکٹ دیکھا کرتے تھے۔ بچوں کی خوشی بڑھانے کے لئے بعض بزرگ بھی اس میں شامل ہو گئے (کہ بچوں کو بھی خوشی ہوگی)۔ "حضرت اقدس کے ایک صاحبزادے نے (نام نہیں لکھا) بچپن کی سادگی میں کہا کہ ابا تم کیوں کرکٹ پر نہیں گئے"۔

یہ تم کا جو لفظ ہے یہ بھی ایک خاص دلچسپ لفظ ہے۔ دہلی کی تہذیب میں بعض دفعہ بچے جب پیار سے، سادگی سے اپنے ابا کو تم کہتے ہیں تو مائیں روکتی نہیں کیونکہ وہ سمجھتی ہیں کہ تم میں جو اپنائیت ہے وہ آپ میں نہیں ہے۔ مگر ادب کے تقاضوں کے پیش نظر بعضوں کا رجحان اس طرف ہوتا ہے کہ اپنائیت ہو یا نہ ہو بعض مقام اور مرتبے ایسے ہوتے ہیں کہ وہاں آپ ہی سجتا ہے تو الگ الگ سوچ کے انداز ہیں مگر نیتیں بہر حال دونوں جگہ اچھی تھیں۔ تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بچوں میں سے بعض تم کہہ دیتے تھے تو صحابہ نے بھی نوٹ کیا ہے اور اسی بات کو اسی طرح بیان کیا ہے۔ دوسرے یہ کہ یہ بہت بچپن کی باتیں تھیں بڑے ہو کر کبھی نعوذ باللہ کسی بچے کے ذہن کے کونے میں بھی یہ تصور نہیں آ سکتا تھا کہ میں مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو تم کہہ کے مخاطب کروں تو اس کی عمر بھی بتاتی ہے اور جو معصوم سا سوال اٹھا ہے وہ بھی بتاتا ہے کہ بہت بچپن کی بات ہوگی کہ ابا تم کیوں نہیں کرکٹ کھیلنے جا رہے۔ تم کیوں نہیں کرکٹ دیکھنے جا رہے۔ یہ وہ زمانہ تھا جب پیر مہر علی شاہ گولڑوی کے مقابلہ میں اعجاز المسیح کی تصنیف ہو رہی تھی۔ بچے کا سوال سن کر جواب دیا:

"وہ تو کھیل کر واپس آ جائیں گے مگر میں وہ کرکٹ کھیل رہا ہوں جو قیامت تک قائم رہے گا"۔

(اخبار الحکم ۲۱ فروری ۱۹۰۱ء صـ ۷)

کیسے جاری رہے گا؟۔ اگر آپ کے متبعین، آپ کے غلاموں، آپ کے عشاق نے وہ کھیل چھوڑ دیا تو قیامت تک کیسے جاری رہے گا۔ آپ ہی ہیں جنہوں نے روحانی گیند بلے لے کر یہ کرکٹ کھیلنا ہے اور کھیلتے چلے جانا ہے اور قیامت تک کھیلتے چلے جانا ہے۔ کوئی بیچ میں ایسا وقت نہیں کہ جس میں آپ اس کھیل سے ہاتھ اٹھا لیں اور گیند بلا رکھ دیں کہ اب کھیل ختم ہوئی۔ یہ تو ایک جاری و ساری کھیل ہے جیسا کہ مسیح موعودؑ فرماتے ہیں کہ یہ کھیل تو قیامت تک کھیلا جائے گا جو کھیل میں کھیل رہا ہوں اور جو کھیل سکھا رہا ہوں۔

باقی آئندہ انشاء اللہ

DISTRIBUTORS OF CRIMPLENE/ VELVET & POLYESTER COTTON CLOTH/ QUILTS & BLANKETS/ PILLOWS & COVERS/ VELVET CURTAINS/ NYLON & SATIN FINISH BED SPREADS/ BED SETTEE & QUILT COVERS/ VELVET CUSHION COVERS/ PRAYER MATS/ ETC. ETC DIRECT SALE TO THE PUBLIC

CROWN TEXTILES,
138 ABBEY ROAD, BRADFORD, BD8 8DP
PHONE 01274 724331 / 488 446
FAX: 01274-730 121

خطبہ جمعہ

یاد رکھیں کہ وہی ایک ہے جو باقی رہنے والا ہے، وہی ہے جو باقی رہے گا، باقی سب ثانوی وجود یہاں تک کہ اپنے نفس کا احساس تک سب کچھ مٹ جانے والا ہے۔

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا امیرالمومنین حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز
فرمودہ ۴ اکتوبر ۱۹۹۶ء مطابق ۴ اخاء ۱۳۷۵ ھجری شمسی بمقام مسجد فضل لندن (برطانیہ)

[خطبہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے]

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمدًا عبده ورسوله. أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم. ﴿بسم الله الرحمٰن الرحيم* الحمد لله رب العٰلمين* الرحمٰن الرحيم* مٰلك يوم الدين* إياك نعبد وإياك نستعين* اهدنا الصراط المستقيم* صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين*﴾.

وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهٖ ۖ وَالْاَرْضُ جَمِيْعًا قَبْضَتُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَالسَّمٰوٰتُ مَطْوِيّٰتٌۢ بِيَمِيْنِهٖ ۭ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿۶۸﴾

وَنُفِخَ فِي الصُّوْرِ فَصَعِقَ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ اِلَّا مَنْ شَاۗءَ اللّٰهُ ۭ ثُمَّ نُفِخَ فِيْهِ اُخْرٰى فَاِذَا هُمْ قِيَامٌ يَّنْظُرُوْنَ ﴿۶۹﴾

وَاَشْرَقَتِ الْاَرْضُ بِنُوْرِ رَبِّهَا وَوُضِعَ الْكِتٰبُ وَجِايْۗءَ بِالنَّبِيّٖنَ وَالشُّهَدَاۗءِ وَقُضِيَ بَيْنَهُمْ بِالْحَقِّ وَهُمْ لَا يُظْلَمُوْنَ ﴿۷۰﴾

وَوُفِّيَتْ كُلُّ نَفْسٍ مَّا عَمِلَتْ وَهُوَ اَعْلَمُ بِمَا يَفْعَلُوْنَ ﴿۷۱﴾

(سورہ الزمر: ۶۸ تا ۷۱)

یہ آیات جن کی میں نے آپ کے سامنے تلاوت کی ہے ان کا عنوان اس پہلی آیت کا یہ پہلا ٹکڑا ہے "و ما قدروا اللّٰہ حق قدرہ" وائے حسرت انسانوں پر جو اللہ کی قدر نہیں کرتے جیسا کہ اللہ کی قدر کرنی چاہئے اور اگلا مضمون جو ہے وہ قدر کے ان پہلوؤں کی طرف اشارہ کر رہا ہے جن میں بنی نوع انسان اکثر غافل ہیں اور اللہ کی قدر نہیں کرتے "والارض جمیعاً قبضتہ یوم القیامۃ" خدا وہ ہے جس کی طرف سب کو لوٹ کر جانا ہے۔ کائنات کی کوئی چیز بھی ایسی نہیں ہے جو اس کے قبضہ قدرت سے باہر ہو۔ "والسمٰوٰت مطویٰت بیمینہ" یعنی زمینیں بھی اور آسمان بھی، زمینی لوگ بھی اور آسمانی لوگ بھی سب خدا کے حضور ایسے ہوں گے جیسے ان کی صف لپیٹ کر گویا خدا کے ہاتھوں کے اردگرد لپیٹ دی گئی ہو۔ "و نفخ فی الصور" یہ وہ وقت ہوگا جب کہ پھر صور پھونکا جائے گا اور پہلا صور جو ہے اس کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "صعق من فی السمٰوات و من فی الارض" پہلے صور کے نتیجے میں جو کچھ بھی زمین و آسمان میں ہے وہ غش کھا کے جا پڑے گا۔ یعنی یہ وہ تفرید کا ایک ایسا لمحہ ہے جس کی کوئی اور مثال کہیں دوسری جگہ دکھائی نہیں دیتی۔ یعنی قرآن کریم کی آیات میں جیسا تفرید الٰہی کا مضمون یہاں بیان ہوا ہے اس کامل اطلاق کے ساتھ کہ وہ ہر کائنات کی شے پر حاوی ہو کہیں اور مضمون بیان نہیں ہوا۔ یہ ہے اللہ کی قدر کہ خدا کے سوا ہر چیز عملاً ایسے ہو جیسے غائب ہو چکی ہو، اس کا کوئی وجود نہیں رہا۔ اور "من" جو لفظ ہے وہ تمام ذی شعور ہستیوں کے اوپر اطلاق پاتا ہے، جو بھی آسمانوں میں ہے اور جو بھی زمین میں ہے سب کے اوپر یہ لفظ اطلاق پا رہا ہے۔

اس کا مطلب یہ ہے کہ شعور کے لحاظ سے وہ مالکیت کا عروج ہے ایسی مالکیت جلوہ گر ہوگی کہ جس کی کوئی مثال آپ کو کہیں اور پہلے دکھائی نہیں دے گی ایک ہی ذی شعور ہستی رہ جائے گی تمام کائنات میں آسمانی وجود ہوں یا زمینی وجود ہوں سب، کچھ وقفے کے لئے، جس کا اللہ کے سوا کسی کو علم نہیں اپنے ہوش و حواس سب کھو دیں گے اور ملکیت کا تصور تمام تر مکمل ہو کر خدا کی طرف لوٹے گا۔ اس کے بعد "مالک یوم الدین" کا دور شروع ہوتا ہے۔ ہر چیز جو خدا نے پیدا کی ہر شعور جو خدا نے بخشا زمینی ہو یا آسمانی ہو وہ ایک وقت میں واپس لوٹ جائے گا خدا کی طرف۔ اس کے سوا کوئی بھی نہیں ہوگا۔ اس کو تفرید کہتے ہیں یعنی اکیلا رہ جانا۔ اور یہی مالکیت کا مفہوم ہے کہ حقیقی مالک چونکہ وہی ہے اور ثانوی ملکیتیں جو اس نے بخشی ہیں وہ چونکہ واپس لے لی جائیں گی کیونکہ اس کے بعد پھر فیصلوں کا مضمون شروع ہوگا۔ ایسے فیصلے جو کائنات کے آغاز سے لے کر آخر تک تمام اہم امور سے تعلق رکھتے ہیں، ان کے فیصلے پھر اس دن کئے جائیں گے۔ اس لئے خدا کی مالکیت کا ظہور اس سے پہلے، حشر نشر سے پہلے مکمل ہو جانا چاہئے۔ لیکن اس میں ایک "الا" بھی ہے جس کے متعلق اس سے پہلے میں روشنی ڈال چکا ہوں "الا من شآء اللّٰہ" سوائے اس کے جسے اللہ چاہے۔ مفسرین اس بحث میں الجھے رہے ہیں، بعض احادیث سے بھی بعض استنباط ہوتے ہیں گویا حضرت موسیٰ علیہ السلام وہ پہلے ہوں گے جو اٹھیں گے، دوبارہ ہوش میں آئیں گے۔ اس پہلو سے اگر وہ پہلے ہوش میں آنے والے بھی ہوں تو پھر وہ کون ہے جسے خدا بےہوشی سے محفوظ رکھے گا اور اس کے باوجود اس کی مالکیت میں کوئی فرق نہیں آئے گا۔ یہ وہ مضمون ہے جو میں آپ پر آج کھولنا چاہتا ہوں۔ مالکیت تام ہوگی ایسی تام کہ اس میں کسی اور کے حصے کا کوئی شک شبہ کا سوال ہی باقی نہیں رہتا۔ اس کے باوجود پھر بھی جسے اللہ چاہے گا اسے اس بےہوشی سے مستثنیٰ کر دے گا یعنی پہلے صور پھونکا جانا ہے اس کی بےہوشی سے۔

میرے نزدیک باوجود دوسرے علماء کے اختلاف کے یہ بات قطعی اور یقینی ہے کہ اس میں "من" سے مراد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ فرشتے خواہ کیسے بھی مرتبے رکھتے ہوں کبھی کسی فرشتے کے تعلق میں ان کو مالکیت میں خدا تعالیٰ کے پورے سائے تلے، خدا تعالیٰ کی مالکیت کے سائے تلے ایک ہو جانے کا تصور نہیں ملتا۔ گویا صفت مالکیت کا کامل ظہور ہوا ہے۔ سوائے آنحضرت صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم کے جن کو خدا نے اس دنیا میں اپنی مالکیت کا مظہر بنایا ہے اور کسی نبی کا وجود نہیں ہے جو اس تصور میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم کا شریک ہو سکے تبھی تاکستان والی تمثیل میں حضرت مسیحؑ نے یہی مضمون پیش کیا ہے کہ جب بیٹے کی بھی بات نہیں سنی جائے گی تب مالک آئے گا۔ یہی وجہ ہے کہ ایک ہی نبی ہے جس کو تمثیلاً اللہ کا نام دیا گیا ہے اور اس کے علاوہ کسی نبی کو اللہ کا نام نہیں دیا گیا۔ اللہ کا نام کسی اور نبی کو دینا محفوظ نہیں تھا۔ کیونکہ خدا کا نام کامل طور پر آنحضرت صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم پر اطلاق پا کر محفوظ رہتا ہے اور اس بات کا شائبہ بھی پیدا نہیں ہوتا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم، اللہ بن گئے ہیں یا اللہ کی صفات میں برابر کے شریک ہو گئے ہیں۔ پس مالکیت بھی اسی کو سونپی جانی تھی جس کے پاس مالکیت محفوظ ہے۔ جو اس کامل طور پر اپنے وجود کو کھو چکا ہے کہ واہمہ بھی پیدا نہیں ہو سکتا کہ یہ وجود جسے خدا اپنی مالکیت میں شریک کر رہا ہے خود واقعۃً مالک بن بیٹھے گا۔ "قل ان صلاتی و نسکی و محیای و مماتی للّٰہ رب العٰلمین" تو کہہ دے کہ میرا اپنا تو کچھ رہا ہی نہیں باقی۔ میرا مرنا جینا، میری عبادتیں، میری قربانیاں سب کچھ کلیۃً خدا کی ہو چکی ہیں۔ ایک ایک سانس، ایک ایک لمحہ میرے اللہ کا ہو چکا ہے یہ وہ وجود ہے جسے خدا نے مالک فرما دیا، مالکیت میں اپنا شریک کر لیا۔ پس اگر قیامت کے دن مالکیت کلیۃً خدا کی طرف لوٹ جائے تو حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم کا وجود اشارۃً بھی اس کی راہ میں حائل نہیں ہو سکتا۔ ہاں اس مالکیت کا نظارہ کرنے والا کوئی ہونا چاہئے تھا ورنہ یہ انتہائی لطف کا لمحہ کائنات کی دسترس سے باہر ہو جاتا۔

پس وہ ایک منظر ہے جس کو میرا دل قبول کرتا ہے اور میرا ذہن اس کی تصویر کھینچتا ہے، روح کا ذرہ ذرہ اس پر فدا ہوتا ہے۔ تمام مالکیت خدا کی طرف لوٹ گئی اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم کا وجود اس میں باشعور ہونے کے باوجود اس میں حائل نہیں ہے۔ اس وقت پھر ایک صور پھونکا جائے گا۔ احادیث میں آتا ہے سب سے پہلا شخص جو سر اٹھائے گا وہ موسیٰ ہوں گے تو اس کو دیکھنے والا بھی تو کوئی تھا۔ یعنی خدا تعالیٰ نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم کو، میرے نزدیک، پہلے کامل ہوش میں رکھا تھا۔ آپؐ گویا یہ نظارہ کر رہے ہیں کہ سب سے پہلے کون رسول سر اٹھاتا ہے وہ حضرت موسیٰؑ ہیں۔ "سب سے پہلے" میں علماء رسول اللہ صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم کو اس طرح نکال دیتے ہیں کہ گویا آپؐ بھی تمام میں شامل تھے اور اس کے باوجود موسیٰؑ کو پہلے ہوش آئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم کو نہیں آئی۔ یہ جو حدیثیں ہیں بہت الجھاؤ والی ہیں اور ان پر تفصیل سے میں ایک دفعہ روشنی ڈال چکا ہوں لیکن منطقی بحثوں میں پڑے بغیر میں پھر اپنے اس کامل ایمان کا اظہار کرتا ہوں کہ وہ حدیثیں درست روایت کے لحاظ سے تھیں یا نہیں ان کا جو بھی مفہوم ہے اس آیت کریمہ میں جو "من" ہے وہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم ہیں۔ ورنہ مالکیت میں کوئی اور حق دار ہو ہی نہیں سکتا۔ اگر خدا کے علاوہ کوئی اور شعور میں رکھا جائے اور مالکیت اس کی طرف کامل طور پر لوٹ جائے تو ہر باشعور اس مالکیت میں کسی نہ کسی رنگ میں حصہ پا جائے گا اور اپنے انفرادی وجود کی حیثیت سے وہ باقی رہے گا۔ مگر وہی ہے جو رکھا جا سکتا ہے جس کا باقی رہنا نہ رہنا ان معنوں میں کوئی بھی حیثیت نہیں رکھتا

کہ گویا وہ خدا کی کسی صفت میں ان سے برابری کا کسی پہلو سے بھی دعویدار رہا ہو یا اس کے وہم و گمان سے بھی یہ بات گزر سکے۔ یہ کامل وجود سوائے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم کے اور کوئی نہیں اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تفاسیر بھی اسی بات پر روشنی ڈالتی ہیں۔ آپؑ فرماتے ہیں مالکیت میں سورہ فاتحہ میں جو لفظ **مالک** آتا ہے آخر پر یہ ظاہر کر رہا ہے، ثابت کر رہا ہے کہ وہ آخری رسول محمد رسول اللہ، جو آخری پیغمبر بن کے خدا کا پیغام لے کے دنیا کے سامنے آئے وہ خدا کی مالکیت کے مظہر تھے اور وہ رسول اللہ ہیں اور اس صفت میں آپؐ کا کوئی اور شریک نہیں۔

پس اس پہلو سے یہ اللہ کی قدر ہے جو کسی کو علم نہیں، کوئی اس کا حق ادا نہیں کرتا۔ "**و ما قدروا اللہ حق قدرہ**" اللہ کے سوا کسی کو اس قدر کا علم نہیں جو یہ قدر ہے کہ ہر چیز جو اس نے پیدا کی ہے بالآخر کالعدم ہو جائے گی۔ صرف ایک وجود جسے وہ چاہے گا رکھے گا۔ اس وجہ سے نہیں کہ مالکیت میں کوئی رخنہ پیدا ہوگا، اس لئے کہ مالکیت میں اس کے ہونے سے کوئی رخنہ پیدا نہیں ہو سکتا۔ پھر کیا ہوگا "**و اشرقت الارض بنور ربھا و وضع الکتاب و جآیٔ بالنبیین و الشھدآء و قضی بینھم بالحق و ھم لا یظلمون**" تب خدا تعالیٰ کی طرف سے "**اشرقت الارض بنور ربھا**"۔ ارض سے مراد یہاں وہ محل ہے، ارض سے مراد ہر جگہ زمین نہیں ہوا کرتی، ارض سے مراد وہ EXPANCE ہے، وہ دائرہ وسعت ہے جس میں کوئی واقعہ رونما ہو رہا ہوگا وہ اللہ کے نور سے روشن ہو جائے گا۔ ایک حیرت انگیز نور کا جلوہ ہوگا جو ہر چیز کو ڈھانپ لے گا۔ اس وقت کتاب پیش کی جائے گی "**و جآیٔ بالنبیین والشھدآء**" اور نبیوں کو شہداء کے طور پر لایا جائے گا۔ اب اس میں بھی بعض دفعہ غلطی سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس لئے داخل کیا جاتا ہے آپؐ بھی نبی ہیں۔ آپؐ بھی شہید ہیں۔ مگر قرآن کریم کی دوسری آیت یہ بتا رہی ہے کہ تمام نبی جب شہداء کے طور پر پیش ہوں گے تو آپؐ ان سب پر ان سب کے شہید کے طور پر پیش ہوں گے۔ اس لئے وہاں الگ ذکر جو شہید کا ہے یہ بتا رہا ہے کہ جو مضمون میں آپ کی خدمت میں پیش کر رہا ہوں اس کے ساتھ وہ متصادم نہیں ہے، یہ آیت کہ نبی شہداء کے طور پر پیش ہوں گے۔ دوسری جگہ خدا تعالیٰ نے کھول دیا ہے کہ سب نبی بطور شہداء آئیں گے اور اے محمدؐ پھر تو ان سب کے اوپر شہید بن کر آئے گا یعنی ان کا شہید بنا دیا جائے گا۔ "**و قضی بینھم بالحق وھم لا یظلمون**" حق کے ساتھ ان کے درمیان پھر فیصلہ کیا جائے گا "**و ھم لا یظلمون**" اور ان پر کوئی ظلم نہیں کیا جائے گا۔ ان میں کوئی بھی ایسا نہیں ہوگا جس پر ظلم کیا جائے۔ "**و وفیت کل نفسٍ ما عملت**" ہر جان اس وقت جو کچھ اس نے کیا ہے وہ پورا پورا اس کا بدلہ دیا جائے گا "**و ھو اعلم بما یفعلون**" اور وہ سب سے زیادہ جانتا ہے کہ وہ کیا کرتے ہیں۔

اس آیت کا تعلق محض اس المناک وفات سے نہیں ہے جو ہمارے پیارے بھائی آفتاب احمد خان کی وفات سے ہمیں صدمہ پہنچا ہے۔ اس موقع پر اس وفات کے حوالے سے اس آیت کا مضمون آپ کو میں سمجھانا چاہتا ہوں کہ یاد رکھیں سب نے وہیں جانا ہے، کوئی مستثنیٰ نہیں۔ یاد رکھیں کہ وہی ایک ہے جو باقی رہنے والا ہے، وہی ہے جو باقی رہے گا۔ باقی سب ثانوی وجود یہاں تک کہ اپنے نفس کا احساس تک سب کچھ مٹ جانے والا ہے۔ پس اس کی تیاری کرنی چاہئے کہ وہ وقت جو سب پر آنا ہے اس کی فکر کریں۔ جو بھائی اچھے حال میں خدا کی رضا کی راہوں پر چلتا ہوا رخصت ہوگیا اس کی فکر کا تو موقع نہیں اپنی فکر کا موقع ہے کیونکہ ابھی ہمارا دارالعمل باقی ہے۔ اور اللہ ہی بہتر جانتا ہے کہ ہم نیک اعمال پر، اگر کچھ ہیں، قائم رہیں گے کہ نہیں رہیں گے۔ اللہ ہی بہتر جانتا ہے کہ ہم اپنے بداعمال کے داغ دھو سکیں گے کہ نہیں دھو سکیں گے۔ وہی جانتا ہے کہ کس صورت میں ہم اس آواز پر لبیک کہیں گے جو سب کو آنے والی ہے۔

اسی لئے "**انا للہ**" کے تعلق میں میں نے پہلے بھی یہ بات آپ کے سامنے کھولی تھی کہ جب ہم "**انا للہ**" پڑھتے ہیں تو پہلے اپنے اوپر پڑھا کریں اور مرنے والے پر اس کا اطلاق آپ پڑھیں نہ پڑھیں ویسے ہی ہوتا ہے، وہ تو لوٹ بھی گیا۔ "**انہ للہ و انہ الیہ راجعون**" تو نہیں فرمایا کہ یہ مرنے والا اللہ ہی کی طرف سے آیا تھا اور اسی کی طرف لوٹ جائے گا۔ اس مضمون کو تو خدا نے نکال ہی دیا ہے یہاں سے۔ فرمایا "**انا للہ و انا الیہ راجعون**" ہم جو زندہ ہیں اس وقت، ہم بھی تو اسی کی طرف سے آئے ہیں اور ہم سب بھی اسی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں۔ پس جو پیچھے رہ جاتے ہیں ان کو اپنی فکر زیادہ چاہئے جانے والے کی فکر کے مقابل پر۔ کیونکہ جب خدا نے اس کے اعمال کا دروازہ بند کر دیا تو پیچھے رہنے والوں کا اس میں دراصل کچھ بھی دخل باقی نہیں رہتا۔

دعائیں ہیں، دعائیں تو ہوتی رہتی ہیں ہمیشہ لیکن زندوں کے لئے پہلے اور مرنے والوں کے لئے بعد میں۔ ہر جنازے پر آنحضرت صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم کا یہی طریق تھا کہ پہلے "**اللھم اغفر لحینا و میتنا**" اے اللہ ہمارے زندوں پر اپنی مغفرت فرما اور میتوں، مردوں کی بھی مغفرت فرما۔ تو جس مضمون کو حضور اکرم صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم نے جہاں بیان فرمایا، جہاں رکھ دیا ناممکن ہے کہ اس کو اپنی جگہ سے اٹھا کر کسی اور جگہ رکھا جائے اور بدزیبی پیدا نہ ہو۔ وہ محل جہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم نے ایک لفظ رکھ دیا وہیں رہتا ہے اور اس کو ہٹایا نہیں جا سکتا، اس کو ہلایا نہیں جا سکتا۔ پس اس سے پیغام ہمیں یہ ملنا چاہئے کہ ہر وہ موت جو کسی نیک صالح انسان کی موت ہو جس نے اپنی زندگی کو خدا کے لئے خدمت میں وقف کر رکھا ہو اس سے سب سے پہلی توجہ اپنے اعمال کی طرف پھرنی چاہئے اور اپنی بقیہ زندگی کی بے اعتباری کی طرف نگاہ جانی چاہئے اور یہ ایک عزم صمیم پیدا ہونا چاہئے کہ جو کچھ ہو چکا سو ہو چکا یہ نہ ہو کہ مجھے ایسے وقت میں آواز آ جائے کہ جب بے خبری کی حالت میں، میں اپنی حالت سے بے خبر خدا تعالیٰ کے حضور میں حاضر ہو جاؤں اور اس کوشش میں مصروف نہ ہوں کہ میرے گناہوں کے داغ مٹ رہے ہوں۔ اس جد و جہد میں میری جان نہ جائے، **نعوذ باللہ من ذالک**، کہ جس سے پتہ چلتا ہو کہ میں خدا کی راہ میں سرک سرک کے بھی یا زور سے طاقت کے ساتھ، کبھی کمزوری کے ساتھ، مگر آگے بڑھ رہا ہوں، مسلسل آگے بڑھ رہا ہوں۔ یہ وہ انسان کی سوچ ہے جو اس کی آئندہ زندگی کی ضمانت ہے، اس بات کی ضمانت ہے کہ جس حال پہ بھی اس پر موت آئے گی وہ خدا کی رضا پر مرے گا۔

پس اس پہلو سے آفتاب احمد خان صاحب کے وصال کے نتیجے میں جو ہمارے اندر خلاء پیدا ہوا ہے وہ خلاء اسی طرح بھر سکتا ہے کہ آپ کے نقش قدم پر چلنے والے اور آپ کی وفات سے سبق لینے والے بکثرت پیدا ہوں۔ اور انگلستان کے چونکہ امیر تھے اور بہت ہی شاندار امارت رہی، بہت ہی کامیاب رہی ہے اس لئے انگلستان کی جماعت میری اولین مخاطب ہے۔ یہ تو ہمیں وہم پیدا ہو ہی نہیں سکتا کہ کسی کے چلے جانے سے خدا کے کام بند ہو سکتے ہیں، ناممکن ہے۔ ہاں کسی کے چلے جانے سے اس کے نقوش قدم پر چلنے والے اگر نئے پیدا ہو جائیں تو وہ اس کا وصال کام آگے بڑھانے والا تو بنتا ہے، کام کو پیچھے دھکیلنے والا نہیں بنتا۔

اور یہی وہ شعر ہے جو ایک عربی شاعر نے کہا جو خود زندہ جاوید ہے:

اذا سید منا خلا قام سید
قؤول لما قال الکرام فعول

ہم تو ایک زندہ قوم ہیں ہم میں کسی بڑے آدمی کے مرنے سے قوم نہیں مرا کرتی۔ ہمارا تو یہ حال ہے کہ "**اذا سید منا خلا**" جب ایک سردار، عظیم الشان خوبیوں کا مالک ہم میں سے نکل جاتا ہے گزر جاتا ہے "**قام سید**" ایک اور سردار اٹھ کھڑا ہوتا ہے "**قؤول لما قال الکرام**" جو معزز لوگ کہا کرتے تھے ویسی ہی باتیں وہ بھی کہتا ہے "**فعول**" اور اسی طرح عمل کرنے والا ہے۔ محض زبانی جمع خرچ پر بات کو نہیں چھوڑتا بلکہ اپنے افعال، اپنے نیک اعمال سے ثابت کرتا ہے کہ وہ ان نیکیوں میں اسی طرح ایک زندہ وجود ہے جس طرح مرنے والا اس کی ذات میں ہمیشہ زندہ رہے گا۔

پس جب ہم کہتے ہیں وہ زندہ رہے گا یا ہمیشہ زندہ رہے تو مراد یہی ہوتی ہے کہ اپنے پیچھے ایسے وجود چھوڑ جائے جن میں ہو کر پھر وہ زندہ رہے اور ایک سے زیادہ ہوتے چلے جائیں۔ بجائے کم ہونے کے۔ یہ تصور دنیا میں بھی پایا جاتا ہے مگر ایک بھیانک صورت میں۔ سچی، حقیقی صورت میں جو بھیانک نہیں بلکہ بہت ہی دلربا ہے وہ اسلام ہی میں پایا جاتا ہے یہ تصور۔ کہانیوں میں ذکر ملتا ہے ایک "ہائیڈرا ہیڈڈ جِن" کا، ایک ایسے بھوت کا جس کے ایک سے زیادہ سر تھے اور جتنے سر کاٹتے تھے اتنے ہی زیادہ اگتے چلے جاتے تھے اور ناممکن تھا کہ اس کو ختم کیا جا سکے۔ یہ تصور پرانے زمانے کی کہانیوں میں ملتا ہے مگر ایک حقیقت پر مبنی ہے محض ایک وہم نہیں، محض ایک کہانی نہیں۔ ہائیڈرا ایک ایسا جانور ہے جو واقعۃً یہ صفات رکھتا

بااعتماد ادارہ

جرمنی سے پاکستان کا سفر اپنی قومی ایرلائن PIA سے کیجئے
۷ دسمبر تک کے لئے کرایوں میں حیرت انگیز کمی کا اعلان

PIA	فرنکفرٹ۔ کراچی۔ فرنکفرٹ	۹۵۰ مارک
PIA	فرنکفرٹ۔ لاہور۔ اسلام آباد۔ فرنکفرٹ	۱۴۰۰ مارک
PIA	فرنکفرٹ۔ لاہور۔ اسلام آباد براستہ کراچی معہ واپسی	۱۲۵۰ مارک

جرمنی کے کسی بھی شہر سے انڈیا اور پاکستان کے کسی بھی شہر تک بذریعہ ریل و فلائی ٹکٹ کی سہولت سے فائدہ اٹھائیں۔ اس کے علاوہ امریکہ، کینیڈا اور برطانیہ کے لئے ہمارے پاس بہت ہی سستے کرائے ہیں۔
جرمنی میں ہاؤس ٹیکسٹائل، باتھ روب، ٹاول، بیڈ ویئر، کچن ٹاول فروخت کرنے والی پاکستانی فرم۔ مزید معلومات کے لئے رابطہ قائم کریں۔

عرفان احمد خان

REISEBURO
RÖDERMARK UND UNTERNEHMER GESELLSCHAFT
TEL: 06074/881256/881257
FAX : 06074/881258 (Irfan Khan)

FOLMAN
BUYING GROUP FOR GROCERS
AND C.T.N. SHOPS
2 SANDY HILL ROAD, ILFORD, ESSEX
TELEPHONE
0181-478 6464 0181-553 3611

ہے۔ اس کے سر کو اگر کاٹا جائے تو وہ کٹا ہوا سر اپنے نیچے سے ایک اور وجود پیدا کر کے سارا جسم مکمل کر لیتا ہے اور کٹا ہوا جسم ایک سر نکال کر ایک اور وجود مکمل کر لیتا ہے۔ پس عجیب جانور ہے کہ جس کو کاٹ کر ختم نہیں کیا جاسکتا، جسم اپنا سر پیدا کر لے گا، سر اپنا جسم پیدا کر لے گا۔ پس اس قسم کے واقعات پرانے زمانوں میں سائنس دانوں نے مشاہدہ کئے ہیں۔ اس زمانے کے سائنس دان بھی بہت غور کرنے والے لوگ تھے، بڑے بڑے فلسفی تھے جنہوں نے ہائیڈرا کا یہ حال دیکھا ہوگا اس سے یہ کہانیاں بن گئیں۔ کوئی جن بھوت ہے جس کو جتنا کاٹو وہ اور بڑھتا چلا جاتا ہے۔ مگر اسلام میں جو یہ تصور ہے یہ نیکی کی ترویج سے تعلق رکھتا ہے اور اس مضمون سے تعلق رکھتا ہے کہ خدا کے سوا کوئی بھی ایک نہیں ہے۔ اور اللہ قائم رہتا ہے اور اگر اللہ قائم رہے تو اس سے تعلق رکھنے والے بھی قائم رہا کرتے ہیں ان معنوں میں۔ پس اگر خدا سے تعلق جوڑے رکھو گے تو تم نیک معنوں میں وہ ہائیڈرا بن جاؤ گے جس کا ایک سر جدا ہو تو دوسرا سر بھی اگ آتا ہے اور ایک اور جسم بھی نکل آتا ہے اس سر کے نیچے سے، تو وہ بڑھتا ہے، کم نہیں ہو سکتا۔

وہ لوگ جو اپنے بڑوں، بزرگوں، نیکوں کی وفات کے اوپر یہ عزم لے کر زندہ رہتے ہیں کہ ہم نے ان نیکیوں کو نہیں مرنے دینا۔ جس خدا نے اس وجود کو یہ نیکیاں بخشی تھیں ہم اس سے اپنا تعلق بڑھائیں گے اور اس تعلق کے نتیجے میں ہمارے اندر کمزوری پیدا ہونے کی بجائے پہلے سے بڑھ کر تقویت آئے گی۔ جو قومیں، جو روحانی مذہبی قومیں اس راز کو سمجھ لیں ان کے اوپر کبھی موت نہیں آسکتی۔

پس وہ لوگ جو اپنے بڑوں، بزرگوں، نیکوں کی وفات کے اوپر یہ عزم لے کر زندہ رہتے ہیں کہ ہم نے ان نیکیوں کو نہیں مرنے دینا۔ جس خدا نے اس وجود کو یہ نیکیاں بخشی تھیں ہم اسی سے اپنا تعلق بڑھائیں گے اور اس تعلق کے نتیجے میں ہمارے اندر کمزوری پیدا ہونے کی بجائے پہلے سے بڑھ کر تقویت آئے گی۔ جو قومیں، جو روحانی، مذہبی قومیں اس راز کو سمجھ لیں ان کے اوپر کبھی موت نہیں آسکتی۔ ناممکن ہے کہ وہ ختم ہو جائیں، ہمیشہ بڑھتی چلی جائیں گی۔ لیکن بدنصیبی ہے کہ مذہبی قوموں میں اکثر اپنی زندگی کو کسی موت پر آگے بڑھانے کی بجائے ماضی کی موتوں کی طرف دھکیل دیا جاتا ہے۔ وہ قومیں مردہ لوگوں کے ساتھ زندہ ہونے لگ جاتی ہیں یعنی ان معنوں میں نہیں کہ ان کی خوبیوں کو لے کر خود ان نیکیوں کو آگے بڑھائیں بلکہ مردوں کے تصور سے اپنے آپ کو ایسا باندھ لیتی ہیں کہ گویا ہماری زندگی ان کی زندگی تک تھی اور اب بھی اگر ہم زندہ ہیں تو ان کے واسطے زندہ ہیں۔ خوبیوں سے نہیں، ان کی عطاؤں سے زندہ ہیں۔ پس جتنے بھی بزرگ ہیں جن کی قبروں پر سجدے کئے جاتے ہیں، جتنے بھی داتا ہیں جن سے مرادیں مانگی جاتی ہیں یہ سارے اس برعکس صورت کا مظہر ہیں کہ قوم اپنی زندگی ماضی کے حوالے کر کے ایک مردہ جسم کو آگے دھکیلتی چلی جاتی ہے، جو کتنا مختلف مضمون ہے اس مضمون سے جو قرآن کریم آپ کے سامنے رکھتا ہے کہ اللہ کی ذات کے ساتھ تعلق رکھو اور بڑھتے چلے جاؤ۔ ایک کامل وجود سے دوسرے وجود پیدا ہوں۔ بار بار میں اس مضمون کو آپ کے سامنے رکھتا ہوں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم کے حوالے سے رکھتا ہوں "**محمد رسول اللّٰہ والذین معه اشدآء علی الکفار رحمآء بینھم**"۔ محمدؐ رسول اللہ ہیں اور اکیلے نہیں رہنے والے "**والذین معه**" پہلے کہاں تھے جب ان کے ساتھ کوئی بھی نہیں تھا اکیلے تھے لیکن آپ اٹھے تو آپ کے ساتھ جو لوگ اٹھے وہ آپؐ نے اٹھائے ہیں۔ جو معیت والے خوش نصیب یہاں مذکور ہیں وہ معیت محمد رسول اللہ نے خود ان کو عطا کی اور آپؐ کی بدولت، آپؐ کی قوت قدسیہ سے وہ لوگ زندہ ہو ہو کر آپؐ کے ساتھ شامل ہونے لگے۔ پس یہاں وہ ہائیڈرا کا برعکس مضمون ہے جس کا میں نے ذکر کیا تھا کہ مومنوں میں سے اگر ایک سردار پیدا ہوتا ہے تو وہ کم نہیں ہو سکتا کیونکہ وہ خود پھیلتا چلا جاتا ہے اور یہ مضمون ایک فرق رکھتا ہے ہائیڈرا کے ساتھ۔ ہائیڈرا میں اس کا بڑھنا اس کی موت سے لازماً وابستہ ہے۔ مگر مومن کی نشو و نما موت سے پہلے یقینی طور پر ہو کر اس بات کو ناممکن بناتی ہے کہ ان کا سردار مر جائے تو قوم بھی ساتھ مر جائے۔ اپنے جانے سے پہلے اپنے زیر تربیت، اپنے پروں کے نیچے پلے ہوئے لوگوں کو وہ وجود چھوڑ جاتا ہے۔ تبھی خدا تعالیٰ نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم کے اسوہ کے ساتھ آپؐ کے صحابہ کے اسوہ کا ذکر فرمایا۔ یہ تو مراد نہیں تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے موجود ہوتے ہوئے کسی اور اسوہ پر نظر پڑ سکتی تھی۔ وہ تو مٹے ہوئے اسوہ نظر آتے تھے۔ وہ ایسے تھے جیسے سورج کے سامنے شمعیں بجھ چکی ہوں۔ کون تھا جو اس وقت حضرت ابوبکرؓ کے اسوہ کی تلاش کیا کرتا تھا، کون تھا جو عمرؓ اور عثمانؓ اور علیؓ کے اسووں کے پیچھے بھاگتا تھا۔ ایک ہی تھا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم جن کا اسوہ تھا اور باقی سب اسوے اس کے سامنے مٹے ہوئے تھے۔ پس قرآن کریم کی یہ ہدایت کہ ان کے اسوہ کی پیروی کرو، بتا رہی ہے کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم جب جدا ہو جائیں گے تو یہ لوگ اپنی ذات میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم کی شمعوں کو زندہ رکھنے والے ہوں گے کہ آپ اپنے وصال سے پہلے یہ کر چکے ہیں۔ "**والذین معه**" کا مضمون صادر آچکا ہے۔ اس لئے زندگی ہی میں ایسا ہونا لازم ہے۔ مگر اگر نہ ہوا ہو تو پھر کسی کی موت اگر کچھ زندہ لوگ پیدا کردے تو کتنی خوش قسمت موت ہوگی۔ اور وہ لوگ بھی خوش قسمت ہوں گے جو کسی کے مرنے سے مر نہیں جایا کرتے بلکہ زندہ ہو جاتے ہیں۔ یہ وہ سارا مضمون ہے جس کے پیش نظر میں نے اس آیت کریمہ کی آپ کے سامنے تلاوت کی اور میں امید رکھتا ہوں کہ آپ انشاء اللہ تعالیٰ قرآن کی ان آیات کے مصداق بنیں گے۔

جب ان کے وصال کی خبر ملی اس وقت میں ہارٹلے پول میں تھا اور سوائے اس کے میرے دل سے کوئی آواز نہیں اٹھی کہ "**انا للّٰہ**" ہمارا ایک پیارا بھائی ہم سے جدا ہو گیا۔ میں نے پرائیویٹ سیکرٹری سے کہا کہ تذکرہ کا مطالعہ کرو مجھے بتاؤ یہ جو اچانک سا واقعہ ہوا ہے عجیب، کیا اشارتاً کسی جگہ ذکر ملتا ہے الہام میں، حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہام میں۔ تو ایک ایسا الہام انہوں نے نکالا ہے جو میں یہ نہیں کہتا کہ لازماً اس واقعہ پر اطلاق پاتا ہے مگر مشابہ بہت ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں، یہ ذکر حبیب میں مفتی صاحب کی روایت ہے، حضرت مفتی صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی۔ فرمایا تھوڑی سی غنودگی کے ساتھ الہام ہوا "انا للہ ہمارا بھائی اس دنیا سے چل دیا"۔ اور یہ وہ خبر ہے جس پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرما رہے ہیں "مصداق ذہن میں نہیں آیا"۔ حالانکہ اکثر الہامات جو اشارتاً بھی ہوتے رہے ہیں مثلاً پل ٹوٹ گئے یا دو شہتیر ٹوٹ گئے، "**شاتان تذبحان**" ہر جگہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک توجیہہ پیش فرمائی ہے ایک تعبیر بیان کی ہے کہ میرے نزدیک یہ وہ امکانی طور پر مصداق ہیں اس الہام کے یعنی اپنے صحابہ میں سے بعض کے نام لئے۔ بعض جگہ یقینی مگر بعض جگہ امکانی طور پر فرمایا۔ یہ وہ الہام ہے جو خاموش پڑا ہوا ہے آج تک تذکرہ میں کیوں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس کے بعد اور کچھ نہیں فرمایا اور کسی صحابی نے پھر اس کی کوئی اور توجیہہ کر کے

سب کچھ تیری عطا ہے
گھر سے تو کچھ نہ لائے

بااعتماد ادارہ

DAUD TRAVELS

آپ بھی آئیے اور آزمائیے

دنیا کے کسی بھی ملک میں جب چاہیں رخت سفر باندھیں

آپ ہمیں اپنا پروگرام دیں، اسے خوبصورت انداز میں فریم ہم کریں گے

عمرہ یا حج

جلسہ سالانہ انگلستان یا قادیان، کہیں بھی جانا ہو

نشست محفوظ کرائیں اور خوشگوار سفر کی ضمانت حاصل کریں

پاکستان انٹرنیشنل ائرلائنز کی خصوصی پیشکش، ۴ افراد پر مشتمل کنبہ کے لئے ٹکٹ میں ۱۰٪ رعایت

بذریعہ فیری جلسہ سالانہ انگلستان میں شمولیت کرنے والوں کے لئے خصوصی رعایت۔ ۵ افراد بمعہ کار کرایہ ۱۴۰ مارک صرف۔ بس کے سفر کا بھی انتظام موجود ہے۔ بذریعہ ہوائی جہاز سفر کے لئے پیشگی بکنگ جاری ہے۔

اس کے علاوہ

ہر قسم کے سرکاری و غیر سرکاری دستاویزات کے جرمن ترجمہ کا بارعایت انتظام بھی موجود ہے۔

Bilal Daud Kahlon

Daud Travels

Otto Str. 10,60329. Frankfurt am Main
Direkt vor dem, Intercity Hotel
Telefon: (069) 23 3654, Fax: (069) 25 93 59, Residence: (069) 5077190
MOBILE: 0172 946 9294

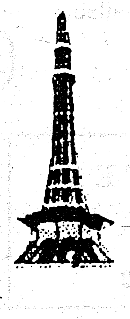

Earlsfield Properties

Landlords & Landladies

Guaranteed rent

Your properties are urgently required.

Tel : 0181-265-6000

کسی پر اطلاق نہیں کیا۔ اور چونکہ یہ فقرہ ویسا ہی تھا جیسا کہ بے اختیار میرے مونہہ سے نکلا، کوئی الہام نہیں تھا مگر ایک دل کا بے ساختہ اظہار تھا اس کے سوا میں کچھ کہہ نہیں سکتا تھا۔ تو یہ پڑھ کر مجھے بہت تعجب ہوا اور دل کو ایک سکینت بھی نصیب ہوئی کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر دور تک نظر رکھتا ہے اور بعض ایسے الہامات جو بظاہر بے عنوان ہوں یہ خدا کے بہت سے بندوں پر اطلاق پائیں گے اور پاتے چلے جائیں گے۔ پس یہ بھی میں نہیں کہتا کہ آفتاب خان صاحب ہی ہیں جو اکیلے باقاعدہ مراد تھے۔ یہ تو ایک بہت بڑا دعویٰ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو تو نعوذ باللہ سمجھ نہیں آئی مگر مجھے آگئی مگر میری مراد صرف اتنی ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک معین شخص بتا کر نہ سمجھانا یہ ایک حکمت رکھتا ہے کہ ایسے کئی پاک وجود اس دنیا سے رخصت ہوتے رہیں گے جن کے وصال کی خبر سے بے ساختہ مومنوں کے دل سے یہ آواز اٹھے گی "انا للہ! ہمارا بھائی اس دنیا سے چل دیا"۔ پس ایک بھائی چل دیا مگر دعا کریں کہ کثرت سے ایسے اور بھائی پیدا ہوتے رہیں۔

آپ کے ذکر خیر میں میں کچھ باتیں بیان کرنا چاہتا ہوں تاکہ آپ کی نیکیوں سے باقی لوگوں کو بھی نصیحت ہو اور وہ ویسا بننے کی کوشش کریں۔ مختصراً آپ کے حالات زندگی یہ ہیں کہ ۲۴ ستمبر ۱۹۲۴ء کو آپ محترم خان ثناء اللہ خان صاحب اور محترمہ امۃ المجید صاحبہ کے ہاں پیدا ہوئے۔ آپ کے نانا مکرم شیخ محمد صاحب صحابی تھے اور آفتاب خان صاحب مجھے بتایا کرتے تھے کہ مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی آپ کے آباؤ اجداد میں سے کسی طرف سے ہیں۔ پس اندھیروں سے دن نکلنے کا جو مضمون ہے وہ اس پر بھی چسپاں ہوتا ہے۔ محمد حسین صاحب بٹالوی کی اول تو ان کا اپنا ایک نواسہ سعید حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ایمان لاکر اور اپنے نانا کے کذب پر مہر تصدیق ثبت کر گیا۔ کذب پر بھی ایک تصدیق ہوا کرتی ہے اور بڑے کھلم کھلا اعلان کیا کرتے تھے کہ میرا نانا جھوٹا نکلا، مسیح موعود سچے تھے۔ تو اب مسیح موعود علیہ السلام کی محمد حسین صاحب بٹالوی کی اولاد میں سے تصدیق کرنے والے اور اول درجے پر خادم، خدمت کا مقام حاصل کرنے والوں میں ایک ہمارے آفتاب خان صاحب بھی بنتے ہیں۔ آپ کے نانا شیخ محمد صاحب تھے۔ بڑے ہو کر گورنمنٹ کالج لاہور سے آپ نے تاریخ میں ایم اے۔ کیا۔ میں مختصر بتا رہا ہوں آپ کی والدہ بھی ایک صحابی کی اولاد تھیں غالباً، درست ہے؟ کسی کو یاد نہیں، مجھ پر یہ تاثر ہے کہ آپ کی والدہ بھی ایک صحابی کی اولاد تھیں۔ ۴۵ء تا ۴۷ء تک گورنمنٹ کالج راولپنڈی میں پڑھاتے رہے۔ گورنمنٹ کالج میں تعلیم حاصل کی وہاں سے ایم اے۔ کیا ہے آپ نے۔ اس کے بعد گورنمنٹ کالج راولپنڈی میں پڑھایا، پھر ۴۷ء میں انکم ٹیکس افسر لاہور مقرر ہوئے۔ پھر ۴۸ء میں فارن سروس آف پاکستان میں آئے ہیں پہلی بار۔ اور ۴۸ء سے ۷۹ء تک سیاسی مبصر اور سفیر کے طور پر پاکستان کی خدمت کرتے رہے۔ اس سلسلہ میں واشنگٹن، نیویارک، جکارتہ، لندن، دہلی، اٹلی وغیرہ وغیرہ اور یوگوسلاویہ، یہ لکھا تو نہیں ہوا مگر مجھے یاد ہے آپ یوگوسلاویہ میں بڑی خدمت سرانجام دیتے رہے ہیں۔ یہ آپ کی جو پروفیشنل زندگی ہے ایک بیوروکریٹ کے طور پر اس کا یہ خلاصہ ہے۔

۵۰-۴۹ء میں یو۔این۔او کی میٹنگ میں شمولیت کی جبکہ چوہدری ظفراللہ خان صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ وزیر خارجہ تھے۔ مسئلہ کشمیر، لیبیا، تیونس، مراکو اور الجیریا کے مسائل پیش کئے گئے جن میں آپ کو پاکستان کی طرف سے نمائندگی یعنی بیوروکریٹک لیول پر نمائندگی میں خدمت کی توفیق ملی۔ وزارت خارجہ میں ڈائریکٹر جنرل کے طور پر بھی آپ کی پوسٹنگ رہی، اٹلی اور یوگوسلاویہ میں پاکستان کے سفیر تھے۔ اور جماعتی خدمات کا جہاں تک تعلق ہے پہلی بار آپ کو ۸۱ء میں جلسہ سالانہ ربوہ میں تقاریر کا انگریزی ترجمہ پیش کرنے کا موقع ملا۔ یہ وہ ابتدائی تجربہ تھا جو خدا تعالیٰ نے میرے ذریعے کروایا اور مجھے نہیں پتہ تھا کہ آئندہ خدا تعالیٰ مجھ سے اس نہج میں کام لینا چاہتا ہے اس لئے مجھے خیال آیا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کے زمانے میں آخری دو تین سال کے اندر بہت اصرار کے بعد میں نے یہ نظام شروع کیا کہ کیسٹس کی صورت میں حضرت خلیفۃ المسیح کے خطبات افریقہ اور دوسرے ایسے ممالک میں جہاں پاکستانی سمجھنے والے موجود ہیں پھیلائے جائیں اور کیسٹس کی ترسیل کا سلسلہ اس وقت شروع ہو گیا تھا۔ اس وقت تک جو باہر سے آنے والے مہمان تھے ان کے لئے جلسہ سالانہ میں ساتھ ساتھ جاری تقریر کا ترجمہ کرنے کا رواج نہیں تھا۔ کچھ لوگ بیٹھے ہوتے تھے ساتھ وہ کچھ بتا دیا کرتے تھے مگر اکثر تو بے چارے بت بن کر محض ادب میں جلسے پر حاضر رہا کرتے تھے۔ تو خدا تعالیٰ نے یہ توفیق عطا فرمائی کہ پہلے ترجمہ کرنے کا جاری نظام جو ہے وہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کی زندگی کے آخری ایام میں شروع ہو چکا تھا۔ اور آفتاب احمد خان صاحب لندن سے تشریف لائے تھے میں جانتا تھا کہ ان کی اردو بھی بہت اچھی ہے، انگریزی بھی بہت اچھی ہے اس لئے ان سے درخواست کی اور انہوں نے ماشاء اللہ بہت عمدہ طریق پر اس ترجمے کا حق ادا کیا۔ مختلف وقتوں میں، مختلف کمیٹیوں میں قرآن کریم کے جو ترجمے کا سلسلہ چلا تھا میں نے اپنے ساتھ ایک کمیٹی بنائی ہوئی تھی اس میں بھی یہ شامل رہے اور صدر قضا بورڈ کے طور پر بھی کام کرتے رہے۔ ۱۹۸۶ء میں پہلی بار امیر یو۔کے۔ مقرر ہوئے۔ جب امیر مقرر ہوئے ہیں تو جہاں تک ان کی نیکی اور تقویٰ کا تعلق تھا ایک ذرہ کا بھی مجھے کبھی شک نہیں پڑا لیکن جہاں تک ان کی بیوروکریٹک تربیت کا تعلق تھا اس کے پیش نظر مجھے لازماً ساتھ ساتھ چلنا پڑتا تھا اور یہ بھی جانتے تھے کہ نظام جماعت کو چلانا اور چیز ہے اور بیوروکریٹ ہو کر ایک بہترین مثال قائم کرنا ایک اور بات ہے۔ حکومت کی ملازمتیں، دنیا کی اعلیٰ تعلیمات کے باوجود، ایک شخص کی نیکی کے باوجود اسے جماعتی خدمات کے لحاظ سے پوری طرح صیقل نہیں کر سکتیں۔ یہ قصہ ہی اور ہے۔ انہی لوگوں کو یہ طریقہ آتا ہے جو بچپن سے خدام الاحمدیہ، اطفال الاحمدیہ، انصاراللہ ان کی تنظیموں سے جو طوعی کام کرنے والی تنظیمیں ہیں ان سے گزرے ہوں اور ان کو پتہ ہو کہ طوعی کام لینا ہوتا کیا ہے۔

ایک بیوروکریٹ نے تو جب حکم دیدیا وہ حکم ہوگیا کام چل پڑا خواہ کوئی دل سے قبول کرے یا نہ کرے۔ مگر نظام جماعت میں دلوں کو ساتھ لے کر چلنا یہ راز ہے نظام جماعت کی کامیابی کا۔ اور اس کے علاوہ ہر بندے کی پہچان صحیح ہو کہ یہ اس قابل ہے بھی کہ نہیں۔ ظاہری طور پر بعض دفعہ لوگ قابل ہوتے ہیں باطنی طور پر قابل نہیں ہوتے۔ تو اس پہلو سے ان کو میں نے سمجھایا کہ جہاں تک ممکن ہے جو اہم فیصلے ہیں ان میں مجھ سے بات کر لیا کریں۔ چنانچہ اس دن کے بعد تا وفات انہوں نے مسلسل اس بات کو اپنائے رکھا، کبھی بھی کوئی فیصلہ آخری نہیں کرتے تھے جب تک پہلے مجھ سے بات نہ کرلیں۔ اکثر یہ ہوتا تھا کہ ان کے مشوروں کو میں مان جاتا تھا اور کئی دفعہ کہتا تھا کہ میرے نزدیک تو یہ ٹھیک نہیں، چھوڑ دیں اس بات کو اور بڑے شرح صدر کے ساتھ مسکراتے ہوئے چھوڑ دیا کرتے تھے۔ چونکہ ایک دوستانہ رنگ تھا بھائیوں کی طرح اس لئے میں ہمیشہ اپنے اس اختیار کو بلکہ اکثر اپنے اس اختیار کو کام میں لاتا ہی نہیں تھا کہ اگر مجھے تسلی نہیں ہے تو میں ان کو مجبور کروں کہ وہ اپنا مشورہ بدلیں اور اسی پر عمل کریں جو میں کہہ رہا ہوں۔ آپس میں گفت و شنید میں کہتا تھا اچھا آپ تجربہ کرلیں مگر میری رائے یہی ہے۔ اب یہ بھی انکے تقویٰ کی نشانی ہے۔ لوگ سمجھتے ہیں لوگ جو میرے اردگرد ہیں وہ ہاں ہاں کرکے ہی اردگرد ہوتے ہیں، بالکل جھوٹ ہے۔ بہت سے میرے قریب ایسے ہیں جو اس لئے قریب ہیں کہ بڑی جرات اور اعتماد کے ساتھ، اخلاق کے ساتھ اپنی رائے پیش کرتے ہیں جو میری رائے کے مخالف ہو لیکن شرط یہ ہے کہ جب میں فیصلہ دیدوں کہ یہ کرنا ہے، وہ نہیں کرنا اپنی رائے کو اس طرح مٹا دیتے ہیں جس کا وجود ہی کوئی نہیں تھا۔ یہ بات سو فیصدی آفتاب خاں صاحب کی امارت پر اطلاق پاتی ہے۔ چنانچہ بسااوقات ایسا بھی ہوا کہ انہوں نے کہا جی میرے نزدیک فلاں فلاں جو دوست ہیں وہ فلاں کام بہترین کر سکتے ہیں اور ساتھ معذرت کے ساتھ کہتے تھے مجھے پتہ ہے آپ کو اتفاق نہیں۔ میں جانتا ہوں آپ کو اختلاف ہے مگر مجھے یقین ہے۔ میں نے کہا اگر آپ کو یقین ہے تو شوق سے کریں، میری طرف سے اجازت ہے۔ خدا کرے آپ کا یقین درست نکلے۔ تو اس کے بعد چھ مہینے، کبھی سال کے بعد سر پھینکا ہوا آتے تھے کہ وہی بات ہوئی جو آپ کہتے تھے۔ مجھے یقین تھا مگر غلط نکلا۔ تو یہ جو لمبے تجربے سے ایک فراست نصیب ہوتی ہے یہ بیوروکریسی کو ملتی ہی نہیں کیونکہ ان کا ماحول مختلف ہے۔ نہایت ذہین ہونے کے باوجود اعلیٰ سے اعلیٰ افسر بھی اس تجرباتی فراست سے محروم رہتے ہیں جو لمبے عرصے کے ایسے کاموں سے نصیب ہوتی ہے جس میں جبر کو کوئی دخل نہیں ہے۔ طوعی کام ہیں اور اس میں وہی افسر کامیاب رہتا ہے جو طوعی خدمت لینے کا سلیقہ سیکھ جاتا ہے اور اس کے لئے پھر تجربے کی ضرورت پڑتی ہے۔

مجلس شوریٰ کے موقع پر اور ایسے مواقع پر کئی دفعہ بعض غلطیاں بھی ہو جاتی تھیں مگر فوراً اس کی تصحیح فرماتے تھے۔ جب بھی میں ان کو کہتا تھا یہاں تک کہ ایک ایسا وقت آیا جب بالکل صیقل ہو گئے اور اس جلسے کے بعد ایک موقع پر مجھ سے کہا کہ اب تو دیکھیں سب کچھ ٹھیک ہو گیا۔ اس مجلس شوریٰ کے بعد بھی یہی بات کی گویا یہ بتانا چاہتے تھے کہ جس طرح آپ نے مجھے تیار کیا میں پوری طرح تیار ہوگیا۔ لیکن جب تیار ہوئے تو اللہ نے واپس بلا لیا۔ اس کی رضا پر ہم راضی ہیں۔ وہ اور بھی ایسے ہمیں عطا کردے گا۔ لیکن خلاء جو چھوڑا ہے وہ بہت بڑا ہے، معمولی خلاء نہیں۔ کیونکہ جماعتی کاموں کے علاوہ جو

MUSLIM TV AHMADIYYA
SATELLITE WAREHOUSE
CNN
Watch Huzur everyday on Intelsat
We deal with systems available for all satellites in the world
Receivers, Decoders, Dishes, Smart Cards,
Installations and Much, Much More
Mail Order and International Export Service Available
We accept credit cards
Call for competitive prices
Contact us for details at:
SKY
S.M. SATELITE LIMITED
Unit 1A- Bridge Road, Camberley
Surrey HU 15 2QR ENGLAND
Tel: (01276) 20916 Fax: (01276) 678740
ZEE TV

محمد صادق جیولرز
Import Export Internationale Juwellery
Mohammad Sadiq Juweliere
آپ کے شہر ہمبرگ میں عرب امارات کی دوسری شاخ۔ ہمارے ہاں جدید ترین ڈیزائنوں میں خالص سونے کے زیورات دستیاب ہیں۔ عرب امارات کے بنے ہوئے ۲۲ قیراط سونے کے زیورات گارنٹی کے ساتھ دستیاب ہیں۔ نیز زیورات کی مرمت کے علاوہ ہر قسم کے زیورات آرڈر پر بھی بنوائیں۔ پرانے زیورات کو نئے میں بھی تبدیل کروا سکتے ہیں۔
ہمارے پتہ جات:
Rosen Str. 8
Ecke Sparda Bank
Am Thalia Theater
20095 Hamburg
Tel: 040-30399820
S. Gilani
Tucholskystrasse 83
60598 Frankfurt a.m.
Tel:069/685843
Steindamm 48
20099 Hamburg
Tel: 040/244403
Hauptfiliale
Abu Dhabi U.A.E. Tel: 009712352974 Tel: 009712221731

جماعتی دائرے سے تعلق رکھتے ہیں میں نے ان سے بیرونی تعلقات میں بہت کام لئے ہیں۔ کیونکہ بحیثیت ایک نہایت ذہین، کامیاب اور شریف النفس بیوروکریٹ کے ان کا تعلق اپنے ماتحتوں سے بھی بہت گہرا تھا اور اپنے افسران سے بھی بہت گہرا تھا اور اردگرد جو بھی ان سے ملنے، ان سے رابطے میں آئے ان سے بھی تعلقات ہو جاتے تھے۔ اور بیوروکریسی سے نکلنے کے بعد میرے علم میں کوئی ایسا شخص نہیں جس کے تعلقات اس قدر گہرا اثرانداز ہوئے ہوں ان لوگوں پر جن سے کبھی گورنمنٹ کی خدمت کے دوران واسطے پڑے تھے۔ لوگ تو اس وقت سر جھکاتے ہیں کسی افسر کے سامنے، جب اس کی افسری ختم ہوئی تو ان کا سر بھی اٹھ کھڑا ہوتا ہے۔ لیکن ماتحتوں کا بھی یہی حال ہے ان کے سامنے ان کی اطاعت کے جذبے برے اخلاص سے قبول کرتے، جب بات ختم ہوئی تو ان کو کوئی چھوٹا سا بھی کام کہیں ان کی مجال ہے جو یہ سن لیں کہتے ہیں تم اپنی جگہ ہم اپنی جگہ، اب ہم آزاد ہیں۔ ان کے حسن خلق سے کبھی کوئی آزاد نہیں ہوا اور یہ حسن خلق کی وجہ سے تھا اس لئے کبھی بھی کسی افسر کے ساتھ کبھی رابطہ ہوا ہے تو جب بھی اس سے کوئی کام پیش آیا اس نے بڑی محبت سے ان کے تقاضوں کو پورا کیا ہے۔

اس لئے اس تعلق میں میں ان سے سیاسی راہنماؤں سے تعلقات میں بھی کام لیتا رہا، یورپین معاملات میں بھی ان سے کام لیتا رہا اور پاکستان، ہندوستان کے پرانے تعلقات میں بھی ان سے کام لیتا رہا اور خدا کے فضل سے ہمیشہ انہوں نے کامیابی کے ساتھ وہ کام سرانجام دیئے۔ لیکن انکساری کا یہ عالم تھا کہ جانے سے پہلے ضرور پوچھا کرتے تھے کہ میری یہ رائے ہے کہ اس طرح میں بات کروں گا۔ آپ اگر اس میں تبدیلی چاہتے ہیں تو مجھے بتادیں۔ چنانچہ اب آخری جو ان سے خصوصی کام لیا گیا ہے وہ انٹرنیشنل فورم میں جو امریکہ میں منعقد ہوا جس میں مسلمانوں اور یہود کے تعقات کو بہتر بنانے کے لئے کیا تجاویز ہو سکتی ہیں، اس عنوان کے تابع انہوں نے جن کو دعوت دی ان میں آفتاب خان صاحب کا نام بھی شامل تھا۔ یعنی ان کی جو آواز، ان کا جو رسوخ ہے، ان کا کردار ہے وہ سیاست دانوں کی وساطت سے ان کو پہنچا ہے۔ بہت سے امریکہ یا کینیڈا یا یورپ کے لوگ ہیں چونکہ اس تعلق میں آپ کے بہت قریب رہے ان میں سے کسی نے ان کو نام بھیجا ہے کہ اس کو بھی شامل کرنا چاہئے۔ چنانچہ مجھ سے ذکر کیا کہ مجھے تو کوئی دلچسپی نہیں ہے مگر اگر آپ سمجھتے ہیں کہ مفید ہے جماعت کے لئے تو میں چلا جاتا ہوں۔ میں نے کہا ٹھیک ہے آپ ضرور جائیں اور آپ کو تو اس مضمون پر کافی عبور ہے۔ انہوں نے کہا ہاں میں گلف کرائسز بھی پڑھ چکا ہوں سنا بھی ہوا ہے اور بھی آپ کو جانتا ہوں، آپ کے خیالات کو ان موضوعات پر، تو میں تیاری کرلوں گا فکر نہیں۔ جانے سے پہلے نماز کے وقت میرے دفتر تک چھوڑنے گئے تو کہا کہ مجھے ابھی تسلی نہیں ہو رہی۔ میرا دل چاہتا ہے آپ مجھے دوبارہ خود بتائیں کہ کیا کرنا چاہئے۔ اس پر جو میں نے ان کو بات بتائی تو چمک اٹھے۔ انہوں نے کہا یہ میرے دماغ میں نہیں تھی پہلے۔ اس سے تو سارا مضمون کا رخ ہی بدل گیا ہے۔ اب میں اسی طرح پیش کروں گا۔ اور واپس آکر اتنا خوش تھے، کہتے تھے ساری مجلس میں اسرائیل کے نمائندے بھی تھے، مقامی یہودی بھی، مسلمانوں کے ممالک کے نمائندے ہر قسم کے مگر سب سے زیادہ میری تقریر کو سراہا گیا اور لوگ بعد میں دوڑ دوڑ کر آکے مجھ سے ملتے رہے اور گرم جوشی سے دو دو ہاتھوں سے مصافحے کئے۔ اور اسرائیل کے نمائندے نے معذرت کی کھڑے ہو کر کہ مجھ سے جو اپنی تقریر میں گستاخانہ باتیں ہو گئی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق یا دوسرے میں معذرت کرتا ہوں میری غلطی تھی۔ اور اس مقرر نے آفتاب خان نے مجھے درست کیا ہے۔ اور بعد میں پھر بھری مجلس میں وہ معافی مانگنے کے لئے پھر آیا۔ تو یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپ کی فراست تھی۔ جو بات سمجھتے تھے اسے پیش کرنے کا سلیقہ جانتے تھے، بہترین انگریزی بولتے تھے اس پر عبور تھا مگر ساتھ انکسار تھا۔ اور واپس آکر خوشی سے جس طرح انسان ایک چیز میں ابلتے ہوئے بلبلے پیدا ہوتے ہیں اس طرح آپ ہنستے جاتے تھے اور خوش تھے، کہتے خدا نے دیکھو کیسا عمدہ موقع دیا۔ اگر میں نہ جاتا اور جس رنگ میں آپ نے اسرائیل کی بات چھیڑنے کا کہا تھا نہ چھیڑتا تو اس گستاخ کو کسی نے درست نہیں کرنا تھا اور وہ ایک ایسی بدتمیزی کی بات کر گیا تھا کہ اس کے نتیجے میں سب پر یہ تاثر پڑتا تھا کہ نعوذ باللہ من ذالک، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہود کے معاملے میں ظالم تھے۔ لیکن جس رنگ میں میں نے بات کی اور کھڑے ہو کر احتجاج کا حق استعمال کیا اور کھول کر ان کو بتایا کہ بالکل جھوٹ ہے۔ کہتے صرف ایک بات میں حیران ہوں کہ ہمیں تو تجربہ تھا مولویوں کا لیکن میں سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ اسرائیلی یہودی، اسرائیل کا نمائندہ اتنی جلدی اپنا موقف بدل لے گا۔ یہ بھی یہ کہتے ہیں میرے لئے نیا تجربہ تھا۔ میرے دلائل کو سنا اور سر تسلیم خم کیا، اٹھ کر سب کے سامنے معذرت کی، اپنی غلطی پر معافی مانگی کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف گستاخی کرکے دلآزاری کا کام کیا ہے اور ناجائز کام کیا ہے۔ یہ بات درست نہیں ہے جو میں نے کہی تھی۔ پس اللہ تعالیٰ پھر ایسے لوگوں کی، مخلصین کی مدد بھی فرماتا ہے اور جس جذبے سے آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دفاع کیا تھا مجھے یقین ہے آسمان سے وہ طاقت اتری ہے جس نے اس کے دل پر رعب ڈالا ہے۔ اور ساری مجلس اس بات پر متفق تھی کہ یہی وہ تقریر ہے جو سب سے اعلیٰ، سب سے عمدہ تھی تو کامیابی کی اس لوٹ پر، اس آخری مہر پر آپ کا وصال ہوا ہے۔

جملہ فرائض کو جب بھی، جو بھی سپرد کئے گئے بڑی کامیابی سے سرانجام دیا اور ان فرائض کی سرانجام دہی کے بعد ہمیشہ جب لوٹتے تھے تو بلاشبہ یہ کہا کرتے تھے کہ اس میں میری قابلیت کا کوئی دخل نہیں۔ میں نے نشان پورے ہوتے دیکھے ہیں اللہ کی مدد اترتی دیکھی ہے اور چونکہ دین کا کام تھا اس لئے خدا تعالیٰ نے اس کو قبول فرما لیا۔ یہی ان کا طریق بیان تھا جو امریکہ سے واپس آکر تھا۔ اور جیسا کہ واقعات ثابت کرتے ہیں، واقعۃً خدا کی طرف سے نصرت اترے بغیر اتنی بڑی تبدیلی نہیں ہو سکتی کہ اسرائیل کا نمائندہ یہودی، مسلمانوں کے مقابل پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق بات کہہ کر معافیاں مانگے، ساری مجلس میں معافی مانگے اور پھر یہ ظاہر کرنے کے لئے کہ میں واقعۃً مطمئن ہو گیا ہوں کہ یہ ٹھیک کہہ رہے ہیں مجلس کے اختتام کے وقت فوراً اٹھا ہے اور تیزی کے ساتھ آفتاب خاں صاحب کی طرف لپکا، مصافحہ کیا اور کہا میں پھر معافی مانگتا ہوں، مجھے معاف کر دیں۔ تو یہ رعب جو نصرت کا ہے یہ خدا تعالیٰ اپنے پاک بندوں کو ہی عطا کیا کرتا ہے، ان کے اخلاص کی قدر کے ساتھ عطا کرتا ہے۔

پس بہت نیک انجام کو پہنچے ہیں اللہ انہیں غریق رحمت فرمائے اور کام تو اس نے بنانے ہی بنانے ہیں مگر خدا کرے ان کی اولاد میں پھر ایسے اور بہت سے اٹھیں اور ہمیشہ اٹھتے رہیں جو ان کی یادوں کو اپنے نیک اعمال سے زندہ کیا کریں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو ان کی سب نیکیوں کو اپنانے اور زندہ رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ حقیقتاً "انا للہ۔ ہمارا بھائی اس دنیا سے چل دیا" اور اس دنیا میں چلا گیا جو دائمی ہے جہاں خدا تعالیٰ کی جبروت اور جلال اور مالکیت جلوہ گر ہوگی۔ اللہ اس وقت آپ کو اپنی رحمت کے سائے تلے رکھے۔

نماز جنازہ کے تعلق میں کچھ اور بھی نام ہیں جو میں آپ کے سامنے رکھ دینا چاہتا ہوں ان کو بھی نماز جنازہ میں یاد رکھیں۔ مبارک محمود صاحب پانی پتی لاہور جماعت کے مخلص، فعال کارکن جن کے ساتھ بچپن ہی سے مجھے خدام الاحمدیہ کے سلسلے میں کام کرنے کا موقع ملا اور ہمیشہ بہت ہی اخلاص کے ساتھ یہ مفوضہ فرائض سرانجام دیا کرتے تھے۔ ایک لاہور کے دوستوں کا ایک گروہ تھا جس میں یہ بھی تھے صدیق شاکر صاحب بھی تھے اور نیلاگنبد فیملی کے یحیٰ صاحب وغیرہ، قیوم صاحب یہ سب ہمارا ایک گروہ تھا جو خدمات دین کے معاملات میں ہم مل کر مشورے کرنے کے بعد لاہور کے دائرے میں کام کرتے تھے۔ میں تو لاہوری نہیں تھا مگر ربوہ سے آکر جس گروہ میں مل کر مجھے کام کا مزہ آتا تھا وہ بہت ہی سعادت کے ساتھ یہ خدمت کیا کرتے تھے ان میں مبارک محمود پانی پتی کا نام بھی انشاء اللہ ہمیشہ رہے گا کیونکہ بڑا سلیقہ تھا خدمت کا۔

اور پھر چوہدری محمد لطیف صاحب ہیں سیکرٹری وقف جدید آف گھٹیالیاں ان کو میں نے اس لئے چنا ہے کہ ان کے متعلق رپورٹیں مرکز سے یہ ہیں کہ بے انتہا مخلص داعی الی اللہ تھے اور جب بھی ان کے سپرد کوئی کام ہوا ہے انہوں نے بہت آگے بڑھ کر کام کیا اور یہ وفات ان کی، یہ ایک شہادت کا رنگ اس لئے رکھتی ہے کہ آپ کسی دوسری جگہ گھٹیالیاں دینی کام میں یا ڈش پر خطبہ سننے جا رہے تھے یا اس قسم کا کوئی سلسلہ یا دعوت الی اللہ کا کام تھا یا ایسے لوگ جن کے پاس ڈش نہ ہوں وہ ساتھ کے گاؤں میں جایا کرتے ہیں تو مقصد دین کا ہی تھا جس سفر میں بس کے حادثے میں آپ شہید ہوگئے۔ تو ان کے متعلق مرکز سے خاص طور پر یہ خط ملا تھا کہ ان کی ساری زندگی خاموش لیکن بہترین خدمت میں صرف ہوئی ہے اس لئے اگر ممکن ہو تو ان کو بھی نماز جنازہ میں شامل کر لیناچاہئے۔ یہ جو آخری ہے نا "اگر ممکن ہو" یہ میں نے اپنی طرف سے بتایا ہے یعنی زبان یہ بول رہی تھی لیکن چونکہ میں نے منع کیا ہوا ہے کہ نام نہ لیں اس لئے کہا نہیں مجھے۔ سارا خط یہ بتا رہا تھا کہ سمجھ جائیں ہماری بات اور اس بھائی کو بھی شامل کرلو تو چنانچہ میں نے اسی وقت لبیک کہا۔

عالم بی بی صاحبہ اہلیہ چوہدری فضل دین صاحب آف گھسیٹ پورہ یہ فضل الٰہی صاحب عارف مربی سلسلہ کی والدہ ہیں۔ سادہ مزاج، نیک طبع اور دعاگو جو مثالی بزرگ عورتیں ہمارے معاشرے میں ہوا کرتی تھیں، ابھی بھی ہیں، ان میں سے ایک تھیں۔ ان کو بھی شامل کر لیا گیا ہے۔ اور ایک آخری تازہ اطلاع جو ملی ہے وہ سیدہ منیرہ ظہور جو بہت ہی اعلیٰ پائے کی شاعرہ بھی تھیں، الفضل سے آپ کو ان کے ساتھ تعارف ہوا ہوگا، اکثر ان کے شعر الفضل میں چھپا کرتے تھے، مجھے پہلے لکھ کے بھیجا کرتی تھیں۔ بعض دفعہ کوئی تھوڑی سی ترمیم میں تجویز کر دیتا تھا تو خوشی سے قبول کرتی تھیں۔ ان کا اخلاص کا تعلق بھی بہت گہرا تھا ان کو بھی میں نے اس فہرست میں شامل کر لیا ہے۔ اس لئے چار غائبانہ جنازے اس ایک حاضر جنازے کے ساتھ ہوں گے۔

خطبہ ثانیہ کے بعد حضور انور نے فرمایا:

ایک بات جو میں نے کہنی تھی وہ ایسے لوگوں کے لئے دعا کی تحریک ہے جو نادانستہ طور پر یا دانستہ طور پر آفتاب خان صاحب کا دل دکھاتے رہے اور ان کا مزاج ایسا تھا کہ خاموشی سے مجھے بتائے بغیر کہ کس نے کیا گستاخی کی ہے بڑے تحمل کے ساتھ بات سن کے وہ گنوا دیتے تھے۔ مجھے جب اطلاع ملتی تھی مجھے بہت تکلیف پہنچتی تھی کیونکہ میں جانتا تھا کہ جو الزامات لگا کر آپ کے خلاف گستاخی کی ہے کہ تم نے انصاف کا سلوک نہیں کیا، تم نے فلاں نہیں کیا ان سب میں یہ بالکل بے قصور ہوتے تھے۔ مگر چونکہ طبیعت میں تحمل اور حوصلہ بڑا تھا اس لئے جرات کے ساتھ کئی لوگ آکے جسے بے باکی کہنا چاہئے نہایت بدتمیزی کے کلمے بھی لکھ دیتے تھے کہہ بھی دیتے تھے وہ چپ کر کے دبا کے بیٹھ جاتے تھے۔ جب مجھے یہ علم ہوا میں ان کی طرف سے بے چین ہو کر، بے قرار ہو کر ان کو سمجھانے کی بعض دفعہ کوشش کرتا رہا۔ بعض سمجھے، بعض نہیں سمجھے۔ مگر اللہ بہتر جانتا ہے اور کتنے واقعات ہوئے ہوں گے جس کی انہوں نے مجھے کانوں کان خبر نہیں ہونے دی۔ تو ان کے لئے بھی دعا کریں جو گستاخیوں کے مرتکب ہوگئے۔ اب وہ معافی بھی نہیں مانگ سکتے کیونکہ ہم میں یہ نہیں رہے۔ تو "حینا" میں ان کو بھی شامل کر لیں اللہ ان کو بھی ہدایت دے، جو ان سے زیادتیاں ہوئیں اللہ معاف فرمائے۔ اور ان کی زیادتیاں آفتاب خان صاحب کی نیکیوں کے پلڑے میں ڈال دے۔ خدا کرے کہ ایسا ہی ہو۔

Architects & Engineers Software / Computer Engineers

The members of the European Chapter of International Association Of Ahmadi Architects And Engineers (IAAAE) are involved in various projects for Jamaat and will like to invite all architects, engineers, computer /software engineers to send their full details at the address given below.

(Mahboob Ur Rehman)
General Secretary (European Chapter IAAAE)
London Mosque, 16 Gressenhall Road , SW18 5Ql

بقیہ:

"تحفظ ختم نبوت" کے نام پر

مگر مولویوں کا ایک دوسرے کے ساتھ اتحاد کا یہ خواب پورا نہ ہو سکا اور نہ ہی ہو سکے گا۔

افسوس اس بات کا ہے کہ ختم نبوت کے نام پر کانفرنسیں کرنے والے یہ علماء رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صفت خاتم النبیین کو اپنی تقریروں میں اجاگر کرنے کی بجائے اور آپؐ کے اخلاق عالیہ اور پاکیزہ سیرت کا ذکر کرنے کی بجائے وہ اس مقدس پلیٹ فارم کو ایک دوسرے پر کیچڑ اچھالنے اور مغلظات برسانے کے لئے استعمال کرتے ہیں جس کی وجہ سے اتحاد کا پیدا ہونا ناممکن ہے۔ ذیل میں ان مولویوں کے چند ایسے بیانات دیئے جاتے ہیں۔

(۱) جماعت اہل سنت برطانیہ کے مرکزی صدر علامہ سید زاہد حسین رضوی نے پاکستان سے آئے ہوئے علماء و مشائخ کا شکریہ ادا کرتے ہوئے اس عزم کا اعادہ کیا کہ "گستاخان رسول اور ان کے آلہ کاروں کے ساتھ جماعت اشتراک عمل نہیں کر سکتی۔ یہ مسلک اعلیٰ حضرات کے پاسبانوں کی جماعت ہے۔"

(جنگ لندن ۵ اگست ۹۶ء)

(۲) انٹرنیشنل ختم نبوت مومنٹ کے ڈپٹی سیکرٹری اور مرکزی جمیعۃ علمائے برطانیہ کے قائمقام امیر مولانا صاحبزادہ امداد الحسن نعمانی نے کہا: "بعض لوگ اپنی ذاتی شہرت اور دوکانداری چمکانے کے لئے علماء دیوبند کو بدنام کرنے کے درپے ہیں۔ مسلمانوں کو ایسے لوگوں سے ہوشیار رہنا چاہئے۔ مولانا نعمانی نے مسلمانوں سے اپیل کی کہ وہ اپنے اندر مکمل اتحاد پیدا کریں اور کسی کو بھی اپنی صفوں میں گھس کر انتشار پیدا کرنے کی اجازت نہ دیں۔"

(جنگ لندن ۱۲ ستمبر ۹۶ء)

(۳) سپاہ صحابہ برطانیہ کے نائب سکرٹری نشر و اشاعت محمد عمر توحیدی نے کہا کہ "علمائے دیوبند و اکابرین کی عزت و عظمت کے لئے ہم ہر قسم کی قربانی سے دریغ نہیں کریں گے .... انہوں نے کہا کہ بعض لوگ علماء دیوبند پر تنقید کر کے سستی شہرت کو حاصل کرنے کی کوششوں میں مصروف ہیں لیکن ہم ان کا پوری طرح محاسبہ کریں گے۔"

(جنگ لندن ۱۷ ستمبر ۹۶ء)

(۴) علامہ سید محمد ہاشمی میاں نے اپنے خطاب میں کہا کہ جماعت اہل سنت برطانیہ نے عالمی تاجدار ختم نبوت کانفرنس کا انعقاد کر کے ایک طلسم توڑ دیا ہے مگر افسوس کہ جعلی نبوت کا دروازہ کھولنے والے ابھی تک اہل سنت کا لبادہ اوڑھنے کی ناکام کوشش کر رہے ہیں۔

(دی نیشن ویکلی ۲۰ ستمبر ۹۶ء)

جماعت اہل سنت کی تقسیم در تقسیم

اوپر آپ نے دیوبندی تنظیموں کے مختلف دھڑوں میں بٹ جانے اور ایک دوسرے سے شدید اختلاف کی مثالیں ملاحظہ فرمائیں۔ برطانیہ میں جماعت اہل سنت و الجماعت ایک بہت بڑی جماعت ہے مگر یہ جماعت بھی کئی حصوں میں بٹی ہوئی ہے۔ اہل سنت والجماعت کے مختلف لیڈروں کے بیانات اس سلسلہ میں ملاحظہ فرمائیں۔

★ مرکزی جماعت اہل سنت برطانیہ کے علماء کرام نے کہا "مرکزی جماعت اہل سنت برطانیہ تقریباً ۲۰ سال سے مسلک اہل سنت والجماعت کی نمائندگی کرتے ہوئے سواد اعظم اہل سنت کو متحد و منظم کرنے میں اہم کردار ادا کر رہی ہے اور بڑی بڑی عالمی کانفرنسوں اور کنونشنوں کے ذریعے علماء و مشائخ کی بھرپور تائید و حمایت سے اسلام کے پیغام کو عام کر رہی ہے۔ اب چند افراد اہل سنت میں اتحاد کے نام پر نفاق ڈالنے اور اہل سنت کو تقسیم در تقسیم کے فارمولے پر عمل پیرا ہونے کے درپے ہیں۔ انہیں ایسا کرنے سے قبل سوچنا چاہئے کہ ملت اسلامیہ کا اور بالخصوص علماء و مشائخ کا اتحاد ہی وقت کی اہم ضرورت ہے۔"

(جنگ لندن ۶ اکتوبر ۹۶ء)

★ ورلڈ اسلامک مشن جماعت اہل سنت برطانیہ میں کسی تفریق اور تقسیم کے خلاف ہے اور اس طرح کی ہر کوشش کو مسلک کے مفاد کے خلاف تصور کرتا ہے۔ مشن تمام علماء اہل سنت سے اپیل کرتا ہے کہ وہ اپنے اختلافات کو گفت و شنید اور باہمی افہام و تفہیم سے حل کریں۔ اہل سنت کی صفوں میں دراڑ پیدا کرنے سے احتراز کریں۔"

(جنگ لندن ۶ اکتوبر ۹۶ء)

★ جمیعت علمائے اہل سنت برطانیہ کے صدر صاحبزادہ مفتی محمد افضل نقشبندی نے ایک بیان میں کہا ہے کہ ہماری تمام تر کوششیں اہل سنت والجماعت کی منتشر قوت کو متحدہ پلیٹ فارم پر جمع کرنے میں صرف ہونی چاہئیں۔"

(جنگ لندن ۶ اکتوبر ۹۶ء)

★ "جماعت اہل سنت برطانیہ کی مجلس شوریٰ کے اجلاس میں بعض تنظیموں کے افراد کی طرف سے جماعت اہل سنت کا نام استعمال کرنے اور اکابرین جماعت کی کردار کشی کی مہم کی شدید مذمت کی گئی۔"

(جنگ لندن ۵ اکتوبر ۹۶ء)

یہ اختلافات اس قدر زیادہ اور گہرے تھے کہ اہل سنت والجماعت پاکستان کے مرکزی صدر مولانا سید مظہر سعید کاظمی کو برطانیہ آنا پڑا۔

چنانچہ اخبار جنگ ۲۵ ستمبر ۹۶ء کے مطابق "اہل سنت و جماعت پاکستان کے مرکزی صدر مولانا مظہر سعید کاظمی نے کہا کہ وہ برطانیہ میں اہل سنت و جماعت کے مخالف دھڑوں کے اختلافات کو ختم کروانے کے لئے خصوصی طور پر برطانیہ آئے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ برطانیہ میں آباد پاکستانیوں کو فرقہ واریت سے اجتناب کرنا چاہئے اور غیر ملک میں جگ ہنسائی کا باعث نہیں بننا چاہئے۔"

(جنگ لندن ۲۵ ستمبر ۹۶ء)

یہ اقتباسات مشتے از خروارے کے طور پر پیش کئے گئے ہیں۔ اور ابھی تو اخبارات میں ان کے باہمی اختلافات کی تفصیلات شائع نہیں ہوتیں۔ وہ لوگ جو قریب سے ان علماء اور ان کی کارگزاریوں پر نظر رکھتے ہیں وہ جانتے ہیں کہ ان کے اکثر اختلافات دنیا کی حرص اور روپے کے لالچ کی وجہ سے ہیں۔ انہیں امت مسلمہ کی بہبود سے کچھ غرض نہیں بلکہ اپنی نفسانیت و انانیت کی تسکین ان کا مقصود و منتہیٰ ہے۔ آج پاکستان میں اور برطانیہ میں بھی مسلمانوں کا بڑھتا ہوا تشتت و افتراق اور باہمی قتل و غارت اور فتنہ و فساد اس بات پر گواہ ہے کہ ان علماء سے مسلمانوں کو کوئی خیر حاصل نہیں ہو سکتی بلکہ حسب ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم فی الحقیقت یہ علماء ہی امت کی اس حالت زار کے ذمہ دار ہیں۔ اگر یہ لوگ حضرت خاتم الانبیاءؐ کی محبت کے دعوے میں سچے ہوتے تو ضرور تھا کہ فیضان ختم نبوت کے صدقے مسلمانوں کی حالت بہتر ہوتی، وہ نیکی اور صلاحیت میں بڑھتے اور ان میں اخلاقی و روحانی لحاظ سے پاک تبدیلیاں پیدا ہوتیں اور اتفاق و اتحاد کی برکتیں ان میں ظاہر ہوتیں لیکن صورت حال اس کے برعکس ہے۔ **ان فی ذالک لعبرۃ لاولی الابصار۔**

جناب کامل دہلوی کے مجموعہ کلام "کلام کامل" سے

بعض منتخب اشعار

وہ تیرگی ہے کہ منزل کے راستے گم ہیں
جو مل سکے تو رخ یار سے ضیا مانگو

_ ★ ★ ★ _

تہدید باغباں سے ہیں خاموش عندلیب
زاغ و زغن کی باغ میں ہے دھوم ان دنوں

_ ★ ★ ★ _

ملنے کو ہم سے یوں تو ملا وہ ہزار بار
لیکن ملا ہے ایسے کہ گویا ملا نہیں

_ ★ ★ ★ _

وہ راز جو برسوں سے نہاں ہے مرے دل میں
کہہ دوں سر بازار ابھی وقت نہیں ہے
وہ وعدہ شکن کب مری فریاد سنے گا
کہتا ہے جو ہر بار ابھی وقت نہیں ہے

_ ★ ★ ★ _

جانا ہے ہر جفا کو وفا میں نے اس لئے
کچھ واسطہ تو ان کے مرے درمیاں رہے

_ ★ ★ ★ _

دیکھنا یہ ہے کہ وہ دیکھ کے کیا کہتے ہیں
لاکھ دنیا مجھے کامل کہے سودائی ہے

_ ★ ★ ★ _

اب یہ حال دل رنجور ہے کامل اپنا
کہ دوا سے نہ یہ بدلے نہ دعا سے بدلے

_ ★ ★ ★ _

The Hahnemann College of Homoeopathy

Venues: London and Birmingham; Contact: The Secretary, 164 Ballards Road, Dagenham, Essex. RM10 9AB. Tel / Fax: 0181-984-9240

The Hahnemann College of Homoeopathy (est. 1980) teaches classical Hahnemann principles. The college offers two courses for the mature student leading to the professional Diploma qualification : D.Hom.Med. and gives eligibility for professional registration with the U.K. Homoeopathic Medical Association (UKHMA).

FOUR YEAR PART TIME DIPLOMA COURSE

This course is open to any candidate who have a strong desire to learn homoeopathy to relieve the suffering of mankind.

TWO YEAR PART TIME DIPLOMA COURSE

This course is open to the following medical practitioners.

Acupuncture, Pharmacy, Chiropractice, Osteopaths, Naturopathy, SRN's, Physiotherapy, Dental Surgeons, Veterinary Surgeons.

Courses include: practical clinical studies / Patient management / renowned international speakers. For prospectus please apply above.

ہومیو پیتھی کلاس نمبر (۹۸)

گزشتہ کلاسز میں پڑھائی جانے والی بعض ہومیو ادویہ کے خواص کا تذکرہ

مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ کے پروگرام "ملاقات" میں ۲۴ جولائی ۱۹۹۵ء کو سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بیان فرمودہ ارشادات کا خلاصہ

(یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے گزشتہ کلاس کی چیدہ چیدہ دوائیوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ آرنیکا ۱۰۰۰ اپریشن سے پہلے بھی اور بعد میں بھی دی جائے تو بہت مفید ہے۔ اپینڈکس کے اپریشن کے بعد صرف آرنیکا نہیں بلکہ اس کے ساتھ آئرس ٹینس اور برائیونیا ۲۰۰ ملا کر دیں تو بہت اچھا نسخہ ہے۔ اپریشن سے پہلے بھی اور بعد میں بھی بہت مفید ہے۔ مرکری ہڈی کے اپریشن وغیرہ کے سلسلے میں آرنیکا کی بجائے روٹا بہت مفید دوا ہے۔ روٹا Carlatiges پر بہت اچھا اثر کرتی ہے۔

بواسیر کے اپریشن کے لئے سٹیفی سیگریا مفید ہے۔ ایسکولس بھی مفید ہے اور اس کے ساتھ آرنیکا کو بھی استعمال کرنا چاہئے اور ختنوں کے لئے بھی سٹیفی سیگریا اور آرنیکا دونوں مفید ہیں۔

POST-OPERATIVE کے لئے آرنیکا اور آئرس ٹینس مفید ہیں۔ تھائیو سنینیم (Thiosinaminum) یہ دوا ہر قسم کے اپریشن کے بعد جو دردیں رہ جاتی ہیں ان میں بہت مفید ہے۔ اور یہ اندرونی دردوں اور بیرونی دردوں کے لئے بھی مفید ہے کوئی تفریق نہیں کرتی۔ صرف Cuts کے بعد جو زخموں کو جوڑا جاتا ہے اور دردیں باقی رہ جاتی ہیں ان میں مفید ہے۔ چوٹوں میں اس کا ذکر نہیں ملتا کہ یعنی ویسے حادثاتی Cut لگ گیا ہو مگر اپریشن کے Cuts میں بہت مفید ہے۔ اس کی ۲۰۰ پوٹینسی مفید رہتی ہے۔

دمہ کے حملہ میں جس مریض کو سیدھا لیٹنے سے آرام آئے اس میں سورائینم بہت فائدہ دیتی ہے۔ کہتے ہیں کہ اگر کسی مریض کو پنسلین کا ٹیکہ لگوایا جائے یا گولیاں دی جائیں اور اس کو اسہال لگ جائیں تو اس کے لئے نائٹرک ایسڈ اچھی دوا ہے بلکہ کسی بھی اینٹی بایوٹک دوا کے کھانے کے نتیجے میں اگر اسہال لگ جائیں تو نائٹرک ایسڈ دیں اگر اس سے افاقہ نہ ہو تو سلفر بہترین دوا ہے، اونچی طاقت میں دیں۔ نکسیر میں ملی فولیم، فاسفورس، نیٹرم میور سب مجرب دوائیں ہیں۔ لیکن کہتے ہیں کہ فیرم فاس کو بھی نہیں بھولنا چاہئے۔ بہت اثر کرنے والی ہے اگر ۳۰ یا ۲۰۰ کی طاقت میں دی جائے تو۔ اگر علامتیں ملتی ہوں تو 6X میں بھی مفید ہے۔

Ostio Atheritist of feet وہ آرتھرائٹسٹ جو محض ہڈیوں کے Inflamation کی وجہ سے ہوتا ہے۔ Ostio ہڈیوں کو کہتے ہیں اس کا اصل میں خون کی کیمسٹری سے اتنا تعلق نہیں ہوتا جتنا ہڈیوں کے Inflamation کی وجہ سے ہوتا ہے۔ اس میں اگر پاؤں کا ہو یعنی بعض دفعہ ایڑھی کے نیچے تھوڑی سی ہڈی اٹھ جاتی ہے، مستقل ایک مصیبت بن جاتی ہے اس کے لئے کولوفائیلم 6X میں دیں۔ خاص طور پر ایسی عورتوں کو پاؤں کی ہڈی کی تکلیف ہو جو بچوں سے فارغ ہو چکی ہوں اور ادھیڑ عمر میں داخل ہو چکی ہوں اس وقت اگر کولوفائیلم 6X میں کچھ عرصہ کھلائی جائے تو بہت مفید ہوتی ہے۔

اپریشن کے بعد جو ہوا معدہ میں بھر جاتی ہے بہت تکلیف دہ ہوتی ہے۔ اس کے لئے کاربوویج ۳۰ سے ۲۰۰ تک۔ Kent کے مطابق اس کی خوراک آدھے آدھے گھنٹے سے لے کر ۲ گھنٹے کے وقفہ تک چھ دفعہ دے دیں۔ اگر نیچے کی طرف دباؤ ہو اور ہوا کے اخراج سے Relief ملتا ہو تو اس صورت میں لائیکوپوڈیم خاص دوا ہے۔ اگر نہ ہوا نہ ڈکار سے فائدہ پہنچے تو فائیٹولاکا ۳۰ اس خصوصی علامت کے لئے مفید ہے۔

بعض مریضاؤں کو Periods سے پہلے جسم میں ورمیں ہو جاتی ہیں اور حیض کے بعد آرام آ جاتا ہے اس کی جو معین دوائی ہے وہ ایپو سائینم ہے۔

اگر بےوجہ ایکسرے زیادہ کروائے جائیں تو اس سے بھی نقصان ہوتا ہے لیکن خاص طور پر Intense Waves کے ایکسرے ہیں جو جلد کو جلا دیتے ہیں اور کافی صحتمند حصے کو بھی ماؤف کر دیتے ہیں۔ اس کا معین علاج جو اینٹی ڈوٹ ہے اور پہلا علاج فاسفورس ہے اسی لئے ہڈی کے کینسر میں بھی اور دماغ کے ٹیومر میں بھی فاسفورس چوٹی کی دوا ہے۔ عام طور پر فضا میں Radiations جو ہیں یا اس قسم کے Infections ہوں گے ان کے نتیجے میں یہ رجحان بڑھ رہا ہے تو فاسفورس کو نہیں بھولنا چاہئے۔

کینٹ کہتا ہے کہ فورک ایسڈ Radiation کے بداثرات کے لئے فاسفورس سے بھی بہتر ہے۔ کینٹ کہتا ہے کہ ریڈیو برومائیٹ (ریڈیو برومیٹ) ۳۰ یا ۲۰۰ میں بھی بہت مفید ہے اور کیڈمیم ۱۰۰ پوٹینسی اور فاسفورس بھی ۱۰۰ پوٹینسی میں مفید ہے۔

اگر جگر کے حصے میں Tenderness محسوس ہو یعنی درد نمایاں نہ ہو مگر کچاپن اور ہلکی Sensitivity ہاتھ لگانے سے بھی محسوس ہو تو اس کے لئے چیلیڈونیم بہترین دوا ہے۔ اس کی بعض اور علامتیں بھی ہوتی ہیں ایسے مریض کا فضلہ بعض بیمار بچوں کے فضلے کے رنگ کا کچا کچا زرد ہو جاتا ہے اور بجائے اس کے کہ گہرا صفراء ہو اس میں بالکل سفید ہو جائے ہلکا ایسا پیلا جو نظر کو برا لگتا ہے وہ چیلیڈونیم کی خاص علامت ہے۔ یہ پتے کی پتھریوں میں بھی مفید ہے۔ اور پتے کی پتھریوں میں اگر لائیکوپوڈیم کے ساتھ دی جائے تو زیادہ مفید ہے۔

اگر کوئی Constitutionally موٹا ہے تو اس کے لئے Bovista-200 بہترین دوا ہے Constitutionally سے مراد یہ ہے کہ بعض بچے پیدائشی موٹے اور پھولے ہوئے پیدا ہوتے ہیں اور روکتے رکتے نہیں اس لئے انکو بووسٹا دیں اور لمبے عرصے تک جاری رکھیں۔

بعض دفعہ بچے پیار کرنے والے ہوتے ہیں اور وہ اس کا Return بھی چاہتے ہیں۔ اس کے لئے پلسٹیلا، فاسفورس، کلکیریا فاس یہ ساری چیزیں بچے میں جو محبت کی خواہش ہے اس کی کمی کو پورا کر دیں گی۔ اور وہ بچہ جو ہر وقت گندہ ہی نظر آئے اس کے لئے سلفر اور سورائینم اور گریفائٹس، ہیپر سلف دیں۔

Home Sickness کے لئے Capsicum 200 ہے۔

نیک بیج نیک ثمرہ لائے گا اور بد بیج بدیاں پیدا کرے گا

حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے فرمایا:

"حضرت صاحب کے پاس ایک شخص نے عرض کیا کہ غیروں میں تو رشتے کرنے سے حضور نے منع فرما دیا۔ اگر ایک رجسٹر ہو جس میں جماعت کے لڑکے لڑکیوں کی فہرست ہو اور ان کے نکاح حضور کی معرفت ہوا کریں تو علاوہ برکت ہونے کے سہولت بھی بہت ہو جائے۔ آپ نے درخواست کو منظور فرمالیا۔ اتفاق ایسا ہوا کہ ایک احمدی کی بیوی مر گئی تو حضور نے اسی رجسٹر بنانے والے کو رشتہ دینے کے متعلق فرمایا تو وہ کہنے لگا یہ تو نہیں ہو سکتا۔ ہم مغل وہ پٹھان۔ آخر ایک غیر احمدی کو اس نے لڑکی دی۔ حضرت صاحب نے اس کے بعد رجسٹر چھوڑ دیا۔ ایسا ہی ایک شخص تھا اس نے کہا حضور یہ میری لڑکی آپ کے سپرد ہے۔ آپ نے فرمایا بہت اچھا فلاں شخص سے نکاح کر دو۔ ابھی تو کہہ رہا تھا آپ کے سپرد، ابھی کہنے لگا حضور وہ تو بوڑھا ہے۔ فرمایا اچھا فلاں سے نکاح کر دو۔ کہنے لگا اس میں تو فلاں عیب ہے۔ پھر تھوڑے دنوں بعد آکر کہا کہ فلاں شخص سے سمجھوتہ کیا ہے حضور نکاح کر دیں۔ فرمایا احمد نور پٹھان سے نکاح کر دو۔ اس نے قبول نہ کیا اور جہاں جی چاہتا تھا وہیں نکاح کر دیا۔ حضور نے اس نکاح کے چھوہارے بھی نہ لئے۔ پھر میں دیکھتا ہوں یہ سلسلہ خلفاء کے ساتھ بھی چلا جاتا ہے۔ حضرت خلیفہ اولؓ کے زمانہ میں بھی ایسے کئی واقعات ہوئے اور حضرت مولوی صاحب نے علی الاعلان ایسے لوگوں کا ذکر کیا........... معلوم نہیں ایسے لوگوں سے کہتا کون ہے کہ تم ضرور خلیفہ کی معرفت نکاح کرو۔ اگر وہ اپنی مرضی پر چلنا چاہتے ہیں تو پھر خود بخود جو جی چاہے کریں۔ یہ عذر بھی بیہودہ ہے کہ ہو سکتا ہے خلیفہ جہاں نکاح کرتا ہے اس کا نتیجہ اچھا نہ نکلے۔ ہم کہتے ہیں سینکڑوں ایسی مثالیں موجود ہیں کہ ماں باپ نے بڑی تحقیقات کے بعد نکاح کیا اور جھگڑا ہو گیا، یا انجام اچھا نہ ہوا۔ میاں بی بی میں ناموافقت ہو گئی یا اور کوئی بپتا پڑ گئی۔ پس یہ عذر تو غیر معقول ہے۔ اگر وہ صدق و سداد سے کام لیں تو انشاء اللہ ایسے نکاح بہت ہی بابرکت ہونگے مگر لوگ نہیں سوچتے اور نافرمانی کرتے ہیں۔

میں دیکھتا ہوں کہ اب تیسرا دور شروع ہے اور اس میں بھی ایسے آدمی پائے جاتے ہیں۔ پہلے کہتے ہیں کہ یہ ہماری بیٹی آپ ہی کی بیٹی ہے۔ اس کا نکاح جہاں حضور چاہیں کر دیں۔ مگر جب کہا گیا کہ فلاں جگہ پر کر دو تو کسی اور کا نام لے کر کہتے ہیں کہ فلاں جگہ ہم نے سوچی ہے۔ وہاں حضور کی اجازت سے کرتے ہیں۔ یہ صدق و سداد کی بات نہیں"۔ ....

"میرا یہ منشا نہیں کہ سب نکاح میرے ذمہ ہی ڈال دیں مگر جو از خود مجھے کہتا ہے اور معاملہ کو میرے سپرد کرتا ہے تو پھر اسے یہ مدنظر رہنا چاہئے کہ اب جو کچھ کہا جائے اسے مان لے۔ دیکھو تمہاری بیعت کی شرائط میں سے یہ نہیں کہ لڑکیوں کی شادی میری معرفت کرایا کرو۔ جماعت تو بڑھتی جاتی ہے اور انشاء اللہ ساری دنیا میں پھیلے گی۔ اب اگر خلفاء کا یہ بھی فرض ہو کہ تمام شادیاں انہی کی معرفت ہوں تو یہ بڑا بوجھ ہے۔ پس اگر بغیر میری اطلاع کے کوئی شادی کرے تو اس سے ایمان میں نقص نہیں آ جاتا۔ لیکن اگر ایک شخص کہے کہ یہ معاملہ آپ کے سپرد ہے اور پھر جب کہا جائے کہ یوں کر دو اور پھر اس سے پہلوتہی کرے تو یہ ناپسندیدہ امر ہے۔ ایسی شادی میں عفو کر کے اگر ہم شامل بھی ہو جائیں تو بابرکت کبھی نہیں ہوگی، ضرور فساد ہی ہوگا۔ یہ مت سمجھو کہ فوراً فساد ہو گیا۔ ممکن ہے میاں بیوی صلح سے گزاریں مگر اولاد گندی پیدا ہو۔ غرض نتیجہ کبھی نہ کبھی ضرور گندا نکلے گا۔ اگر ان کی زندگیوں میں نہیں تو نسلوں میں، پوتوں میں، پڑپوتوں میں، کہیں نہ کہیں یہ گند ضرور نکلے گا جس کی بنیاد بیج کے طور پر ابھی پڑ چکی ہے۔ اور جس نکاح کی بنیاد سداد پر ہوگی اس کا نتیجہ کبھی نہ کبھی اچھا ضرور نکلے گا۔ دیکھو بعض لوگ شریر اور بدکار ہیں مگر ان کی پشتوں سے نیک لوگ نکلتے ہیں جیسے ابوجہل اور اس کا بیٹا عکرمہ۔ باپ تو وہ کہ کوئی مسلمان پسند نہیں کرے گا کہ اپنا نام ابوجہل رکھے اور بیٹا وہ کہ بڑے بڑے اولیاء کو ایسا ہونے کی ہوس ہے۔ غرض نیک بیج نیک ثمرہ لائے گا اور بد بیج بدیاں پیدا کرے گا"۔

(خطبات محمود جلد سوم صـ ۵، ۷)

ضروری اعلان

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ انٹرنیشنل پر ہر جمعہ کے روز اردو میں اور ہر اتوار کے روز انگریزی میں سوالات کے جوابات بیان فرماتے ہیں۔ اگر آپ کے ذہن میں کوئی سوال ہو اور آپ اس کا جواب چاہتے ہوں تو سوال انگریزی یا اردو میں لکھ کر بذریعہ ڈاک یا بذریعہ فیکس مکرم پرائیویٹ سیکرٹری صاحب کے نام لندن بھجوا دیں۔ انشاء اللہ اولین فرصت میں وہ سوالات حضور انور کی خدمت میں پیش کر دئے جائیں گے۔

Attanayake & Co.
Solicitors
Consult us for your legal requirements such as: Immigration & Nationality, Conveyancing & Employment, Welfare Benefits, Personal Injury, Family & Ancillary Proceedings, Domestic Violence, Wills & Probate, Criminal Litigation.
Contact:
ANAS AHMAD KHAN
204 Merton Road London SW18 5SW
Phone: 0181-333-0921 &
0181-448-2156
Fax: 0181-871-9398

"تحفظ ختم نبوت" کے نام پر

برطانیہ کی مذہبی تنظیموں کی کارروائیوں پر ایک نظر

حق کا پیچھا کرنے والوں کا شیرازہ بکھر گیا

(رشید احمد چوھدری)

(قرآن مجید میں معاندین اسلام کی ایک علامت یہ بیان فرمائی گئی ہے کہ **باسھم بینھم شدید۔ تحسبھم جمیعاً و قلوبھم شتیٰ** (سورۃ الحشر) کہ ان کے آپس میں اتنے شدید اختلافات ہیں کہ گویا آپس میں ایک جنگ کی کیفیت ہے۔ تو یہ خیال کرتا ہے کہ وہ سب اکٹھے ہیں حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ ان کے دل پھٹے ہوئے ہیں۔ یہ ایک ایسا معیار صداقت ہے جو سچے اور جھوٹے کے درمیان فرق کو بہت نمایاں کرکے دکھانے والا ہے۔ جب خدا تعالیٰ کی طرف سے کوئی مامور، کوئی امام ظاہر ہوتا ہے تو اس کے ماننے والوں کو حقیقی وحدت نصیب ہوتی ہے۔ اور ناممکن ہے کہ اس کے معاندین اور مخالفین کو حقیقی وحدت اور سچا اور کامل اتحاد نصیب ہو۔ چنانچہ اتحاد اور اتفاق کی برکتیں ہمیشہ مامور من اللہ اور اس کی جماعت کے ذریعہ سے دنیا میں ظاہر ہوتی ہیں۔ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے صحابہ کی زندگیوں پر نظر ڈالنے سے یہ حقیقت روز روشن کی طرح ثابت ہو جاتی ہے۔ اگرچہ معاندین اسلام نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت میں اور آپؐ کو نیست و نابود کرنے کے لئے بظاہر آپس میں معاہدے بھی کئے اور اکٹھے ہوکر آپ پر حملہ آور بھی ہوئے لیکن قرآن کریم یہ فرماتا ہے کہ درحقیقت ان کے دل پھٹے ہوئے تھے۔ اس کے بالمقابل حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے صحابہ کے بارہ میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ گویا ایک **بنیان مرصوص** ہیں۔ خدا نے اپنے فضل اور رحم سے ان کے دلوں کو آپس میں باندھ دیا ہے۔

آج جماعت احمدیہ کو جو حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپؐ کے صحابہ کے نقش قدم پر گامزن ہے اللہ کے فضل و کرم سے یہی اتحاد و اتفاق اور اس کی برکتیں نصیب ہیں۔ خدا تعالیٰ نے ایک امام کے تابع ہم سب کو وحدت کی لڑی میں پرو دیا ہے جبکہ جماعت احمدیہ کے مخالفین بظاہر اکٹھے ہوکر جھوٹ اور تلبیس اور دجل و فریب اور ہر قسم کے مکارانہ منصوبوں کے ذریعہ اس جماعت پر حملہ آور ہوتے اور اسے نیست و نابود کرنے کی کوشش کرتے ہیں لیکن خدا تعالیٰ کی تقدیر ہر دفعہ ان کی جمعیتوں کو پارہ پارہ کر دیتی ہے اور معاندین احمدیت دن بدن پھٹتے اور بکھرتے چلے جا رہے ہیں اور یوں قرآنی صداقت روشن سے روشن تر ہوکر مومنوں کے ایمانوں کی تقویت اور جلا کا موجب ہوتی چلی جاتی ہے۔

ذیل کے مضمون میں مکرم چوہدری رشید احمد صاحب نے اس پہلو سے برطانیہ میں "تحفظ ختم نبوت" کے نام پر کام کرنے والی مختلف تنظیموں کا جائزہ لیا ہے جو ہدیہ قارئین ہے۔ (مدیر))

جب ۱۹۸۴ء میں پاکستان کے فوجی آمر جنرل ضیاء الحق کے ظالمانہ قوانین کی وجہ سے سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ہجرت کرکے انگلستان تشریف لائے تو مخالفین احمدیت نے خصوصی طور پر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے اعلان کرنا شروع کیا کہ "قادیانیوں کا تعاقب پوری دنیا میں کیا جائے گا" چنانچہ انہوں نے لندن آکر یہاں اپنا دفتر قائم کر لیا اور حسب معمول جماعت احمدیہ کے خلاف جھوٹ پر مبنی پراپیگنڈہ شروع کر دیا جن میں ہر سال ختم نبوت کانفرنس کا انعقاد بھی تھا۔ یہ کانفرنسیں لندن کے مشہور ویمبلے ہال میں منعقد کی جاتی تھیں۔ چنانچہ جب امام جماعت احمدیہ حضرت مرزا طاہر احمد ایدہ اللہ نے تمام معاندین، مکفرین اور مکذبین کو ۱۰ جون ۱۹۸۸ء کو مباہلہ کا چیلنج دیا تو اس سال اور اگلے سال یعنی ۱۹۸۹ء میں بھی یہ کانفرنس ویمبلے ہال میں ہوئی اس وقت بعض دیگر تنظیمیں بھی ان کے ساتھ شامل ہوکر انٹرنیشنل ختم نبوت کانفرنس منعقد کرتی تھیں۔ مگر ۱۹۹۰ء میں بریڈفورڈ کے مقام پر اور پھر اس کے بعد برمنگھم شہر میں واقعہ مساجد میں یہ کانفرنسیں منعقد ہوتی رہیں اس طرح نہ صرف ان کا دائرہ اثر مسجدوں تک محدود ہو گیا بلکہ یہ کانفرنس صرف دیوبندی علماء کے لئے مخصوص ہوکر رہ گئی۔ اور چونکہ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ انگلستان میں قائم مذہبی تنظیموں میں مزید گروہ بندی ہوتی گئی اس قسم کی مذہبی کانفرنسیں عالمی کی بجائے مختلف تنظیموں کی طرف سے مختلف اوقات میں ہونے لگیں۔ اس طرح عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے نام پر جو آجکل ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوتی ہے وہ دیوبندی علماء کے ایک چھوٹے سے گروپ کی طرف سے منعقد ہوتی ہے جسے سارے مسلمانوں کا نمائندہ تو کیا تمام دیوبندی علماء کی نمائندہ مجلس بھی نہیں کہا جا سکتا۔

اس گروہی تقسیم اور انتشار کے باوجود ہر تنظیم یہ دعویٰ کرتی ہے کہ وہی مسلمانوں کی نمائندہ تنظیم ہے، انہی کی کانفرنس مسلمانوں کا متحدہ پلیٹ فارم ہے اور یہ کہ انہی کی کانفرنس ملی اتحاد کا پیش خیمہ ثابت ہوگی۔ وغیرہ۔ ان میں سے ہر ایک تنظیم برطانیہ کے مسلمانوں سے اپیل کرتی ہے کہ وہ اس کے جھنڈے تلے جمع ہوں تاکہ مسلمانوں میں اتحاد کی فضا قائم ہو۔ مگر یہ ایک حقیقت ہے کہ دن بدن برطانیہ کے مسلمانوں میں انتشار بڑھ رہا ہے، اختلافات کی خلیج زیادہ وسیع ہوتی جا رہی ہے۔ ایک دوسرے کو برملا مطعون کیا جا رہا ہے۔ آپس میں معاہدات ہو رہے ہیں اور توڑے جا رہے ہیں اور مسلمانوں کی بدقسمتی کہ پاکستان کی طرح یہاں بھی نفرت کی دیواریں ہر جگہ کھڑی کرکے مسلمانوں کو آپس میں لڑانے کے منصوبے بنائے جا رہے ہیں۔ اتحاد کے نام پر ہی کئی ایک نئی نئی تنظیموں کا اعلان کیا جا رہا ہے۔

اور کانفرنسوں کا آجکل یہ حال ہے کہ اہل سنت والجماعت کا ایک دھڑا "تاجدار ختم نبوت" کے نام سے ایک کانفرنس منعقد کرتا ہے تو اس کے دو ہفتہ بعد دیوبندی علماء کی ایک تنظیم اسی شہر میں "ختم نبوت" کے نام سے کانفرنس کا انعقاد کرتی ہے اور اس کے بعد دیوبندی علماء کی دوسری تنظیم اسی شہر یعنی برمنگھم میں اپنی علیحدہ "عالمی ختم نبوت کانفرنس" کے انعقاد کا اعلان کرتی ہے۔

ان کے علاوہ مرکزی جمعیۃ اہل حدیث برطانیہ "عالمی خاتم النبیین کانفرنس" کے نام سے اور مجلس علماء شیعہ یورپ الہدیٰ سنٹر گلاسگو میں اپنی اپنی ختم نبوت کانفرنسیں منعقد کرتے ہیں۔

اس سے پہلے کہ ان کی کارروائیوں کا مزید جائزہ لیا جائے بہتر ہوگا کہ ایک نظر ان مذہبی تنظیموں پر ڈالی جائے جو آجکل برطانیہ میں کسی نہ کسی رنگ میں موجود ہیں اور جن کی کارکردگی عوام کے سامنے آتی رہتی ہے خواہ وہ سالانہ کانفرنس کی صورت میں ہی کیوں نہ ہو۔

★ ★ ★

برطانیہ میں مذہبی تنظیمیں

(۱) جماعت اہل سنت برطانیہ: یہ جماعت گزشتہ کئی سالوں سے مختلف دھڑوں میں تقسیم ہے۔ بریلوی مسلک سے تعلق رکھتی ہے۔

(۲) ورلڈ اسلامک مشن: بریلوی مسلک سے تعلق رکھتا ہے۔

(۳) جمیعۃ علمائے برطانیہ: تین دھڑوں میں منقسم ہے۔ جمیعۃ علمائے برطانیہ، مرکزی جمیعۃ علمائے برطانیہ اور جمیعۃ علمائے برطانیہ (ع)۔ تینوں دیوبندی مسلک سے تعلق رکھتے ہیں۔

(۴) جمیعۃ علمائے اسلام برطانیہ: دیوبندی مسلک سے تعلق رکھتی ہے۔

(۵) عالمی انٹرنیشنل مجلس تحفظ ختم نبوت: دیوبندی مسلک سے تعلق رکھتی ہے۔ انگلستان میں قائم ہونے والی سب سے پہلی ختم نبوت مجلس ہے۔ ہر سال ختم نبوت کانفرنس کراتی ہے۔ اس کے کرتا دھرتا مولوی عبدالرحمن باوا وغیرہ ہیں۔

(۶) انٹرنیشنل ختم نبوت موومنٹ: دیوبندی مسلک سے تعلق رکھتی ہے۔ عالمی انٹرنیشنل مجلس تحفظ ختم نبوت سے ٹوٹ کر علیحدہ شاخ ۱۴ اگست ۹۵ء کو معرض وجود میں آئی۔ اس کے کرتا دھرتا مولوی عبدالحفیظ مکی اور مولوی منظور چنیوٹی ہیں۔

(۷) تبلیغی جماعت: یہ بھی دیوبندی مسلک کی جماعت ہے۔

(۸) جماعت دعوت اسلامی: یہ بریلوی مسلک کی جماعت ہے۔

(۹) جمیعت اہل حدیث۔

(۱۰) مجلس علمائے شیعہ یورپ۔

(۱۱) تحریک منہاج القرآن: پروفیسر طاہر القادری کی اس جماعت کی تنظیم لندن میں تھوڑے عرصہ سے بھرپور طریقہ سے شروع کی گئی ہے۔

(۱۲) مسلم انسٹیٹیوٹ اور مسلم پارلیمینٹ: انگلستان میں ڈاکٹر کلیم صدیقی نے شروع کی اس کی وفات کے بعد اس کے رفقاء کار اس کو چلائے ہوئے ہیں۔ ایران کے زیر اثر ہے۔

(۱۳) حزب التحریر: خلافت کے نظام کو دوبارہ رائج کرنے کا دعویٰ کرنے والی جماعت ہے۔ یونیورسٹی اور کالج کے طلبہ میں اس کا اثر ہے۔ یہودیوں اور دیگر مذاہب کے بارے میں اپنے نظریات کی وجہ سے کافی نامقبول ہے۔

(۱۴) مرکزی علماء کونسل برطانیہ: بریلوی مسلک کے علماء کی یہ کونسل بھی ابھی حال ہی میں معرض وجود میں آئی ہے۔

(۱۵) ورلڈ اسلامک فورم: دیوبندی مسلک سے تعلق رکھتی ہے۔

(۱۶) سپاہ صحابہ برطانیہ: گزشتہ ایک دو سال سے اس کو بھی برطانیہ میں قائم کیا گیا ہے۔

★ ★ ★

آئیے اب ان تنظیموں کے ذمہ دار افراد کی طرف سے کانفرنسوں کے بارے میں دیئے گئے بیانات کی روشنی میں دیکھیں کہ کونسی تنظیم مسلمانوں کی نمائندہ تنظیم ہے۔

مسلمانوں کی نمائندہ تنظیم کونسی ہے؟

(۱) مولانا عبدالرحمن نے فرمایا کہ "عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت مسلمانوں کی نمائندہ تنظیم ہے جو ایک طویل عرصے سے اس محاذ پر سرگرم عمل ہے۔"

(جنگ لندن ۶ اگست ۹۶ء)

(۲) عالمی مجلس تحفظ حقوق اہل سنت و جماعت کے سکرٹری جنرل اور ورلڈ اسلامک موومنٹ کے کنوینر علامہ سید عبدالمجید ندیم بھی یہی فرماتے ہیں کہ "عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت امت مسلمہ کی نمائندہ تحریک ہے۔"

(جنگ لندن ۲ اگست ۹۵ء)

(۳) جمیعۃ علمائے برطانیہ کے جنرل سیکرٹری مفتی محمد اسلم نے کہا "عالمی ختم نبوت کانفرنس پوری امت مسلمہ کے تمام مکاتب فکر اور عالم اسلام کی اجتماعی فکر کی ترجمان ہوگی۔"

(جنگ لندن ۱۵ جولائی ۹۵ء)

(۴) مگر دیوبندی علماء کے دوسرے دھڑے سے جو انٹرنیشنل ختم نبوت موومنٹ کے نام سے حال ہی میں معرض وجود میں آیا ہے ایک مرکزی راہنما مولانا

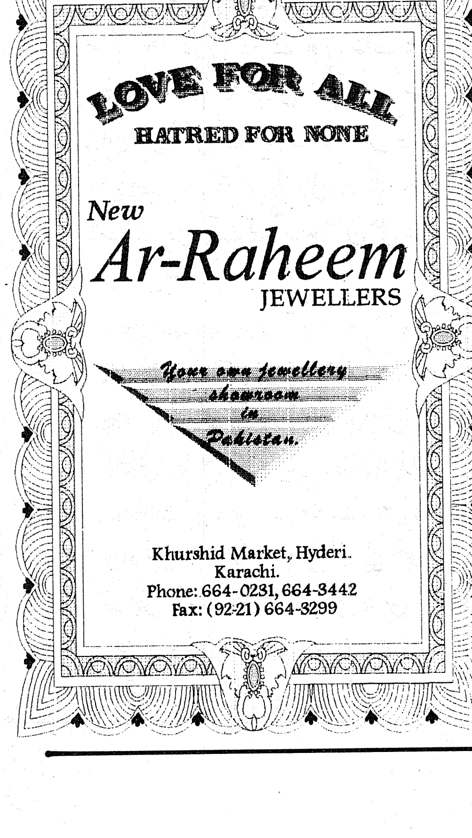

صاحبزادہ امدادالحسن نعمانی نے کہا ہے "انٹرنیشنل ختم نبوت مووومنٹ کے تحت برمنگھم میں ہونے والی کانفرنس چونکہ مسلمانوں کی نمائندہ کانفرنس ہے اس لئے اسے بھرپور طور پر کامیاب کریں۔"
(جنگ لندن ۲۸ جولائی ۹۶ء)

(۵) اور مرکزی جمعیت علمائے برطانیہ کے مرکزی سکرٹری جنرل مولانا محمد موسیٰ قاسمی نے بھی یہی اعلان کیا ہے کہ برمنگھم میں ہونے والی انٹرنیشنل ختم نبوت مووومنٹ کے تحت برمنگھم میں ہونے والی کانفرنس عالم اسلام کی آواز ہے۔"
(جنگ لندن ۲۸ جولائی ۹۶ء)

(۶) اس کے بالمقابل علامہ سید زاہد حسین رضوی کی نظر میں "مرکزی جماعت اہل سنت برطانیہ نہ صرف یوکے کے مسلمانوں کی ایک نمائندہ اور مؤثر قوت ہے بلکہ احیائے دین کی ایک عالمگیر تحریک ہے۔" (جنگ لندن ۳ جولائی ۹۶ء)

(۷) اور مرکزی جماعت اہل سنت کے جنرل سکرٹری مولانا قاضی عبدالعزیز چشتی بھی یہی فرماتے ہیں کہ "مرکزی جماعت اہل سنت برطانیہ کی طرف سے منعقد ہونے والی تاجدار ختم نبوت کانفرنس ہی کو اپنا متحدہ پلیٹ فارم سمجھتے ہوئے اس کو کامیابی سے ہمکنار کریں اور امت مسلمہ کی مرکزیت و اجتماعیت کے لئے شامل ہوں۔" (جنگ لندن ۳ جولائی ۹۶ء)

ظاہر ہے ہر مولوی اپنی تنظیم کے متعلق عالم اسلام کی نمائندہ تنظیم ہونے کا دعویٰ کرتا ہے اور اپنی کانفرنس کو ہی ختم نبوت کے سلسلے میں اصلی کانفرنس سمجھتا ہے اس لئے وہ عام مسلمانوں سے اپیل کرتا ہے کہ وہ اس کانفرنس میں شامل ہو کر اسے کامیابی سے ہمکنار کرائیں۔

اتحاد کی ضرورت کا راگ

آجکل صورتحال یہ ہے کہ ہر مولوی خواہ وہ کسی مسلک کا ہی کیوں نہ ہو اتحاد کا راگ گاتا ہے اور بڑے طمطراق سے اخبار میں اتحاد کی ضرورت پر بیان بازی کرتا ہے مگر اس کا عمل ایسا ہوتا ہے کہ مسلمانوں کے رہے سہے اتحاد کا بھی خاتمہ ہو جائے چنانچہ اس بات میں ذرہ بھر بھی مبالغہ نہیں کہ مولوی صاحبان کو نیکی اور خیر کے کاموں میں اشتراک عمل اور اتحاد کی توفیق ہی نہیں۔ ہاں کہیں تخریب کاری اور امن و امان کو پارہ پارہ کرنا ہو تو ان کا آپس میں اتحاد ہو جاتا ہے۔ اس سلسلہ میں چند مذہبی رہنماؤں کے بیانات ملاحظہ ہوں۔

اتحاد وقت کی اہم ضرورت ہے

۔ انٹرنیشنل ختم نبوت مووومنٹ

(۱) انٹرنیشنل ختم نبوت مووومنٹ کے ڈپٹی سکرٹری صاحبزادہ امدادالحسن نعمانی نے کہا کہ "مذہبی قوموں کا اتحاد وقت کی اہم ضرورت ہے۔"
(جنگ لندن ۱۸ جولائی ۹۶ء)

(۲) سپاہ صحابہ سپریم کونسل کے چیئرمین رکن اسلامی نظریاتی کونسل پاکستان مولانا ضیاء القاسمی نے علمائے برطانیہ سے اپیل کی ہے کہ "فروعی اختلافات کو بالائے طاق رکھ کر ناموس نبیؐ سرور کونین کے لئے ایک پلیٹ فارم پر جمع ہوں۔"
(جنگ لندن ۳۰ جولائی ۹۶ء)

"تاجدار ختم نبوت کانفرنس"

ملت اسلامیہ کے اتحاد کا مظہر ہوگی

(۱) صاحبزادہ سید منور حسین جماعتی سجادہ نشین آستانہ عالیہ علی پور سیداں شریف کہتے ہیں "عالمی تاجدار ختم نبوت کانفرنس ملت اسلامیہ کے اتحاد کا مظہر اور تحفظ مقام مصطفیٰ کے لئے تاریخ ساز کردار ادا کرے گی۔"
(جنگ لندن ۲۲ جولائی ۹۶ء)

(۲) جماعت اہل سنت کے مرکزی راہنما صاحبزادہ دلدار علی شاہ کہتے ہیں: "جماعت اہل سنت برطانیہ کے زیر اہتمام برمنگھم میں ۱۴ جولائی کو ہونے والی تاجدار ختم نبوت کانفرنس عظمت اسلام، تحفظ ناموس و مقام رسالت، عقیدہ ختم نبوت اور اسلامی اتحاد کا پیش خیمہ ہوگی۔" (جنگ لندن ۱۱ جولائی ۹۶ء)

"عالمی ختم نبوت"

امت مسلمہ میں اتحاد پیدا کرے گی

(۱) مفتی محمد اسلم نے کہا: "عالمی ختم نبوت کانفرنس برطانیہ اور دنیا بھر کے مسلمانوں کے اتحاد و اتفاق کی آئینہ دار ہوگی اور امت مسلمہ میں مزید اتحاد اور قوت پیدا کرنے کا سبب ہوگی۔"
(جنگ لندن ۱۹ جون ۹۵ء)

پوری امت کو ختم نبوت کے مسئلہ پر متحد اور منظم کرنے کا دعویٰ

(۱) مولوی عبدالرحمن باوا عالمی ختم نبوت کانفرنس کا اعلان کرتے ہیں: "کانفرنس اپنے اغراض و مقاصد اور اہمیت کے اعتبار سے امت مسلمہ کی نمائندہ اور مشترکہ کانفرنس ہے جس کا مقصد پوری امت اور تمام مکاتب فکر میں ہم آہنگی اور اشتراک عمل پیدا کرنا ہے اور خاص طور پر ختم نبوت کے مسئلے پر جو اسلام کا ایک بنیادی اور کلیدی مسئلہ ہے اس پر پوری امت کو متحد و منظم کرنا ہے۔"
(جنگ لندن ۱۹ جون ۹۵ء)

دیوبندی عالم باوا صاحب نے عالمی ختم نبوت کانفرنس کو امت مسلمہ کی نمائندہ اور مشترکہ کانفرنس قرار دیا ہے حالانکہ وہ خود جانتے ہیں کہ دیوبندی گروپ انتشار کا شکار ہے اور امت مسلمہ تو ایک طرف رہی برطانیہ کے مسلمانوں کے پاس کوئی ایک متحدہ پلیٹ فارم موجود نہیں ہے۔ ہر سال نت نئی تنظیمیں ابھر رہی ہیں اور آپس میں اختلافات کی خلیج وسیع سے وسیع تر ہو رہی ہے۔

چنانچہ جمعیۃ علمائے برطانیہ کے سکرٹری جنرل محمد اسلم مفتی فرماتے ہیں: "برطانیہ میں اسلامی تنظیموں کا کوئی متحدہ پلیٹ فارم نہ ہونے کی وجہ سے مشترکہ جدوجہد نظر نہیں آتی۔" (جنگ لندن ۹ ستمبر ۹۶ء)

علماء و مشائخ میں باہمی اختلافات

"برطانیہ میں علماء و مشائخ میں باہمی اختلافات نے عجیب صورتحال اختیار کر رکھی ہے۔ ایک دوسرے کی پیٹھ کے پیچھے غیبت اور عیب جوئی عام معمول بن چکا ہے۔ دوسروں کی دلجوئی اور ہمدردی دلوں سے جاتی رہی ہے۔ اس روش کا نوجوان نسل پر بہت ہی برا اثر پڑ رہا ہے۔ وہ علماء مشائخ کی محافل سے بتدریج دور ہوتے جا رہے ہیں۔" (جنگ لندن ۸ مارچ ۹۶ء)

تحریک ختم نبوت دو حصوں میں بٹ گئی

اسلامی نظریاتی کونسل اور پاکستان ملی یکجہتی کونسل کے راہنما مولانا ضیاء القاسمی نے مانچسٹر میں پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا: "میں نے وہیمبلے لندن برطانیہ میں پہلی بڑی ختم نبوت کانفرنس منعقد کی۔" انہوں نے کہا کہ ختم نبوت کے سلسلہ میں پاکستان میں کام کرنے والے بعض حضرات کو اس سلسلہ میں اختلاف ہوا کہ انہیں بھی شامل کرنا چاہئے تھا۔ چنانچہ ان حضرات کو اور تحریک ختم نبوت کے سربراہ مولانا خان محمد صاحب کو اعتماد میں لیا گیا اور باہمی تحریری معاہدہ کیا گیا مگر باوجود اختلاف کرنے والے حضرات بار بار طے پانے والے معاہدوں پر قائم نہ رہ سکے چنانچہ وقت اور حالات کے پیش نظر باہمی الحاق سے گریز کرتے ہوئے ہم نے مولانا عبدالحفیظ مکی کی سربراہی میں انٹرنیشنل ختم نبوت مووومنٹ قائم کرکے جدید خطوط پر قادیانیت کے فتنہ کے خلاف کام شروع کر دیا ہے۔" (جنگ لندن ۲۵ جولائی ۹۶ء)

ختم نبوت کا مسئلہ کسی کی پراپرٹی اور جاگیر نہیں

مولانا امدادالحسن نعمانی مرکزی جمعیۃ علماء برطانیہ کے نائب امیر مرکزیہ نے کہا: "بعض لوگ مسئلہ ختم نبوت کو اپنی ذاتی پراپرٹی اور جاگیر سمجھتے ہیں کہ ان کے سوا دوسرا کوئی بھی اس مسئلہ پر عوام میں بات نہیں کر سکتا وہ اسے اپنے لئے لمیٹڈ کمپنی سمجھتے رہے جو سراسر غلط ہے۔ ختم نبوت کا عقیدہ ہر مسلمان کے ایمان کا جزو ہے۔"
(روزنامہ آواز لندن ۱۷ اپریل ۹۴ء)

اور "بعض لوگ ختم نبوت کے مسئلہ کو اپنی پراپرٹی اور جاگیر سمجھتے ہیں کہ دوسرا کوئی مسلمان اس کا نام اور اظہار خیال نہیں کر سکتا۔ جلسہ و جلوس منعقد نہیں کر سکتا۔ حالانکہ یہ پوری امت کا اجتماعی مسئلہ ہے جو شخص بھی آپ کا کلمہ پڑھ کر آپکی ختم نبوت پر ایمان رکھتا ہے اسے یہ پورا پورا حق ہے کہ وہ اس کا اظہار کرنے کے لئے اجتماعات منعقد کرے۔" (روزنامہ آواز لندن ۱۹ اپریل ۹۴ء)

ختم نبوت کا کام کرنے کیلئے کسی فرد یا جماعت کے سرٹیفیکیٹ کی ضرورت نہیں

مرکزی جمعیۃ علماء برطانیہ کے رہنما قاری طیب عباسی نے کہا "تحفظ ختم نبوت امت مسلمہ کا متفقہ مسئلہ ہے، ہر مذہبی تنظیم ختم نبوت کے لئے کام کرنا اپنا فرض سمجھتی ہے۔ بعض لوگ مسلمانوں میں غلط فہمیاں پھیلانے کی کوشش کر رہے ہیں کہ فلاں جماعت ختم نبوت کے لئے کام نہیں کر سکتی اور فلاں جماعت کر سکتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ مذہب اسلام کا کام کرنے کے لئے کسی فرد یا جماعت کا سرٹیفیکیٹ حاصل کرنا ضروری نہیں۔" (روزنامہ آواز لندن ۲۵ اپریل ۹۴ء)

ذاتی ختم نبوت بنانے کی دھمکی

یونائیٹڈ اسلامک یوتھ سنٹر کے صدر شیخ محمد اقبال اور سکرٹری حاجی رستم خاں نے ایک بیان میں دعویٰ کیا ہے کہ تحریک ختم نبوت کے ایک سرکردہ ممبر یعقوب عبدالرحمن باوا نے دھمکی دی ہے کہ اگر ان کے خلاف کوئی کارروائی کی گئی تو وہ اپنی "ذاتی تحریک ختم نبوت" کا اعلان کر دیں گے۔ شیخ محمد اقبال اور حاجی رستم خان نے ۱۴ اگست کو برمنگھم میں ختم نبوت کانفرنس کے موقع پر عالمی مجلس ختم نبوت کے نائب امیر مرکزیہ مولانا محمد یوسف لدھیانوی کی تقریر کے دوران ہوٹنگ اور کانفرنس میں دیگر بدانتظامیوں کی ذمہ داری حاجی یعقوب عبدالرحمن باوا پر ڈالی ہے۔ ...... انہوں نے مطالبہ کیا کہ حاجی یعقوب عبدالرحمن باوا کو کراچی یا افریقہ واپس بھیج دیں کیونکہ ان کی وجہ سے برطانیہ میں تحریک ختم نبوت کی تحریک کو فائدہ کی بجائے نقصان ہو رہا ہے۔ ...... انہوں نے کہا کہ جب باوا سے یہ بات کی گئی تو انہوں نے دھمکی دی کہ اگر مجھے فنڈز کے حساب یا واپس بھیجنے کے لئے زور ڈالا تو میں اپنی ذاتی ختم نبوت کا اعلان کر دوں گا۔"
(وطن ویک اینڈ لندن ۲۶ اگست ۹۴ء)

جمعیت علمائے برطانیہ اور جمعیۃ علمائے اسلام کا تین تین دھڑوں میں تقسیم ہونا

جمعیۃ اشاعت التوحید و السنت برطانیہ کے قائد حافظ صفدر حسین نے اپنے ایک بیان میں کہا ہے کہ جمعیت علمائے برطانیہ کے تین گروپ اور جمعیۃ علمائے اسلام کی تین پارٹیاں یہ سب لوگ عقیدے اور مسلک کے اعتبار سے ایک ہیں۔ حافظ صفدر حسین نے کہا کہ مرکزی جمعیت علمائے برطانیہ کا جمعیت علمائے اسلام پاکستان کا تین دھڑوں اور گروہ بندی پر افسوس کرنا فضول ہے کیونکہ مرکزی جمعیت بھی گروہ بندی کا شکار ہے۔ انہوں نے کہا کہ اگر برطانیہ میں جمعیت علمائے برطانیہ کے تین گروپ ایک پلیٹ فارم پر متحد ہو جائیں اور دیار غیر میں اسلام کی خدمت کریں تو زیادہ بہتر ہوگا۔"
(جنگ لندن ۱۹ اپریل ۹۵ء)

۔ مولانا مکی حجازی کی خواہش ۔

علمائے دیوبند اور بریلوی علماء میں فطری اتحاد ممکن ہے

مولانا مکی حجازی نے ختم نبوت کانفرنسوں سے خطاب کے بعد اپنے ایک بیان میں کہا: "علمائے دیوبند اور بریلوی علماء کو ایک دوسرے کے قریب آنا چاہئے ان کا فطری اتحاد ممکن ہے لیکن بعض فروعی امور درمیان میں حائل ہیں۔"

"میری خواہش ہے کہ برطانیہ میں تمام جماعتیں تمام مذہبی مسالک رکھنے والے متحد ہو کر مؤثر بین الاقوامی سطح کی ختم نبوت کانفرنس منعقد کریں۔"
(جنگ لندن ۷ اگست ۹۶ء)

۔ مولانا طاہر محمود اشرفی

وسیع تر ختم نبوت کانفرنس منعقد کرنے کی خواہش

"مولانا طاہر محمود اشرفی نے اہل سنت والجماعت برطانیہ کے تحت پہلی مرتبہ عالمی تاجدار ختم نبوت کانفرنس کا زبردست خیرمقدم کرتے ہوئے منتظمین علماء و مشائخ کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے پیشکش کی کہ آیئے ہم سب اپنے اپنے مسالک پر قائم رہتے ہوئے فتنہ قادیانیت کے خلاف بین الاقوامی سطح پر متحد ہو کر وسیع تر ختم نبوت کانفرنس منعقد کریں۔"
(جنگ لندن ۲۵ جولائی ۹۶ء)

باقی صفحہ نمبر ۱۰ پر ملاحظہ فرمائیں

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ: محمود احمد ملک)

محترم رانا فیض بخش نون صاحب نے ۵ ستمبر ۱۹۳۱ء کو بیعت کی سعادت پائی اور پھر تبلیغ میں ایسے منہمک ہوئے کہ کئی علاقوں میں احمدیت کا پودا لگایا اور سینکڑوں افراد آپکے ذریعہ احمدی مسلمان ہوئے۔ خدمت خلق کے میدان میں بھی بہت معروف تھے چنانچہ اپنوں کے علاوہ مخالفین نے بھی آپ سے بہت فیض اٹھایا۔ خدا کی راہ میں اپنی جیب سے فراخ دلی سے خرچ کیا۔ مستجاب الدعوات اور صاحب رؤیا و کشوف تھے۔ آپکا مختصر ذکر خیر محترم ریاض نون صاحب کے قلم سے "الفضل" ربوہ ۲۷ اگست میں شائع ہوا ہے۔

★ ★ ★

اسی شمارہ میں "تاریخ احمدیت" سے حضرت چودھری محمد ظفراللہ خان صاحب کے پہلے سفر انگلستان کا ذکر منقول ہے۔ سفر سے قبل جب آپؓ حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کی خدمت میں آخری ملاقات کے لئے حاضر ہوئے تو حضورؓ نے نصیحتاً فرمایا کہ لندن دنیا کی زیب و زینت اور جاذب نظر مناظر کے لحاظ سے مصر سے بھی بڑھ کر سنا جاتا ہے۔ آپ ہر صبح سورہ یوسف کی تلاوت کرلینا اس سے بہت فائدہ ہوگا۔ دوسرے کسی شہر میں سب شریر نہیں ہوتے، شرفاء بھی ہوتے ہیں اسلئے تعلقات کے لئے شرفاء کا انتخاب مفید رہے گا۔

★ ★ ★

حضرت مولانا ابوالعطاء صاحب مرحوم کا ذکر خیر کرتے ہوئے آپ کے انداز تربیت کے ضمن میں محترم محمد سعید صاحب روزنامہ "الفضل" ۲۹ اگست میں لکھتے ہیں کہ ایک مجلس شوریٰ کی سب کمیٹی میں کسی معاشرتی برائی کی روک تھام کے ذرائع زیر بحث تھے۔ بعض نوجوان اراکین نے جذبات کی رو میں بہہ کر گفتگو میں تیزی اختیار کی اور اپنے نقطہ نگاہ پر اصرار کرتے ہوئے یہ کہہ دیا کہ ربوہ میں بھی اس کے اثرات ظاہر ہونے لگے ہیں۔ اچانک مولوی صاحب گویا ہوئے کہ عزیزان! ہر خیال جو دل و دماغ میں آئے ضروری نہیں کہ زبان پر بھی لایا جائے خواہ وہ کتنا ہی درست کیوں نہ ہو۔ پھر ہمارا مرکز ربوہ بہت قابل احترام اور پیارا ہے۔ اس کو اس طرح زیر بحث لانا ایک مخلص احمدی کی شان سے بعید ہے۔ آپ نے یہ فقرات ایسے دلنشیں انداز اور سوز سے کہے کہ اصرار کرنے والے نوجوان شرمندہ ہوگئے اور سب کمیٹی جلد ہی فیصلہ پر پہنچ گئی۔

★★ اسی شمارہ میں محترم یوسف سہیل شوق صاحب ماہنامہ "الفرقان" ربوہ کی تاریخ بیان کرتے ہیں۔ اس رسالہ کا اجراء حضرت مولوی ابوالعطاء صاحب نے ستمبر ۵۱ء میں فرمایا تھا اور ۶ مئی ۷۷ء کو آپکی وفات کے ساتھ ہی یہ رسالہ بند ہوگیا۔ چنانچہ مئی ۷۷ء میں اس کا آخری پرچہ شائع ہوا۔ حضرت مصلح موعودؓ نے اسکے بارے میں فرمایا تھا "میرے نزدیک الفرقان جیسا علمی رسالہ ۳۰، ۴۰ ہزار بلکہ لاکھ تک چھپنا چاہئے۔"

حضرت مولوی صاحب قبل ازیں فلسطین سے رسالہ "البشریٰ" اور قادیان سے "فرقان" نکالتے رہے تھے لیکن "الفرقان" کی خصوصیت یہ تھی کہ آپ اسکے مالک بھی تھے اور مدیر بھی۔ رسالہ کی مجلس ادارت میں ایک نمایاں نام حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب کا بھی تھا۔ رسالہ کے اولین مینیجر حضرت بابو فقیر علی صاحبؓ تھے۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ نے ماہنامہ "الفرقان" کے متعلق یہاں تک فرمایا کہ "یہ رسالہ اس غرض و غایت کو پورا کر رہا ہے جو حضرت مسیح موعودؑ کی نظر میں ریویو آف ریلیجنز کے جاری کرنے میں تھی۔"

★★ روزنامہ "الفضل" ۱۰ اکتوبر کی زینت محترم محمد افضل ظفر صاحب کے مرتبہ مضمون میں حضرت مولوی ابوالعطاء صاحب کے اخلاق فاضلہ کو واقعات کے پس منظر میں بیان کیا گیا ہے۔ آپ عالم با عمل تھے حتیٰ کہ سفر کے دوران بھی نماز تہجد باقاعدگی سے ادا کیا کرتے تھے۔

ایک موقع پر خلافت کے موضوع پر گفتگو کرتے ہوئے آپ نے بیان کیا کہ "بے شک خلیفہ خدا بناتا ہے۔ ظاہراً لوگ انتخاب کرتے ہیں لیکن خدا ان کے دلوں میں ڈال دیتا ہے کہ فلاں کو منتخب کرنا ہے۔ مجھے خلافت ثالثہ کے انتخاب سے دو روز قبل ہی یہ بتا دیا گیا تھا کہ ووٹ کس کو دینا ہے اور کس نے امام جماعت منتخب ہونا ہے۔"

ایک بار جب آپکی پہلی زوجہ محترمہ موت و حیات کی کشمکش میں مبتلا تھیں تو آپکو دفتر کی طرف سے کسی مناظرہ میں شرکت کے لئے فوری سفر پر جانے کا ارشاد ہوا۔ آپ کبھی اپنی بیوی کو دیکھتے اور کبھی دفتری چٹھی کو۔ بالآخر آپ نے نمناک آنکھوں سے کہا کہ میں خدا کی راہ میں جا رہا ہوں، دعا کروں گا انشاء اللہ صحت ہوگی۔ چنانچہ آپ مناظرہ کے لئے چلے گئے۔

★ ★ ★

ہفت روزہ "بدر" ۱۲ ستمبر میں شائع شدہ ایک خبر کے مطابق ۹ ستمبر ۹۶ء سے قادیان کے فضل عمر پریس میں آفسیٹ پرنٹنگ پریس نے "اسلامی اصول کی فلاسفی" کے پنجابی ترجمہ کی طباعت کے ساتھ باقاعدہ کام کا آغاز کر دیا ہے۔

★ ★ ★

تقسیم ہند کے بعد ۳۱۳ درویشان نے قادیان کی حفاظت کے لئے خود کو پیش کیا۔ ان میں ایک نام محترم شمس الدین صاحب کا بھی تھا جو معذور تھے اور ۱۹۱۸ء سے قبل کوہاٹ سے ہجرت کرکے قادیان آئے تھے۔ ۵۰ء میں آپکی وفات ہوئی۔ آپکی ساری عمر ایک کوٹھڑی میں گزری۔ آپکا ذریعہ آمد سوائے دست غیب کے کچھ نہ تھا لیکن آپ نے نہ صرف زندگی بھر چندہ دیا بلکہ ۱۹۹۰ء تک کا چندہ وصیت ادا کردیا جس کی رسیدات دفتر وصیت میں آپکی فائل میں لگی ہوئی ہیں۔ محترم چودھری فیض احمد صاحب گجراتی درویش نے اپنی تصنیف "وہ پھول جو مرجھا گئے" میں آپکا ذکر خیر کیا ہے جو "تشحیذ الاذہان" ستمبر ۹۶ء کے اداریہ میں مالی قربانی کے ضمن میں نقل کیا گیا ہے۔

★ ★ ★

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش سے کئی سو سال پہلے قبیلہ جرہم کے سردار عمرو بن الحارث کو بعض مشکلات کی وجہ سے مکہ چھوڑنا پڑا تو اس نے اپنے قیمتی اموال زمزم کے کنویں میں ڈال کر اسے اوپر سے بند کردیا اور خود مکہ چھوڑ گیا۔ چنانچہ اہل مکہ زمزم کی برکت سے محروم ہو گئے۔ ایک روز حضرت عبدالمطلب کو اللہ تعالیٰ نے خواب میں اس چشمے کے بارے میں بتایا اور اسے کھودنے کا حکم دیا۔ چونکہ معین جگہ کا علم نہ تھا اس لئے آپ اپنے بیٹے حارث کے ساتھ لمبا عرصہ تلاش میں مصروف رہے۔ لوگوں نے آپکا مذاق بھی اڑایا لیکن آپ کو اس خواب پر پورا یقین تھا۔ آخر ایک روز چاہ زمزم مل گیا اور ساتھ ہی مدفون خزانہ بھی مل گیا۔ اس واقعہ نے قریش میں آپکی عزت بہت بڑھادی۔

آنحضورؐ کی حیات طیبہ کے بیان کے آغاز میں یہ واقعہ محترم فرید احمد صاحب نوید کے قلم سے "تشحیذ الاذہان" ستمبر ۹۶ء میں شامل اشاعت ہے۔

★ ★ ★

اسی شمارہ میں محترم مولانا نذیر احمد صاحب مبشر کا انٹرویو بھی شائع ہوا ہے۔ آپکو غانا میں ۲۵ سال خدمت کی توفیق ملی۔ تعلق باللہ اور قبولیت دعا کا نشان آپکی شخصیت کے نمایاں پہلو ہیں۔ آپکے والد حضرت غلام حسن صاحبؓ اور تایا حضرت غلام حسین صاحبؓ نے ۱۸۹۵ء میں حضرت اقدس مسیح موعودؑ کے دست مبارک پر بیعت کی سعادت حاصل کی۔ انکے بعد سارا خاندان احمدی ہوگیا۔

آپ اگست ۱۹۰۹ء میں سیالکوٹ میں پیدا ہوئے۔ آپ سے پہلے آپکی والدہ محترمہ کے نو بچے پیدا ہوئے اور سوائے ایک ہمشیرہ کے سب فوت ہو گئے۔ آپکی پیدائش سے قبل آپکے والد صاحب کو خواب میں آپکی شکل دکھائی گئی اور بتایا گیا کہ یہ زندہ رہے گا۔ آپکے بعد بھی تین بچے پیدا ہوئے مگر فوت ہو گئے۔

آپکے والد محترم بہت پارسا تھے اور انکا نمونہ ہی تھا کہ آپ بچپن ہی سے نماز کے عادی ہوگئے اور دینی کاموں میں حصہ لینے لگے۔ پانچویں پاس کرنے کے بعد آپکے والد صاحب نے آپکو احمدیہ سکول قادیان میں داخل کروادیا۔ مولوی فاضل کرنے کے بعد آپکی پہلی تقرری سیالکوٹ میں ہوئی اور قریباً ایک سال بعد یکم فروری ۱۹۳۶ء کو آپ پہلی بار غانا کے لئے روانہ ہوئے جہاں سے گیارہ سال بعد ۷ جنوری ۴۷ء کو واپس قادیان آئے۔ غانا میں آپکے قیام کے دوران اکرافل مڈل سکول اور کماسی احمدیہ سکول کا اجراء ہوا۔ دوسری بار جنوری ۴۹ء سے مارچ ۵۴ء تک اور تیسری مرتبہ ۲۷ جنوری ۵۵ء سے ۳۰ اکتوبر ۶۱ء تک آپ نے غانا میں خدمت دین کی توفیق پائی۔

حضرت مولوی صاحب نے انگریزی اور عربی میں تحقیقی مضامین کے علاوہ عربی زبان میں ایک تصنیف "القول الصریح فی ظهور المهدی والمسیح" بھی کی۔ آپ غانا میں جنرل مینجر آف سکولز کے عہدہ پر بھی فائز رہے۔ کئی مناظرے بھی کئے اور نصرت الٰہی کے بے شمار نشانات مشاہدہ کئے۔

افریقہ سے واپسی پر فروری ۶۲ء میں نائب وکیل التبشیر مقرر ہوئے۔ فروری ۶۹ء میں ناظم دارالقضاء بنائے گئے۔ ۸۲ء میں وکیل التعلیم اور نومبر ۸۵ء میں ریٹائرمنٹ کے بعد نائب صدر تحریک جدید مقرر ہوئے۔ مجلس افتاء اور مجلس کارپرداز کے رکن بھی رہے اور قائم مقام وکیل اعلیٰ کے طور پر بھی خدمات انجام دینے کی توفیق پائی۔

حضرت مولانا نذیر احمد مبشر صاحب آجکل صاحب فراش ہیں۔ آپکے لئے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ آپکی عمر و صحت میں برکت دے۔

★ ★ ★

TOWNHEAD PHARMACY
31 TOWNHEAD,
KIRKINTILLOCH,
GLASGOW G66 3JW

FOR ALL YOUR
PHARMAECUTICALS
NEEDS PHONE:

TEL: 0141-777 8568
FAX: 0141-776 7130

آفتاب احمد خانصاحب مرحوم

سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ نے خطبہ جمعہ فرمودہ ۴ اکتوبر ۹۶ء میں مکرم آفتاب احمد خانصاحب مرحوم کا ذکر خیر کرتے ہوئے مختصراً ان کا خاندانی پس منظر بھی بیان فرمایا تھا (یہ خطبہ الفضل انٹرنیشنل کے اسی شمارہ میں شائع کیا جا رہا ہے۔) اس سلسلہ میں مکرم عبدالواسع صاحب نے حضور ایدہ اللہ کی خدمت میں جو وضاحتی نوٹ بھجوایا ہے وہ ذیل میں ہدیہ قارئین ہے۔ (ادارہ)

"مرحوم میری سب سے بڑی سگی پھوپھی کے بیٹے تھے اس طرح حضرت شیخ مولوی محمد صاحبؓ جو کہ مولوی صاحب مزنگ والے کے نام سے زیادہ معروف تھے، مرحوم کے نانا اور میرے دادا تھے۔ خاندانی ریکارڈ اور مولوی صاحبؓ کے دوستوں ۔ جن میں حضرت میاں محمد یوسف صاحب، حضرت قاضی حبیب اللہ صاحب اور حکیم مرہم عیسیٰ صاحب شامل ہیں کے قول کے مطابق آپؓ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ۳۱۳ صحابہ میں سے تھے۔

قبل از بیعت حضرت مولوی محمد صاحبؓ نے مولوی محمد حسین بٹالوی صاحب کے بڑے بھائی مولوی محمد علی صاحب کی دختر سے شادی کی تھی۔ اس شادی سے آپکے دو بیٹے اور تین بیٹیاں تھیں۔ ان سب کو آپ قادیان لے کر جاتے تھے اور ان سب کی بیعت بھی آپ نے کروائی تھی۔ آپکی اہلیہ کی وفات کے وقت آپکی صاحبزادیاں کم سن تھیں اس لئے آپ نے اپنے بڑے بیٹے شیخ عبدالعزیز مرحوم کی شادی مولوی محمد حسین بٹالوی صاحب کی دختر سے کی۔

مولوی صاحب مرحوم نے دوسری شادی بعد از قبول احمدیت مکرم احمدہ بیگم سے کی۔ ان سے آپکے چار بیٹے اور پانچ بیٹیاں پیدا ہوئیں۔ ان میں سب سے بڑی محترمہ امۃ المجید صاحبہ، مرحوم آفتاب خانصاحب کی والدہ تھیں۔ اس طرح مرحوم کا مولوی محمد حسین بٹالوی صاحب کے خاندان سے یا مولوی محمد صاحب کی دوسری اولاد سے خونی رشتہ نہیں ہے۔

یہ امر یقیناً باعث افسوس ہے کہ بٹالوی خاندان سے تعلق کے باعث مولوی صاحبؓ کی پہلی اولاد آہستہ آہستہ احمدیت سے دور ہوتی چلی گئی۔ لیکن اللہ تعالیٰ کا کرم ہے کہ آپ کی دوسری اولاد کا رشتہ احمدیت سے مجموعی طور پر مضبوط ہے اور انشاء اللہ رہے گا۔"

الفضل انٹرنیشنل کے خود بھی خریدار بنئے اور اپنے غیر از جماعت دوستوں کے نام بھی لکھوائیے۔ یہ بھی دعوت الی اللہ کا ایک مفید ذریعہ ہے۔

(مینیجر)

Muslim Television Ahmadiyya Programme Schedule for Transmission

18/11/1996 - 27/11/1996

6 RAJAB
Monday 18th November 1996

00.00	Tilawat, Hadith, News
00.30	Children's Corner- Quiz Nasirat ul Ahmadiyya - Sheikhupura Vs Sargodha Vs Faisalabad
01.00	Liqaa Ma'al Arab
02.00	Around The Globe: Documentary film about City of Brugge , Belgium
03.00	Urdu Class with Huzur
04.00	Learning Chinese
05.00	Mulaqat - with Hadhrat Khalifatul Masih IV With English Speaking Friends (R)
06.00	Tilawat, Hadith, News
06.30	Children's Corner - Quiz Nasirat ul Ahmadiyya - Sheikhupura Vs Sargodha Vs Faisalabad
07.00	Dars-ul-Quran (6 Ramadhan) by Hadhrat Khalifatul Masih IV , Fazl Mosque, London (1995) (R)
08.45	Liqaa Ma'al Arab (R)
09.50	Urdu Class (R)
11.00	Bangla Programme -
12.00	Tilawat, Hadith, News
12.30	Learning Norwegian
13.00	Indonesian Programme- Tabligh in the Philipines
14.00	Tarjumatul Quran Class - With Hadhrat Khalifatul Masih IV - 18.11.96
15.00	M.T.A. Sports- Sports Jamia Ahmadiyya Rabwah
16.00	Liqaa Ma'al Arab (N)
17.00	Turkish Programme-
18.00	Tilawat, Hadith, News
18.30	Children's Corner - Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV (N)
19.00	German Program 1) Nazm 2) Begegnung mit Hazoor (Part 2) - Meeting with Huzoor 3) Mach Mit , "Mandelkekre"
20.00	Urdu Class (N)
21.00	Islamic Teachings - Rohani Khazaine
21.30	Philosophy of the Teachings of Islam -
22.00	Tarjumatul Quran Class with Hadhrat Khalifatul Masih IV 18.11.96 (R)
23.00	Learning Norwegian
23.30	Various Programme

7 RAJAB
Tuesday 19th November 1996

00.00	Tilawat, Hadith, News
00.30	Children's Corner -Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV (R)
01.00	Liqaa Ma'al Arab (R)
02.00	M.T.A. Sports - Sports Jamia Ahmadiyya Rabwah
03.30	Urdu Class (R)
04.30	Learning Norwegian
05.00	Tarjumatul Quran Class - With Hadhrat Khalifatul Masih IV - 18.11.96 (R)
06.00	Tilawat, Hadith, News
06.30	Children's Corner - Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV (R)
07.00	Pushto Programme Friday Sermon by Hadhrat Khalifatul Masih IV (14.6.96)
08.00	Islamic Teachings - Rohani Khazaine
08.45	Liqaa Ma'al Arab (R)
09.50	Urdu Class (R)
11.00	Bangla Programme
12.00	Tilawat, Hadith, News
12.30	Learning French
13.00	From The Archives - Friday Sermon By Hadhrat Khalifatul Masih IV (16.6.89) Fazl Mosque , London ,U.K
14.00	Tarjumatul Quran Class - With Hadhrat Khalifatul Masih IV - 19.11.96
15.00	Medical Matters - "Diabetes" - Talk - Dr Lateef Qureshi
15.30	Talk with A new Convert - Journey To Light Interview - Dr Mohammed Ali
16.00	Liqaa Ma'al Arab (N)
17.00	Norwegian Programme - Islami Usul Ki Philosophy
18.00	Tilawat, Hadith, News
18.30	Children's Corner - Yassarnal-Quran
19.00	German Programme -1) Kinder Lernen Namaz 2) Büchereche 3) Eure Briefe
20.00	Urdu Class (N)
21.00	Around The Globe - Hamari Kaenat
21.30	Bait Bazi - Rabwah Vs Karachi - Khuddam-ul-Ahmadiyya Pakistan
22.00	Tarjumatul Quran Class - With Hadhrat Khalifatul Masih IV - 19.11.96 (R)
23.00	Learning French
23.30	Hikayat-e-Shereen (N)

8 RAJAB
Wednesday 20th November 1996

00.00	Tilawat, Hadith, News
00.30	Children's Corner - Yassarnal-Quran(R)
01.00	Liqaa Ma'al Arab (R)
02.00	Medical Matters - "Diabetes" - Talk - Dr Lateef Qureshi
02.30	Talk with A new Convert - Journey To Light Interview - Dr Mohammed Ali
03.00	Urdu Class with Huzur (R)
04.00	Learning French (R)
04.30	Hikayat-e-Shereen (R)
05.00	Tarjumatul Quran Class - With Hadhrat Khalifatul Masih IV - 20.11.96 (R)
06.00	Tilawat, Hadith, News
06.30	Children's Corner - Yassarnal-Quran (R)
07.00	Russian Programme
08.00	Around The Globe - Hamari Kaenat
08.45	Liqaa Ma'al Arab (R)
09.50	Urdu Class (R)
11.00	Bangla Programme :Bangla Translation of Friday Sermon by Hadhrat Khalifatul Masih IV (28.4.95)
12.00	Tilawat, Hadith, News
12.30	Learning Arabic
13.00	African Programme :
14.00	Natural Cure -Homoeopathic Lesson- With Hadhrat Khalifatul Masih IV - 20.11.96
15.00	Durr-i-Sameen - Part 17
15.30	Various Programme
16.00	Liqaa Ma'al Arab (N)
17.00	French Programme
18.00	Tilawat, Hadith, News
18.30	Children's Corner - Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV (N)
19.00	German Programme: 1) Islamische Presseschau 2) Tic Tac - Quiz Programme
20.00	Urdu Class (N)
21.00	M.T.A Life Style - Al Maidah - 1) Chicken Cutless 2) Indonesian Dish - Gadoo Gadoo
22.00	Natural Cure - Homoeopathic Lesson - With Hadhrat Khalifatul Masih - 20.11.96 (R)
23.00	Learning Arabic (R)
23.30	Arabic Programme - Qaseedah/Nazm

9 RAJAB
Thursday 21st November 1996

00.00	Tilawat, Hadith, News
00.30	Children's Corner - Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV (R)
01.00	Liqaa Ma'al Arab (R)
02.00	Durr-i-Sameen - Part 17 (R)
02.30	Various Programme
03.00	Urdu Class (R)
04.00	Learning Arabic (R)
04.30	Arabic Programme - Qaseedah/Nazm
05.00	Natural Cure - Homoeopathic Lesson - With Hadhrat Khalifatul Masih IV - 20.11.96 (R)
06.00	Tilawat, Hadith, News
06.30	Children's Corner - Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV (R)
07.00	Sindhi Programme -
08.00	MTA Lifestyle- Al Maidah - 1) Chicken Cutless 2) Indonesian Dish - Gadoo Gadoo (R)
08.45	Liqaa Ma'al Arab (R)
09.50	Urdu Class (R)
11.00	Bangla Programme
12.00	Tilawat, Hadith, News
12.30	Learning Dutch
13.00	Chinese Programme: Philosophy of The Teachings of Islam
14.00	Natural Cure - Homoeopathic Lesson - With Hadhrat Khalifatul Masih - 21.11.96
15.00	Quiz Progromme - Quran -e-Kareem Aur Qaumi, Ijtemai Tarraqi
15.30	Huzur's Reply To Allegations - Session 14 (12.4.94) (Part 1)
16.00	Liqaa Ma'al Arab - (N)
17.00	Bosnian Programme -"Answers to the Objections of our Opponents "
18.00	Tilawat, Hadith, News
18.30	Children's Corner - Yassarnal Quran
19.00	German Programme 1)Hadith 2) Sport Program 3) Variety Program
20.00	Urdu Class (N)
21.00	M.T.A. Entertainment - Bazm-e-Moshaira : Saleem Shah Jehan Puri Kay Saath Aik Shaam
22.00	Natural Cure - Homoeopathic Lesson - With Hadhrat Khalifatul Masih IV - 21.11.96 (R)
23.00	Learning Dutch
23.30	Various Programme

10 RAJAB
Friday 22nd November 1996

00.00	Tilawat, Hadith, News
00.30	Children's Corner - Yassarnal Quran (R)
01.00	Liqaa Ma'al Arab (R)
02.00	Quiz Programme Quran -e-Kareem Aur Qaumi Ijtemai Tarraqi
02.30	Huzur's Reply To Allegations- Session 14 (12.4.96) (Part 1) (R)
03.00	Urdu Class (R)
04.00	Learning Dutch (R)
04.30	Various Programme
05.00	Natural Cure - Homoeopathic Lesson - With Hadhrat Khalifatul Masih IV 21.11.96 (R)
06.00	Tilawat, Hadith, News
06.30	Children's Corner - Yassarnal Quran (R)
07.00	Pushto Programme- Friday Sermon by Hadhrat Khalifatul Masih IV (21.6.96)
08.00	M.T.A Entertainment - Bazm-e-Moshaira: Saleem Shah Jehan Puri Kay Saath Aik Shaam (R)
09.00	Liqaa Ma'al Arab - (R)
10.00	Urdu Class (R)
11.00	Bangla Programme
12.00	Tilawat, Hadith, News
12.30	Darood Shareef and Nazm
13.00	Friday Sermon by Hadhrat Khalifatul Masih IV - Fazl Mosque, London, UK - 22.11.96
14.15	Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV With Urdu Speaking Friends 22.11.96
15.15	MTA Variety - Quiz Lajna - Sangla hill Vs Baddomalhi
16.00	Liqaa Ma'al Arab (N)
17.00	Swahili Programme - A Talk on "Prophethood after the Holy Prophet (Peace be upon him) " by : Maulvi Jamil-ur- Rehman Rafiq
18.00	Tilawat, Hadith, News
18.30	Children's Corner - Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV
19.00	German Programme - 1) Ihre Fragen - Question & Answer with H. Hübsch 2)Willkommen in Deutschland 3) Büchereche
20.00	Urdu Class (N)
21.00	Medical Matters-with Dr Mujeeb-ul-Haq Sb
21.30	Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV with Urdu Speaking Friends 22.11.96 (R)
23.00	Friday Sermon-by Hadhrat Khalifatul Masih IV - Fazl Mosque, London, UK - 22.11.96 (R)

11 RAJAB
Saturday 23rd November 1996

00.00	Tilawat, Hadith, News
00.30	Children's Corner -Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV (R)
01.00	Liqaa Ma'al Arab - (R)
02.00	MTA Variety - Quiz Lajna -Sangla hill Vs Baddomalhi (R)
03.00	Urdu Class (R)
04.00	MTA Variety
05.00	Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV With Urdu Speaking Friends 22.11.96 (R)
06.00	Tilawat, Hadith, News
06.30	Children's Corner - Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV (R)
07.00	Friday Sermon-by Hadhrat Khalifatul Masih IV - Fazl Mosque, London, UK - 22.11.96 (R)
08.00	Medical Matters-with Dr Mujeeb-ul-Haq
08.45	Liqaa Ma'al Arab
09.50	Urdu Class (R)
11.00	Bangla Programme
12.00	Tilawat, Hadith, News
12.30	Learning Chinese
13.00	Question Time - Question and Answer Session with Hadhrat Khalifatul Masih IV (13.12.85)
14.30	Children's Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV - 23.11.96
15.30	Meet Our Friends -
16.00	Liqaa Ma'al Arab (R)
17.00	Arabic Programme - Tafseer-ul-Quran
18.00	Tilawat, Hadith, News
18.30	Children's Corner- Children's Workshop No. 3
19.00	German Programme: 1) Der Diskussionkries 2) Kindersendung mit Ameer Sahib
20.00	Urdu Class (N)
21.00	Islamic Teachings - Rohani Khazaine
21.30	A Page from the History of Ahmadiyyat by B.A. Rafiq Sahib
22.00	Children's Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV - 23.11.96 (R)
23.00	Learning Chinese
23.30	Hikayat-e-Shereen (N)

12 RAJAB
Sunday 24th November 1996

00.00	Tilawat, Hadith, News
00.30	Children's Corner - Children's Workshop No. 3 (R)
01.00	Liqaa Ma'al Arab
02.00	Meet Our Friends
03.00	Urdu Class (R)
04.00	Learning Chinese
04.30	Hikayat-e-Shereen
05.00	Children's Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV 23.11.96 (R)
06.00	Tilawat, Hadith, News
06.30	Children's Corner - Children's Workshop No. 3 (R)
07.00	Siraiki Programme : Friday Sermon by Hadhrat Khalifatul Masih IV (14.6.96)
08.00	Islamic Teachings - Rohani Khazaine
08.45	Liqaa Ma'al Arab -(R)
09.50	Urdu Class (R)
11.00	Bangla Programme
12.00	Tilawat, Hadith, News
12.30	Learning Chinese
13.00	Question Time - Question/Answer Session
14.30	Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV With English Speaking Friends - 24.11.96
15.30	Around The Globe: Heide Park , Germany
16.00	Liqaa Ma'al Arab
17.00	Albanian Programme - Hyrje Ne Islam - Introduction of Islam (Part 1)
18.00	Tilawat, Hadith, News
18.30	Children's Corner - Quiz Nasirat ul Ahmadiyya - Rawalpindi Vs Lahore Vs Rabwah
19.00	German Programme 1) Nasirat Grips2) Zeit Zum Diskutieren
20.00	Urdu Class (N)
21.00	Speech - by Late Aftab A Khan Sahib - J/S UK - 1995
21.30	Dars-ul-Quran (7 Ramadhan) by Hadhrat Khalifatul Masih IV , Fazl Mosque London (1995)
23.00	Various Program
23.30	LearningChinese

13 RAJAB
Monday 25th November 1996

00.00	Tilawat, Hadith, News
00.30	Children's Corner - Quiz Nasirat ul Ahmadiyya - Rawalpindi Vs Lahore Vs Rabwah (R)
01.00	Liqaa Ma'al Arab - (R)
02.00	Around the Globe- Heide Park ,Germany (R)
03.00	Urdu Class (R)
04.00	Learning Chinese (R)
05.00	Mulaqat - Hadhrat Khalifatul Masih IV With English Speaking Friends. (R)
06.00	Tilawat, Hadith, News
06.30	Children's Corner -Quiz Nasirat ul Ahmadiyya - Rawalpindi Vs Lahore Vs Rabwah (R)
07.00	Dars-ul-Quran (7 Ramadhan) by Hadhrat Khalifatul Masih IV , Fazl Mosque, London (1995) (R)
08.45	Liqaa Ma'al Arab- (R)
09.50	Urdu Class (R)
11.00	Bangla Programme :
12.00	Tilawat, Hadith, News
12.30	Learning Norwegian
13.00	Indonesian Programme - "Blessings of Prayer " - Speech by : Maulvi Mirajuudin Sahib
14.00	Tarjumatul Quran Class - With Hadhrat Khalifatul Masih IV - 25.11.96
15.00	MTA Sports - Nasirat -ul-Ahmadiyya Rabwah -Annual Sports
16.30	Liqaa Ma'al Arab - (N)
17.00	Turkish Programme -
18.00	Tilawat, Hadith, News
18.30	Children's Corner - Yassarnal-Quran
19.00	German Programme: - 1) Begegnung mit Hazoor- Meeting with Hazoor (Part III) 2) Nazm 3) Mach Mit "Kebab"
20.00	Urdu Class
21.00	Islamic Teachings - Rohani Khazaine
21.30	Philosophy of the Teachings of Islam
22.00	Tarjumatul Quran Class With Hadhrat Khalifatul Masih IV - 25.11.96 (R)
23..00	Learning Norwegian
23:30	Various Programme

14 RAJAB
Tuesday 26th November 1996

00.00	Tilawat, Hadith, News
00.30	Children's Corner -Yassarnal-Quran (R)
01.00	Liqaa Ma'al Arab - (R)
02.00	MTA Sports - Nasirat -ul-Ahmadiyya Rabwah -Annual Sports
03.00	Urdu Class (R)
04.00	Learning Norwegian (R)
04.30	Various Programme
05.00	Tarjumatul Quran Class With Hadhrat Khalifatul Masih IV - 25.11.96 (R)
06.00	Tilawat, Hadith, News
06.30	Children's Corner - Yassarnal-Quran (R)
07.00	Pushto Programme - Friday Sermon by HadhratKhalifatul Masih IV (28.6.96)
08.00	Islamic Teachings - Rohani Khazaine
08.45	Liqaa Ma'al Arab - (R)
09.50	Urdu Class (R)
11.00	Bangla Programme
12.00	Tilawat, Hadith, News
12.30	Learning French
13.00	From The Archives - Friday Sermon by Hadhrat Khalifatul Masih IV
14.00	Tarjumatul Quran Class - With Hadhrat Khalifatul Masih IV - 26.11.96
15:00	We and Our Psychology by Dr. Mohammed Ali
16.00	Liqaa Ma'al Arab - (N)
17.00	Norwegian Prog - Islami Usul Ki Philosophy
18.00	Tilawat, Hadith, News
18.30	Children's Corner - Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV
19.00	German Programme: 1)Kinder Lernen Namaz - Children Learning Namaz 2) Büchereche 3) Eure Briefe
20.00	Urdu Class (N)
21.00	Around The Globe - Hamari Kaenat
21.30	Bait Bazi - Rabwah Vs Sargodha
22.00	Tarjumatul Quran Class With Hadhrat Khalifatul Masih IV - 26.11.96 (R)
23.00	Learning French
23.30	Hikayat-e-Shereen (N)

15 RAJAB
Wednesday 27th November 1996

00.00	Tilawat, Hadith, News
00.30	Children's Corner - Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV (R)
01.00	Liqaa Ma'al Arab - (R)
02.00	We and Our Psychology by Dr. Mohammed Ali
03.00	Urdu Class (R)
04.00	Learning French
04.30	Hikayat-e-Shereen (R).
05.00	Tarjumatul Quran Class With Hadhrat Khalifatul Masih IV - 26.11.96 (R)
06.00	Tilawat, Hadith, News
06.30	Children's Corner - Mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV (R)
07.00	Russian Programme
08.00	Around The Globe -Hamari Kaenat
08.45	Liqaa Ma'al Arab (R)
09.50	Urdu Class (R)
11.00	Bangla Programme L:Bangla Translation of Friday Sermon by Hadhrat Khalifatul Masih IV (5.5.95)
12.00	Tilawat, Hadith, News
12.30	Learning Arabic
13.00	African Programme -
14.00	Natural Cure - Homoeopathic Lesson With Hadhrat Khalifatul Masih IV - (27.11.96)
15.00	Durr-i-Sameen - Part 18
16.00	Liqaa Ma'al Arab (New)
17.00	French Programme
18.00	Tilawat, Hadith, News
18.30	Children's Corner - Yassarnal Quran
19.00	German Programme : 1) Islamische Presschau 2) Tic Tac - Quiz Programme 3) Büchereche
20.00	Urdu Class (N)
21.00	M.T.A. Life Style- Al Maidah -1) Indonesian Dish - Mee I Aim 2) Hyderabadi Chilli Curry
22.00	Natural Cure - Homoeopathic Lesson With Hadhrat Khalifatul Masih IV - 27.11.96 (R)
23.00	Learning Arabic
23.30	Arabic Programme: Qaseedah/Nazm

Please note:Programmes and Timings may change without prior notice. All times are given in British time. For more information please phone or fax. + 44 .181 .874 .8344

The weekly Friday Sermon is translated into the following languages: Urdu 6.50 MHz, English 7.02 Mhz, Arabic 7.20 Mhz, Bangla 7.38 Mhz (or German), French 7.58 Mhz, Indonesian 7.74 Mhz (or Turkish)

Al Fazl International Weekly, London
16 GRESSENHALL ROAD, LONDON SW18 5QL (U.K)
ISSN: 1352 9587
☎ (0) 181 870 8517
Fax: (0) 181 870 1095
Vol. 3 Friday, November 22, 1996 No. 47

حاصل مطالعہ

(دوست محمد شاہد ۔ مؤرخ احمدیت)

برصغیر پاک و ہند کے شہرہ آفاق بزرگ حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی (متوفی ۱۰ دسمبر ۱۶۴۲ء) ان مقربان درگاہ الٰہی میں سے تھے جن پر ان کے ہم عصر علماء نے قتل کا فتویٰ دے دیا تھا۔ حضرت مجدد علماء سوء کا تذکرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"عزیزی شیطان لعین را دید کہ فارغ نشستہ است واز تضلیل واغوار خاطر جمع ساختہ آن عزیز سر آں پرسید۔ لعین گفت کہ علماء سوء ایں وقت دریں کار بامن خود مدد عظیم کردند۔ و مرا ازیں مہم فارغ ساختند والحق دریں زمان ہر سستی و مداہنتے کہ در امور شرعیہ واقع شدہ است وہر فتورے کہ در ترویج ملت و دین ظاہر گشتہ است ہمہ از شومئی علماء سوء است و فساد نیات ایشان آرے علمائے کہ از دنیا بے رغبت اند۔ واز حب جاہ و ریاست و مال و رفعت آزاد۔ از علماء آخرت اند۔ وورثۂ انبیاء اند علیہم الصلوٰت و التسلیمات و بہترین خلائق ایشانند"۔

(مکتوب امام ربانی جلد اول صـ ۴۷ مطبع نولکشور)

(ترجمہ): بزرگان دین میں سے ایک نے شیطان ملعون کو دیکھا کہ لوگوں کو بہکانے اور گمراہ کرنے سے خاطر جمع ہو کر فارغ بیٹھا ہوا ہے۔ اس بزرگ نے اس فراغت کی وجہ دریافت فرمائی۔ شیطان نے جواب دیا کہ اس وقت کے بڑے علماء نے میری اس کام میں بڑی مدد کی ہے اور مجھے اس (گمراہ کرنے والی) کارگذاری سے بالکل فارغ کر دیا ہے (انتہیٰ)۔ یہ بات صحیح ہے کہ جو سستی اور مداہنت (دین کو دنیا کے لئے چھپانا) شریعت کے کاموں میں واقع ہوئی ہے اور دین کے رائج ہونے میں جو رکاوٹ بھی پڑی ہے یہ سب بڑے عالموں کی نحوست کے سبب سے ہے۔ ہاں وہ علماء جو دنیا سے بے رغبت ہیں، جو عزت کی خواہش مال کی محبت اور دنیاوی نام و نمود سے آزاد ہیں وہ علماء آخرت (یعنی ربانی) میں سے ہیں اور وہی نبیوں علیہم الصلوٰت و التسلیمات کے وارث ہیں اور بہترین مخلوقات ہیں"۔

علماء ۔ کمیونزم کے مبلغ

جناب آباد شاہ پوری اپنی کتاب "روس میں مسلمان قومیں" کے صفحہ ۲۰۲، ۲۰۳ پر زیر عنوان "ارتداد عام کا ظہور" رقمطراز ہیں:۔

"ترکستان کا اسلامی معاشرہ اور اس کی تہذیبی و تمدنی عمارت منہدم کرنے کے لئے متواتر کئی برس سے جو بارود بچھایا جا رہا تھا اس کو آگ لگ چکی تھی۔ اور پھر اس عمارت کی اینٹ سے اینٹ بج گئی جو صدیوں سے طوفانوں اور آندھیوں کا مقابلہ کرتی چلی آ رہی تھی۔ ہر طرف افتراق و انتشار برپا ہو گیا۔ فکری و نظریاتی بغاوت نے یقین و ایمان کی دنیا تہ و بالا کر دی اور لوگ اپنے ارتداد کا اعلان کھلے عام کرنے لگے۔ ان میں وہ لوگ پیش پیش تھے جو دین متین کے علمبردار، تعلیمات اسلامی کے حامل اور دعوت دین کے داعی تھے، جن کا منصب حق و باطل کی کشمکش میں مسلمانوں کی رہنمائی تھا۔ ترک اسلام کے اعلانات اشتراکی پریس میں جلی سرخیوں میں شائع ہو رہے تھے۔ ایک عالم نے اپنے اعلان ارتداد میں کہا:

"میں علماء و جاگیرداروں کا فریب خوردہ ہوں۔ میرا نام بابو عابد شریف ہے۔ میں غازی آباد کی مسجد میں سال ہا سال تک اپنے شب گرفتہ محنت کش کسانوں کے دماغ میں خرافات ٹھونستا رہا ہوں۔ اب مجھ پر صداقت آشکارا ہوئی ہے۔ امیر علماء کے بیانات پڑھ کر میری آنکھیں کھل گئی ہیں۔ مجھے پتہ چل گیا ہے کہ قرآن و حدیث کو یہ لوگ اپنے معاشی مفادات کے لئے استعمال کرتے تھے۔ میں تمام لوگوں اور سوویٹ حکومت کے سامنے باضابطہ حلفیہ بیان دیتا ہوں کہ اب میں اسلام کا خادم نہیں رہا، جس پر نہ تو میرا ایمان ہے نہ یقین، جو عوام کو محض فریب دینے کے لئے گھڑا گیا تھا"۔

علماء کا جب یہ حال تھا تو عام مسلمان کفر و الحاد کے اس سیلاب کے آگے کب تک ثابت قدم رہتے۔ تھوڑی ہی مدت گزری تھی کہ انفرادی ارتداد نے اجتماعی ارتداد کی شکل اختیار کر لی۔ سڈنی اور پیرز ویب لکھتے ہیں:

"بہت سے علاقوں میں ملاؤں کی بڑی تعداد نے اپنے مقتدیوں سمیت اسلام ترک کر دیا اور سوویٹ یونین کی سرپرستی میں الحاد و بے دینی کی تبلیغ و اشاعت شروع کر دی"۔

(روس میں مسلمان قومیں صـ ۲۰۲، ۲۰۳۔ مؤلف آباد شاہ پوری۔ ناشر اسلامک پبلیکیشنز، شاہ عالم مارکیٹ لاہور۔ طبع ششم اگست ۱۹۸۹ء)

—○○—

ایک جاہل ملا کا دلچسپ وعظ

جناب پروفیسر غلام جیلانی برق صاحب، ایم۔ اے۔ پی۔ ایچ۔ ڈی۔ کے قلم سے بٹالہ کے جاہل ملا کے دلچسپ وعظ کا واقعہ سنئے، فرماتے ہیں:

"بٹالہ میں پیر نذر محی الدین کی بڑی شان تھی۔ ایک وسیع حویلی میں رہتے تھے۔ مہمان خانہ اور لنگر خانہ حویلی سے الگ تھے۔ ۱۹۲۳ء میں انہیں اپنے بیٹے بدر محی الدین کے لئے ایک استاد کی ضرورت محسوس ہوئی۔ قرعہ انتخاب میرے برادر بزرگ مولوی محمد نورالحق کے نام پڑا اور وہ بٹالہ چلے گئے۔ جب تعطیلات گرما کے لئے مدارس بند ہوئے تو میں بھی وہاں پہنچ گیا۔ میں ہر روز سیر کو نکل جاتا، باغوں میں گھومتا اور دو آنے سیر کے حساب سے آم خرید لاتا، کچھ خود کھاتا اور کچھ بھائی صاحب کے لئے لے آتا۔ ہم دونوں بھائی ایک ایسے چوبارے میں رہتے تھے جہاں سے نظر مسجد کے صحن میں پڑتی تھی۔ ایک شب بعد نماز عشاء مسجد میں بڑا اجتماع نظر آیا معلوم ہوا کہ وعظ ہونے والا ہے۔ میں بھی مجمع میں شامل ہو گیا۔ کچھ دیر کے بعد مولوی صاحب آئے، آنکھوں میں سرمہ، پاجامہ ٹخنوں سے چھ سات انچ اونچا اور شکل و صورت سے بالکل دیہاتی لگتے تھے۔

وعظ شروع کیا تو پہلی آیت ہی غلط پڑھ دی۔ دوران وعظ میں بار بار فرمایا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بھائی ہامان علیہ السلام (ہامان فرعون کے وزیر کا نام تھا۔ ناقل) بھی نبی تھے۔ آپ نے مولائے روم کے حوالے سے ایک کہانی بھی سنائی کہ ایک لالچی بیوی ہانڈی سے ساری بوٹیاں نکال کر کھا جاتی اور خاوند سے کہتی کہ گوشت بلی کھا گئی ہے۔ ایک دن خاوند پورا ایک سیر گوشت لایا لیکن پھر بھی کوئی بوٹی اس کے حصے میں نہ آئی۔ بیوی نے وہی عذر پیش کیا کہ بلی کھا گئی ہے۔ اتفاق سے اس وقت بلی پاس ہی بیٹھی تھی شوہر نے اسے پکڑ کر ترازو میں تولا وہ ایک سیر ہی نکلی۔ گوشت بھی ایک سیر تھا۔ شوہر نے پوچھا بالفاظ رومی ؎

گر یہ بلی ہے تو گوشت ہے کہاں
گر یہ گوشت ہے تو بلی ہے کہاں

شعر سن کر مجمع سے مخلوط آوازیں بلند ہوئی۔ ہے ہے، ہی ہی، مکرر مولانا بے دم صاحب وغیرہ"۔

(میری داستان حیات، صـ ۱۷۲، ۱۷۳۔ مؤلفہ غلام جیلانی برق۔ شیخ غلام علی اینڈ سنز لاہور۔ طبع دوم ۱۹۸۹ء)

میاں محمد صادق صاحب کو شہید کر دیا گیا

[پریس ڈیسک]: پاکستان سے آمدہ اطلاعات کے مطابق مورخہ ۸ نومبر ۱۹۹۶ء بروز جمعۃ المبارک میاں محمد صادق ولد میاں علم دین صاحب آف چک چٹھہ ضلع حافظ آباد کو شہید کر دیا گیا ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

واقعات کی تفصیل کے مطابق مرحوم میاں محمد صادق صاحب اپنے گاؤں چک چٹھہ داد سے نماز جمعہ کی ادائیگی کے لئے چک چٹھہ جا رہے تھے۔ جب وہ قادر آباد نہر نزد کینال کالونی متصل حافظ آباد، گوجرانوالہ روڈ پر پہنچے تو بعض نامعلوم افراد نے ان پر چار مرتبہ فائرنگ کی۔ دو گولیاں ان کے سینے میں لگیں جبکہ دو کنپٹی اور سر پر لگیں اور وہ وہیں شہید ہو گئے۔ مرحوم کی عمر ۶۵/۶۶ سال تھی اور کسی سے بظاہر کوئی دشمنی نہیں تھی۔

اس شہادت کا پس منظر یہ بیان کیا جاتا ہے کہ امسال ایک نوجوان شوکت علی جو چک چٹھہ داد کا ہی رہنے والا ہے احمدی ہو گیا۔ ان کے احمدیت قبول کرنے پر تمام گاؤں میں احمدی مسلمانوں کے خلاف ایک نفرت کی لہر پیدا ہو گئی۔ شوکت علی چونکہ اہل حدیث فرقہ سے تعلق رکھتا تھا اس لئے حافظ آباد شہر کے اہل حدیث نوجوانوں نے چٹھہ داد جا کر شوکت علی کو ہراساں کیا مگر اللہ تعالیٰ کے فضل سے وہ ثابت قدم رہے۔ اس کے تھوڑے عرصہ بعد ایک اور خاندان بیعت کر کے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہو گیا۔ ان سب کی رہنمائی کرنے والے میاں محمد صادق مرحوم تھے۔ جو صاحب علم احمدی تھے۔ غالباً اسی وجہ سے ان کو شہید کر دیا گیا ہے۔

مرحوم کا جنازہ بروز ہفتہ مورخہ ۹ نومبر ربوہ پہنچایا گیا جہاں مغرب کی نماز کے بعد ان کی تدفین ہوئی۔ مکرم میاں محمد صادق صاحب کے تین بیٹے اور ایک بیٹی ہے۔

احباب کرام سے درخواست ہے کہ وہ شہید مرحوم کی بلندی درجات اور پسماندگان کے لئے خصوصی دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو اپنی حفاظت میں رکھے اور بیش از بیش انعامات سے نوازے۔

نماز جنازہ

سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۹ نومبر ۱۹۹۶ء کو نماز جمعہ سے قبل مسجد فضل لندن کے احاطہ میں مکرم مرزا محمد اکرم صاحب (صدر جماعت لیسٹر (Licester) یو۔ کے۔) کی نماز جنازہ حاضر پڑھائی۔

اس کے ساتھ ہی حسب ذیل مرحومین کی نماز جنازہ غائب بھی ادا کی گئی:

(۱) مکرم حافظ ڈاکٹر مسعود احمد صاحب، سرگودھا۔
(۲) مکرمہ ثریا بیگم صاحبہ (بیگم حکیم حضرت فضل الرحمان صاحب مرحوم، مبلغ نائجیریا)۔
(۳) مکرمہ محمودہ کرک نیر صاحبہ (بیگم حضرت عبدالرحیم صاحب نیرؓ مبلغ سلسلہ)۔

دعا ہے اللہ تعالیٰ تمام مرحومین کی مغفرت فرمائے اور انہیں اعلیٰ علیین میں جگہ دے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

الفضل انٹرنیشنل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں

معاند احمدیت، شریر اور فتنہ پرور مفسد ملاؤں کو پیش نظر رکھتے ہوئے خصوصیت سے حسب ذیل دعا بکثرت پڑھیں

اَللّٰھُمَّ مَزِّقْھُمْ کُلَّ مُمَزَّقٍ وَسَحِّقْھُمْ تَسْحِیْقًا

اے اللہ انہیں پارہ پارہ کر دے، انہیں پیس کر رکھ دے اور ان کی خاک اڑا دے

سیٹنگ و ڈیزائننگ۔ خلیفہ رواح الدین احمد